

1213

ایجاد

براے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 16۔ اکتوبر 2006

تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ -1

سوالات (مکملہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ) -2

1۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجه دلائونڈس

سرکاری کارروائی

رپورٹ میں

(جو پیش ہوئیں)

3۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005

4۔ صوبائی محاسب اعلیٰ کے ادارہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005

عام۔ بحث

امن عامہ پر عام۔ بحث

1215

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چھبیسوال اجلas

سوموار، 16۔ اکتوبر 2006

(یوم الاشین، 22۔ رمضان المبارک 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلas اسمبلی چیبرز، لاہور میں صبح 11 نج کر 3 منٹ پر
زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطین الرجیم ۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کو آتیجنا ہذا القہان

عَلٰی جَيْلٍ لَّرَأَيْنَاهُ خَائِشًا مُّتَصَدِّعًا قِنْ خَشِيَّةَ اللَّٰهِ

وَنِنَافِ الْأَمْثَالُ نَصِيرٌ بِهَا لِتَائِسٍ لَّعَلَّهُ يَنْقُذُونَ ۚ ۖ هُوَ
اللَّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُالسَّاجِدُ ۚ هُوَ اللَّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَمِّنُ الْخَرِيجُ الْجَبَاسُ الْمُنْكَبُ

سُبْحَنَ اللَّهُ عَمَّا يُشَرِّكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْحَالِقُ الْبَلَاقُ
 الْمُصَوِّرُ لِكُلِّ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَىٰ ۝ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
 وَالْأَرْضِ ۝ وَهُوَ أَعْزَىٰ الْحَكَمُ ۝

سُورَةُ الْحَسْرَآيَاتِ ۲۱ تا ۲۴

اگر ہم یہ قرآن کسی بہار پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوں۔ پاش پاٹ ہوتا اللہ کے خوف سے۔ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبد نہیں۔ ہر نماں و عیال کا جانے والا وہی ہے بڑا مر بان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبد نہیں۔ بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دیئے والا، امان بختنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، بکر والا، اللہ کو پاک ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا، بیدار کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے ہیں سب ابختنے نام۔ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

وَاعْلَمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ۝

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اب ہم وغیرہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجمنٹ پر محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سید احسان اللہ وقار صاحب: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقار صاحب: جناب سپیکر! آپ نے بھی اخبارات میں پڑھا ہوا کہ بگلہ دیش کے گریمین بنک کے سربراہ محمد یونس صاحب کو عام آدمی کو قرضہ فراہم کرنے کی سولتوں پر نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ میں آپ کی توجہ اس جانب دلوانا چاہتا ہوں کہ آج روزنامہ ”نوائے وقت“ میں زرعی ترقیتی بنک لمبڑا کا ایک اشتمار شائع ہوا ہے جس میں تقریباً 100 افراد کی لست ہے جنہیں زرعی ترقیتی بنک نے نوٹس جاری کیا ہے کہ ان کی زمین نیلام کر رہے ہیں جنہوں نے 70 ہزار یا 80 ہزار روپے کے قرضے لئے ہیں اور کسی کے قرض کی مالیت ایک لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں شرم آنی چاہئے کہ اس ملک کے اندر بڑے بڑے لوگ اربوں روپے کے قرضے لے کر ہضم کر گئے ہیں اور انہیں کوئی پوچھ نہیں رہا اور جن لوگوں نے 70/80 ہزار روپے قرض لیا ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں ان کی دس کنال بیس کنال زمین نیلام کر رہے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے ملک کے حالات کس طرف جاری ہے ہیں جب تک ان بنکوں کا فائدہ ایک عام اور چھوٹے زمیندار کو نہیں پہنچائیں گے ان کو بنانے کا کیا فائدہ ہے؟ بگلہ دیش کے سربراہ کو اسی بات پر نوبل پرائز مل گیا ہے وہ اسی ملک کا حصہ تھا۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ پلا سوال سید احسان اللہ وقار صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقار صاحب: جناب سپیکر! میر اسوال نمبر 5267 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ تجرباتی فارمز مویشیاں شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ اور درکھانہ، مزار عین، مویشیوں اور ملاز میں کی تعداد و تفصیل
5267*: سید احسان اللہ وقار ص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ اور درکھانہ فارمز کی تمام زمین مزار عین کے پاس ہے؟

(ب) ان فارمز پر کتنے کتنے ملاز میں موجود ہیں اور ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

(ج) پڑھ دار مزار عین کے پاس ہر فارم پر کتنے مویشی ہیں اور ان فارمز سے سالانہ کتنے جانوروں کی اوس طاً افزائش اور ڈیری کی مصنوعات حاصل ہوتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) ان فارمز پر 22 ملاز میں سرکاری ڈیلوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن کی فارم وار تفصیل اور ان کی ذمہ داریاں ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر کھو دی گئی ہیں۔

(ج) پڑھ داران / مزار عین کے پاس درج ذیل مویشی ہیں۔

نمبر شمار	نام فارم	تفصیل مویشیاں	بھیجنیں گائیں	بھیجنیں	کل تعداد
373	لائیو ٹاک فارم شاہ جیونہ	67	175	-	-1
527	لائیو ٹاک فارم کوٹ امیر شاہ	178	231	-	-2
493	لائیو ٹاک فارم درکھانہ	-	493	-	-3

جانوروں کی اوس طاً افزائش 80 فیصد ہے جبکہ یہ جانور، دودھ، کھن اور گھنی کی ملکی

ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! منسٹر صاحب تو تشریف نہیں لائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب تشریف فرمائیں؟

سید احسان اللہ وقار ص: ان کی بڑی مربانی، مگریہاں منسٹر صاحب کو آنا چاہئے جب بھی ان کے سوال ہوتے ہیں وہ تشریف نہیں لاتے اور ایک دن پہلے وہ پیغامات بھیجا شروع کر دیتے ہیں کہ

آپ ہتھ ہولار کھیں یہ کریں، وہ کریں جی۔

جناب والا! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی میں تو احتجاجاً سوال نہیں پوچھوں گا منسٹر صاحب کیوں
نہیں تشریف لائے؟

جناب پیکر: پلیز، آپ ضمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاراں: وہ کس چیز کی تنخواہیں لیتے ہیں، کیوں گاڑی پر جھنڈا لگایا ہوا ہے اور جب
سوالات کا وقت آتا ہے تو وہ ہمارا پر تشریف نہیں لاتے۔

جناب پیکر: وہ سید بادشاہ ہیں آپ بھی ان کا احترام کریں جیسے آپ کا ہم کرتے ہیں۔ (تفقہ)
رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب پیکر! یہ پارلیمانی سیکرٹری ہمارے محترم ہیں مگر دودھ پین نوں
اوئے تے گوں صاف کرن نوں اسیں۔۔۔

جناب پیکر: پارلیمانی سیکرٹری ماشاء اللہ بڑی تیاری کر کے آتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: وہ تیاری کر کے آئے ہیں مگر آپ دیکھیں، راجہ بشارت صاحب کو یہ بھی مکملہ
دے دیں یہ بچارے کر تور ہے ہیں۔

جناب پیکر: رانا صاحب! آپ منسٹر کو bound تو نہیں کر سکتے کہ وہی جواب دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب پیکر! یہ سال میں پہلی دفعہ باری آئی ہے کوئی traditions بھی
ہیں، کوئی conventions ہیں، کوئی اخلاقیات بھی ہیں کہ اگر کوئی موقع ملا ہی ہے تو He
I have all respects یہ تو کوئی بات نہیں ہے should be present in the House
for the Parliamentary Secretary
بنائیں۔

جناب پیکر: جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقاراں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیکر: جی، احسان اللہ وقاراں صاحب!

سید احسان اللہ وقاری: جناب پیکر! میری ولیے درخواست ہے کہ آپ اس بات پر وزراء، صاحبان کو جو کوئی دو تین اچھے وزراء ہیں وہ میرا بانی کرتے ہوئے جواب بھی اچھے دے دیتے ہیں لیکن باقی تو ماں کل پھوک ہی اکٹھا کسا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاریؒ: جناب پیکر! ہم کیا ضمنی سوال کریں، ان سوالات کا کیا فائدہ ہے اگر منستر صاحبان جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہ جان بوجھ کر غائب ہوتے ہیں یعنی پرسوں ایک منستر صاحب آکر اسمبلی میں دوسرے کمرے میں جا کر چھپ کر بیٹھے رہے ہیں۔ یہاں آئے ہوئے ہیں اسمبلی کے اندر سوالات کے جواب دینے کی ان میں ہمت نہیں ہے تو کیوں اپنے اباجی کی اور سمارے لوگوں کی چیف منستر صاحب کو سفارشیں ڈالوادا لو کر یہ منستری لی ہے۔]****[

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کو مطمئن کریں گے آپ پلیز سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقاراں: جناب سپیکر! میرا خصمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو تین تحریباتی فارمز شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ اور در کھانہ میں ہیں اس میں کتنی زمین مزار عین کے پاس ہے اور کتنی سرکار کے پاس سے ہے؟ اس رجوا مولیٰ ہیں وہ مزار عین یا گور ننمٹ کے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکر ٹری برائے لائپوٹسک!

پار لیمانی سیکر ٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔
مشکر یہ۔ جناب سپیکر! ان فارمز کی ٹوٹل زمین مزارعین کے پاس ہے اور تمام جانور بھی مزارعین نے
رکھے ہوئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاری ص: جناب! میکن یہ جواب جو مجھے دیا گیا ہے، میں نے سوال یہ کیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ تحریقی فارمز مویشیاں شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ اور در کھانہ فارمز کی تمام زمین مزارعین کے پاس ہے؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے اب یہ فرمار ہے ہیں کہ سہ درست ہے۔ (تقطیع)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب! میرے پاس جو انفار میشن ہے اس کے مطابق ان فارم کا زیادہ ترقی مزار عین کے پاس، ہی ہے کچھ۔۔۔
حاجی محمد اعجاز:جناب سپیکر! یہ perfect بات کریں۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ احسان اللہ صاحب کا سوال relevant ہے کہ درکhana فارمز کی تمام زمین مزار عین کے پاس ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ درست نہ ہے اگر پارٹ بھی ہے تو اس کیوضاحت فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ mostly جو ہماری زمین ہے وہ مزار عین کے پاس ہے، ہی اسے کاشت کرتے ہیں اس میں سے کچھ رقبہ اسٹیٹ کے پاس ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں، محکمہ ایک وزیر کو خوش کر لے تو بڑی بات ہے پارلیمانی سیکرٹری کو تو آپ نے just to face the bulk of questions رکھا ہوا ہے۔ اب دیکھیں کہ اگر مجھے کے وزیر صاحب ہوتے، یہ بڑے پڑھ کھے ہیں ماشاء اللہ مگر ان کو مجھے نے بتایا ہی نہیں ہو گا اب آپ دیکھیں کہ سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ حسب روایت آپ بڑے وضع دار ہیں آپ نے ان کو اب bail out کرنے ہے آپ ان کو جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! پہلے تو انہوں نے خود فرمایا کہ جواب کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اس کے بعد ضمنی سوال پھر وہی کر رہے ہیں جو انہوں نے اصل سوال کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ضمنی سوال تو کر سکتے ہیں کوئی بھی کر سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب! ضمنی سوال کیا وہی سوال کو دھرا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ہاں! بالکل وہی کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ تو میں نے بتایا ہے کہ اس فارم کا زیادہ رقمہ مزارعین کے پاس ہے۔

سید احسان اللہ وقاری ص: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کتنا رقمہ مزارعین کے پاس ہے اور کتنا سرکار کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جی، میں بتاتا ہوں۔ جناب لاپیوٹاک فارم شاہ جیونہ کا کل رقمہ 1597 ایکڑ ایک کنال 17 مرلے ہے اس میں سے 17 ایکڑ 7 کنال اور 6 مرلے رقمہ گورنمنٹ کے پاس ہے جبکہ 1546 ایکڑ 14 مرلے رقمہ مزارعین کے پاس ہے۔

جناب ارشد محمود گبو: پوہنچ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود گبو!

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! یہاں پر آواز کا ریکارڈ چلا لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے شروع میں ضمنی سوال کا جواب دیا تھا کہ یہ ساری زمین مزارعین کے پاس ہے بے شک یہ ریکارڈ چلا کر سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں اب بھی یہ بات کرتا ہوں کہ mostly رقمہ مزارعین کے پاس ہے اب آپ دیکھیں کہ 1546 ایکڑ مزارعین کے پاس ہے اور 17 ایکڑ گورنمنٹ کے پاس ہے تو میں نے کہا تھا کہ mostly رقمہ مزارعین کے پاس ہے۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! پھر آج اس کی تصدیق ہو جانی چاہئے کہ جوانوں نے پہلے الفاظ ادا کئے ہیں انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ضمنی سوال تھا کہ کتنی زمین مزارعین اور کتنی گورنمنٹ کے پاس ہے؟ انہوں نے یہ جواب دیا تھا کہ یہ ساری زمین مزارعین کے پاس ہے اور یہ ریکارڈ چیک کر لیں ابھی بنتا چل جائے گا۔ اب یہ فرمارہے ہیں کہ یہ 17 ایکڑ زمین مزارعین کے پاس ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ ایوان کی بھی جگہ نہیں ہوتی ہے۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری بڑے اچھے ہیں انہوں نے پچھلی دفعہ بھی بڑے اچھے جوابات دیئے تھے اور بڑے اچھے طریقے سے جواب دیئے تھے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ ان کو صحیح طریقے سے گائیڈ نہیں کرتا اور ان کو صحیح

بنا نہیں ہے جس کی وجہ سے یہاں پر confusion پیدا ہوتی ہے۔ اب ایک منٹ کا دو جواب دینا ایک دفعہ یہ کہہ دینا کہ ساری زمین مزار عین کے پاس ہے اور دوسری دفعہ یہ کہہ دینا کہ یہ آدمی زمین اس کے پاس ہے اور آدمی ان کے پاس ہے یہ خود ہی آپ اس کا فیصلہ فرمائیں؟

جناب پیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پیکر! میں بگو صاحب کی بات کا تفصیل سے جواب دینا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے تمیں علیحدہ علیحدہ فارمز کا اس میں ذکر کیا تھا اگر آپ اس کے جواب کو دیکھیں تو جو ہمارا لائیوٹاک فارم کو رٹ امر شاہ ہے اس کی ٹوٹل زمین مزار عین کے پاس ہے۔ اسی طرح ہمارا فارم درکھانہ ہے اس کی بھی ٹوٹل زمین مزار عین کے پاس ہے۔ صرف ہمارا ایک فارم جو شاہ جیونہ کا ہے اس کی صرف 17 اکیڑا زمین گورنمنٹ کے پاس ہے۔ اب اس سے آپ کیام طلب لیتے ہیں کہ کیا یہ تقریباً ساری زمین اس کے پاس نہیں ہے؟ ساری زمین ان کے پاس ہے صرف 17 اکیڑا زمین گورنمنٹ کے پاس ہے۔

جناب پیکر: نہیں، ان کا سوال جز (الف) میں یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ، کوٹ امر شاہ اور درکھانہ فارمز کی تمام زمین مزار عین کے پاس ہے؟ اور یہاں جواب لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پیکر! یہ صرف اس حد تک ہے کہ جو فارمز کے اوپر سر کاری بلڈنگز وغیرہ بنی ہوئی ہیں وہ گورنمنٹ کے پاس ہے اور باقی جور تباہ کا ثابت ہوتا ہے وہ ساری کی ساری زمین مزار عین کے پاس ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب پیکر! پھر ان کو سوال کا جواب مبہم نہیں دینا چاہئے انہوں نے سوال کے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ جو کچھ درست ہے ان کو exactly وہ بتانا چاہئے کہ درست یہ ہے کہ اتنی زمین ان کے پاس ہے اور اتنی زمین مزار عین کے پاس ہے۔

جناب پیکر: جی، آپ کی بات درست ہے۔

سید احسان اللہ وقار: جناب پیکر! میر اضمنی سوال ہے۔

جناب پیکر: جی، سید احسان اللہ وقار!

سید احسان اللہ وقار ص: جناب پیکر! میر احمدی سوال یہ ہے کہ ان دو فارموں کا تو انھوں نے تسلیم فرمایا ہے کہ امیر شاہ درکھانہ کی سو فیصد زمین مزارعین کے پاس ہے اور وہاں سو فیصد جانور بھی مزارعین کے اپنے ہیں۔ وہاں پر انھوں نے اپنے ملازم میں 22 کی تعداد میں بتائے ہیں جس کا جواب جز (ب) میں یہ دیا گیا ہے کہ "ان فارمز پر 22 ملازم میں سرکاری ڈیلوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔" جب وہ سارا کچھ مزارعین کے پاس ہے، جانور ان کے ہیں، زمین ان کی ہے تو یہ سرکاری ملازم میں وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب پیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پیکر! اس میں ہمارے جو ملازم میں ہیں ان کی اپنی اپنی ڈیلوٹیاں ہیں، مثال کے طور پر منجرب جو ہے وہ فارم کے مالی امور کی، مزارعین کے پاس جو جانور رکھے ہوئے ہیں ان کی افزائش نسل کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ تمام شعبہ جات کے ملازم میں کی رہنمائی کرتا ہے، اسی طرح اکاؤنٹ کا جو آدمی ہے وہ فترے کے اکاؤنٹس سے متعلقہ امور مثلاً بجٹ اور اخراجات وغیرہ کا ذمہ دار ہے۔ یہ زمین ہم نے ان کو لیز پر دی ہوئی ہے اور اتنی زیادہ زمین کے اوپر ان ملازم میں کا سارا حساب کتاب رکھنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہاں پر ملازم میں رکھنے پڑتے ہیں۔

جناب پیکر: جی، شکریہ۔ حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب پیکر! میراں سے یہ سوال ہے کہ ان مزارعین نے یہ جو مویشی پالے ہوئے ہیں کیا ان کا مزارعین کے اوپر یا مویشیوں پر کوئی اختیار ہے؟ اگر زمین مزارعین کو دی ہوئی ہے، مویشی ان کے ہیں، دودھ وہ بجھتے ہیں، مکھن وہ بجھتے ہیں، ان کا ان کے اوپر کیا اختیار ہے وہ ذرا مجھے بتاویں؟

جناب پیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پیکر! جن مزارعین کو ہم نے زمین لیز پر دی ہوتی ہے ان کے ساتھ ہمارے پٹہ نامہ کی شرائط میں ہوتی ہیں اور انہی شرائط کے مطابق وہ اسی تناسب کے ساتھ جانور رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! انھوں نے فرمایا ہے کہ جانوروں کی او۔ اسٹا۔ اف۔ رائش 80 فیصد ہے جبکہ یہ جانور دودھ، کھن اور کھی کی ملکی ضروریات کو پورا کرنے میں بھی معاون ہیں۔ میراں سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ان تینوں فارم میں کے دودھ اور کھن ملک کی کتنی فیصد ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! یہ تو بتا ہے اس لئے کہ اب اگر ایک فارم کے اوپر دوسو، چار سو یا چھ سو گائیں ہیں تو اس کے حساب سے اب پورے ملک کو تو اس وقت بیٹھ کر calculate نہیں کر سکتے کہ ملک کی کتنی ضروریات اتنے جانور پوری کر رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: شکریہ۔ جناب سپیکر! لائیوٹاک فارم شاہ جیونہ میں کتنے رقبہ پر جانور رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ توجہ میں تفصیل آئی ہوئی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: نہیں، رقبے کی نہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ شاہ جیونہ فارم 1597 ایکڑ ایک کنال اور 17 مرلے پر محیط ہے جس میں سے 17 ایکڑ گورنمنٹ کے پاس ہیں جبکہ 546 ایکڑ میں مزار عین کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں شاہ جیونہ فارم کا رقبہ 12800 ایکڑ بتایا گیا تھا۔ کیا اس 1597 ایکڑ کو وزٹ کیا جا سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: بالکل کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ٹھیکے پر دیتے ہیں۔ انہوں نے جتنی زمین لیز پر دی ہوئی ہے اس کا ذکر کر رہے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر پرائیویٹ حیثیت میں اس فارم کا معاملہ کر چکا ہوں۔ پچھلے اجلاس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ 12800 کیڈر قبہ گورنمنٹ نے شاہ بیونڈ فارم کی زمین لیز پر دی ہے، کیا اس فارم کو آج وزٹ کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: آج تو مشکل ہو جائے گا کیونکہ روزہ ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: نہیں، آج نہیں۔ ایک میسینہ میں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جی، میں ان کے ساتھ وزٹ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ پھر عید کے بعد کا کوئی پروگرام بنائے گا کہ سماں صاحب کو ذرا وزٹ کر داویں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقار صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقار صاحب: سوال نمبر 6224۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 6224، جواب پڑھا ہو اتصور کر لیں؟

سید احسان اللہ وقار صاحب: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کر لیں۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

تجرباتی فارم رکھ غلام، 2003-04، بجٹ، ملاز مین

اور مویشیوں سے متعلق تفصیلات

*6224: سید احسان اللہ وقار صاحب: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش

بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تجرباتی فارم رکھ غلام کا سال 2003-04 کا بجٹ دو کروڑ سانچھ لاکھ روپے سے زائد کا تھا؟

- (ب) اس فارم پر کتنے سرکاری ملازمین اور کتنی تعداد میں مویشی موجود ہیں؟
 (ج) اس فارم پر کیا کمیسسولیات مہیا کی جاتی ہیں؟
 (د) اس فارم نے گزشتہ دو سال میں ڈیری ڈولیپمنٹ اور لائیوٹاک کی ترقی میں کیا کردار ادا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

- (الف) یہ درست ہے کہ تجرباتی فارم رکھ غلام کا سال 2003-04 کا بجٹ دو کروڑ ساٹھ لاکھ روپے سے زائد تھا۔

- (ب) اس فارم پر سرکاری ملازمین کی تعداد 254 ہے اور 730 بھینسیں، 167 گائیں، 1968 بھیڑیں اور 741 بکریاں رکھی گئی ہیں۔

- (ج) اس فارم پر جو سوتیں مہیا کی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- 1۔ اعلیٰ نسل کے معیاری نزدید آکرنا اور مویشی پال حضرات کو نسل کشی کے لئے میا کرنا۔
- 2۔ فارم کے گرد و نواح کے 10 کلومیٹر قطر کے علاقہ میں تمام جانوروں کو مفت حفاظتی شیکے لگانا۔

فارم پر کسان میلے منعقد کر کے بریڈر حضرات کو جدید سائنسی معلومات فراہم کرنا۔

- (د) اس فارم میں گزشتہ دو سالوں میں ڈیری ڈولیپمنٹ اور لائیوٹاک کی ترقی میں درج ذیل اہم کردار ادا کیا۔

- 1۔ 36 نیلی راوی بھینسوں، 32 دوغنی نسل گائیوں اور 43 تھلی نسل کی بھیڑوں کے نرمیا کئے۔

- 2۔ فارم کے گرد و نواح میں 10 کلومیٹر حدود میں 7520 بھینسوں، 22564 گائیوں اور 30927 بھیڑوں کو مفت حفاظتی شیکے لگائے گئے۔

اس فارم سے 654181 لڑو دھار کیٹ میں فراہم کیا گیا۔

- 3۔ تین کسان میلے منعقد کئے گئے جیتنے والے جانوروں کے ماکان میں انعامات تقسیم کئے گئے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اس کے علاوہ جانوروں کی تکمیل اشت میں تربیت فراہم کی گئی۔
- 4۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! لا یو شاک ہمارا بڑا ہی اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور صوبہ پنجاب اس معاملے میں ایک بہت اہم صوبہ ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی اعلانات آتے ہیں کہ ڈیری ڈولیپمنٹ کے لئے بہت کوششیں کر رہے ہیں جبکہ گوشت جو ہے اس کی حالت یہ ہے کہ یہاں بڑے شرکوں میں توزہ ملتا نہیں ہے۔ انڈیا سے بھی امپورٹ ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی بڑے اعلانات کئے گئے ہیں کہ ہم نے اس کی ڈولیپمنٹ کے لئے ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ صمنی سوال کریں۔

سید احسان اللہ وقار ص: میں اسی طرف آرہا ہوں۔ تھوڑی سی تمہید تو انہیں سمجھادوں کہ میں نے کیا چیز پوچھنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اور ماشاء اللہ تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقار ص: جی، بالکل صحیح ہے۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال کے دوران ایک تجرباتی فارم رکھ گلامان میں جانوروں میں اضافہ کے لئے اور زیادہ سے زیادہ گوشت کے حصول کے لئے اور ڈیری کی مختلف آئندہ حصول کے لئے ڈولیپمنٹ کا بجٹ کتنا رکھا گیا تھا اور اس میں اس بجٹ کے مطابق کیا کیا ڈولیپمنٹ کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لا یو شاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس فارم کا ٹوٹ بجٹ جو 04-03-2003 کا تھا وہ دو کروڑ، ساٹھ لاکھ روپے سے زائد کا تھا۔

جناب سپیکر: ان کا سوال ہے کہ اس سے ڈولیپمنٹ کیا ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس میں جتنے بھی لا یو شاک کے فارمز ہیں یا اس فارم کو آپ discuss کریں گے تو بنیادی طور پر یہ ریسرچ فارمز ہوتے ہیں جن کا فائدہ ان کے آس پاس کے رہنے والے زینداروں کو ہوتا ہے، پر ایویٹ لوگ وہاں پر رہتے ہیں اور یہ جو نپیدا کرتے ہیں وہ ان لوگوں کو میا کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے دودھ کی کی کوپور اکیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقار ص!

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (ب) میں انہوں نے خود یہ ارشاد

فرمایا ہے کہ "اس فارم پر سرکاری ملازمین کی تعداد 254 ہے اور 730 بھینسیں، 167 گائیں، 1968 بھیریں اور 741 بکریاں رکھی گئی ہیں۔" میرا تو ان سے آسان ساسوال ہے کہ گزشتہ سال میں ان بھینسوں، ان گائیوں، ان بھیریوں اور بکریوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے اور اس کے لئے کتنا ڈولیپمنٹ بجٹ، صرف ڈولیپمنٹ بجٹ، باقی تو یہ دو کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ تو تھوا ہوں اور ان جیزوں کا ہے، اس کام کے لئے کہ جس میں اضافہ ہو، ڈولیپمنٹ ہو، اس کے لئے کتنا بجٹ رکھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس سال کے لئے ڈولیپمنٹ بجٹ 15 ملین روپے تھا۔

سید احسان اللہ وقاری: جناب سپیکر! میں نے اس میں اصل تو اضافے کا پوچھا ہے کہ اس سے جانوروں میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جانوروں میں کوئی اضافہ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! پچھلے سوال میں بھی میں نے یہ بات بتائی ہے کہ اس کے لئے ایک فارمولہ وضع ہے کہ اتنے ایکڑ پر اتنے جانور رکھے جاسکتے ہیں اور اسی ratio کے ساتھ ہی وہ جانور فارم پر پالے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: شکریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ "اعلیٰ نسل کے معیاری نر پیدا کرنا اور مویشی پال حضرات کو نسل کشی کے لئے میا کرنا۔" میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کن شرائط پر نر مویشی پال حضرات کو دیتے ہیں اور اس سے ان کو کتنی رقم حاصل ہوئی ہے؟ ظاہر ہے یہ مفت تو نہیں دیتے، پیسے لیتے ہوں گے تو اس سے ان کو کتنی رقم حاصل ہوئی ہے اور یہ ان کو کن شرائط پر دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس کا ایک fixed rate ہے، جب کوئی زیندار خریدنے کے لئے آتا ہے تو اسی ریٹ کے مطابق اس کو وہ جیز میا کر دی جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ ایک پنسل ہے، اس کے دس خریدار

ہیں تو یہ کس طرح ان دس کو دیں گے؟ یہ دس کو دے ہی نہیں سکتے، یہ تو ایک کو دیں گے تو انھوں نے کون سی شرائط رکھی ہوئی ہیں اور اس سے ان کو کتنی آمدن ہو رہی ہے؟ یہ ذرا صحیح طرح بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے یہ بتایا ہے کہ اس طرح کبھی ہوانہ نہیں ہے جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک چیز کے دس خریدار آجائیں تو وہاں پر کوئی مقابلہ ہو اور اس کی ہم نیلامی کریں، نیلامی صرف ان چیزوں کی ہوتی ہے جو مال وہاں پر damage ہو جاتا ہے، اس کو پھر نیلام کر کے زینداروں کو دے دیا جاتا ہے لیکن جو نسل بڑھانے کے لئے نر دیئے جاتے ہیں ان کے لئے ایک قیمت مقرر ہے، وہ ہم توکر اس کے حساب سے دے دیتے ہیں، یہ لینا چاہیں تو ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

حاجی محمد اعجاز: میں تو آمدن کا پوچھ رہا ہوں کہ ان سے جو آمدن ہوتی ہے وہ بھی بتادیں کہ ان کو کتنی آمدن ہوئی ہے؟

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ 80 روپے فی کلو کے حساب سے ہم نرکا وزن کر کے اس کو دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! 80 روپے فی کلو کے حساب سے جو بھی آجائے اس کو مل جاتا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ 2003-04 کی بات ہو رہی تھی۔ میں نے ان سے صرف یہ پوچھا ہے کہ 2003-04 کے دوران آپ نے جو مال مویشی زفروخت کئے ہیں ان سے کتنی آمدن ہوئی ہے؟

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! یہ fresh question کریں، پھر اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتادیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جزاً میں نمبر 3 پر ہے کہ "اس فارم سے 181456 دو دو حصے"

مارکیٹ میں فراہم کیا گیا ہے۔ ”کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کس ریٹ پر فراہم کیا گیا ہے اور اس سے کتنی آمدنی ہوئی اور اس سال اس میں کیا increase ہوئی؟“

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! ازراہ نواز ش سوال repeat کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ”اس فارم سے 654181 لٹر دودھ مارکیٹ میں فراہم کیا گیا۔ تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سے آپ کو کتنی آمدنی ہوئی اور 2003 کے بعد اب 2005-2006 میں بیدار میں کیا increase ہوئی ہے؟“

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب! ہر چیز کی علیحدہ علیحدہ تقسیل تو اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ overall جو چیز بھی فروخت ہوتی ہے اس کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ دودھ سے total کتنی آمدنی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب! یہ fresh question دے دیں میں جواب عرض کر دوں گا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں نمبر شمار 3 پر لکھا ہے کہ ”اس فارم سے 654181 لٹر دودھ مارکیٹ میں فراہم کیا گیا۔ تو یہ کتنی رقم کے عوض فروخت کیا گیا ہے؟“

جناب ارشد محمود گلو: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ارشد محمود گلو صاحب پونٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود گلو: جناب سپیکر! میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی اس بارے میں جناب کی روشنگ لی تھی کہ کیا آفیسر گیلری میں بیٹھا ہوا کوئی آدمی منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری کو وہاں سے باتیں کر کے کچھ بتا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ اچھی بات نہیں ہے، باتیں نہیں کرنی چاہیں۔ گیلری کے معزز افسران کو اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس سے ایک کروڑ 32 لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ جانوروں کو مفت حفاظتی طیکہ جات لگاتے ہیں۔ میرا خصوصی سوال یہ ہے کہ محمد والے حفاظتی طیکے لگانے کے لئے مویشی پال حضرات کو کس طریقے سے اطلاع دیتے ہیں، یہ کس طریقے سے مشترک رکھتے ہیں کہ ہم فلاں تاریخ کو طیکے لگائیں گے؟

جناب سپیکر: یہ طیکے لگانے والے گاؤں میں اعلان کروادیتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب والا! انہوں نے دس کلومیٹر ایریا کی بات کی ہے اور ایک گاؤں کا ایریا 10 کلومیٹر تو نہیں ہوتا تو یہ 10 کلومیٹر ایریا میں کیسے اطلاع کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جس ایریا میں طیکے لگانے والے جاتے ہیں تو اس ایریا میں جتنے بھی گاؤں ہوتے ہیں ان میں ایک دو دن پسلے اعلان کروادیتے ہیں کہ جی فلاں دن طیکے لگائے جائیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بتانے دیں، آپ خود تو نہ بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپنٹ: جناب سپیکر! محمد کے پاس آج تک کوئی ایسی شکایت نہیں آئی کہ اس فارم کے 10 کلومیٹر کے ایریا میں کہیں طیکے نہ لگے ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! On his behalf! سوال نمبر 6528 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لائیوٹاک ایکسپرینٹ سٹیشن بھونیکی، تصور، اراضی،

ناجائز تقاضیں اور آمدن سے متعلقہ تفصیل

6528*: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپنٹ از راہ نواز ش

بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لائیوٹاک ایکسپرینٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کے پاس کتنے اکریز میں ہے؟

(ب) اس کی کتنی اراضی اس ایکسپریمنٹ سٹیشن کے پاس ہے اور کتنی ناجائز قابضین کے پاس ہے، ناجائز قابضین کے نام کیا ہیں؟

(ج) اس سٹیشن کی اراضی کتنی قابل کاشت اور کتنی بخوبی اور ناقابل کاشت ہے؟

(د) اس سٹیشن کی اراضی پر کون کون سی فصلیں اس وقت کاشت کی گئی ہیں نیز اس اراضی کی سالانہ آمدن کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلنمنٹ:

(الف) لائیوٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھوپالی ضلع قصور کے پاس 1079 اکڑا ارضی ہے۔

(ب) لائیوٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھوپالی ضلع قصور تمام رقبہ خود کاشت کرتا ہے اور اس کا کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہیں ہے۔

(ج) لائیوٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھوپالی کی تمام اراضی قابل کاشت ہے۔

(د) اس سٹیشن پر اس وقت گندم، بر سیم، کماد، جھی اور رایا کی فصلیں کاشت کی گئی ہیں اس سٹیشن کی سالانہ آمدن بابت اراضی برائے سال 2003-04 مبلغ 46.63 لاکھ روپے تھی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ لائیوٹاک ایکسپریمنٹ سٹیشن بھوپالی ضلع قصور کے پاس 1079 اکڑا ارضی ہے اور اس کی آمدی 46 لاکھ روپے ہے۔ یہ تقریباً ایک لاکھ مرلے بنتی ہے۔ اگر Experiment Station کا یہ حال ہے تو عام زمیندار کیا کرے، کیا یہ اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ فی ایک دن تھوڑی income کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلنمنٹ: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ بات عرض کی ہے کہ یہ ریسرچ فارمز profit basis پر نہیں چلتے۔ یہ ریسرچ کرتے ہیں اور اس ریسرچ کے نتیجے میں لوگوں کو جو چیزیں ممیاکی جاتی ہیں وہی اس کا output ہوتا ہے۔ پاکستان کے سارے گھنے profit basis پر قائم نہیں ہوتے۔ ان کا output دیکھا جاتا ہے کہ اس سے عوام کو کیا مفاد حاصل ہوتا ہے۔ لہذا ریسرچ فارمز سے profit حاصل ہونا، آمدی حاصل ہونا ضروری نہیں ہے۔ ریسرچ کا جو benefit ہے وہ بیکار کوہی جاتا ہے، اس سے پیدا اور بڑھتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! بھو نیکی ریسرچ سنٹر میں Jersey and Frisian Cow پر ریسرچ ہوئی اور ریسرچ کے بعد انہوں نے 114 جانور قادر آباد فارم پر منتقل کئے۔ ان کی ریسرچ کی حالت یہ ہے کہ 47 جانور وہاں جاتے ہی مر گئے اور اس سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ اس پر ایک سرکاری افسر ڈاکٹر اشfaq اس نے درخواست دی کہ یہاں پر انکوائری کی جائے۔ وہاں پر رشید نامی ڈاکٹر کیمٹر ہے جس کے خلاف ایک تحریک استحقاق بھی admit ہو چکی ہے۔ نہایت بد دیانت آدمی ہے اس کی غفلت کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم ریسرچ کرتے ہیں۔ جناب یہ ریسرچ نہیں کرتے یہ تو اپنے من پسند لوگوں کو جانور دے دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: یہ مجھے کوئی ایک precedent دے دیں کہ کسی زیندار کو اس چار سال کے دوران ایک جانور بھی مفت دیا گیا ہو تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ بغیر ثبوت کے اس طرح کے الزامات نہ لگائیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں ثبوت بھی دے دوں گا۔ بھو نیکی سے جو جانور قادر آباد ٹرانسفر ہوئے تھے وہ مر گئے ہیں اس بارے میں انہوں نے کیا انکوائری کی ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تحریکات کئے۔ قانون میں یہ ہے کہ جتنی دیر تک جانور تدرست نہ ہو اس کو آپ shift نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ان جانوروں کو shift کیا اور وہاں جاتے ہی 47 کے قریب Jersey and Frisian مر گئیں۔ یہ جو کروڑوں کا نقصان ہوا ہے اس کا کون ذمہ دار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! امر نے اور زندہ کرنے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب نے اس رشید نامی ڈاکٹر کیمٹر کے خلاف انکوائری کی ہے، یہ ان کا ریکارڈ ہے میرا نہیں تو اس پر یہ کیا کارروائی کریں گے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میرے نوٹس میں نہیں ہے اگر کر پشن کا کوئی کیس ہے تو یہ میرے نوٹس میں لائیں ہم اس پر لازماً کارروائی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ان بیچاروں کو تو آپ نے قربانی کا بکرا بنانے کے لئے بلا یا ہوا ہے۔ انھوں نے یہاں پر کیا جواب دینا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! ڈائریکٹر رشید کا سوال سے کیا تعلق بنتا ہے؟

جناب محمد یار مونزا: جناب سپیکر! پاہنچ آف آرڈر۔ جناب والا! پنجاب میں BT کے نام ایک seed کی کاشت ہوئی ہے۔ اس کو 1-BT کے نام پر approved کیا گیا ہے اور اس وقت پنجاب میں چار لاکھ ایکڑ پر اس seed کی کاشت ہے۔ یہ toxic ہے بلکہ یہ ایک زہر ہے۔ جب یہ آگتا ہے تو اس کا پودا بھی زہر بن جاتا ہے۔ اس وقت پنجاب میں چار لاکھ ایکڑ پر یہ بولہ کاشت کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: مونزا صاحب! آپ کس سوال پر بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد یار مونزا: میں پاہنچ آف آرڈر پر ہوں۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اس زہر والے نیج کی crushing ہو رہی ہے اس نے edible oil میں استعمال ہونا ہے اور اس کی کھل مویشیوں کو کھلانی جانی ہے۔ ادارہ صحت نے اس کو مضر صحت قرار دے دیا ہے۔ اس کی prevention کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، محکمہ زرعی مارکینگ نے کیا اقدامات کئے ہیں، محکمہ صحت، زراعت اور لائیوٹاک نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: یہ محکمہ زراعت سے متعلق سوال ہے۔ جب لوڈ ہی صاحب ایوان میں ہوں تو اس وقت یہ سوال raise کر لیں۔

جناب سپیکر: ہاں! یہ سوال آپ سے متعلق نہیں ہے۔ جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! جو کھل تیار ہونی ہے وہ تولاے ٹوٹاک کے لئے ہے۔ یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ انھیں اس کے تدارک کے لئے اقدامات کرنے چاہیئے اور مونزا صاحب کے سوال کا جواب دینا چاہئے کہ کیا کوئی ایسا test کیا گیا ہے اور کیا وہ seed واقعی مضر صحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: لوڈ ہی صاحب ایوان میں آگئے ہیں وہ اس کا ہتر جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 6567 ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہو اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں صاحب کا ہے۔
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) (جناب سپیکر! behalf On his سوال نمبر 6577(A)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! اس کا جواب پڑھا ہو اتصور کر لیا جائے؟
راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) (جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک! یہ جواب پڑھ دیں۔ آرڈر پلیز۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپنٹ: جناب سپیکر!
(الف) رکھ بھونیکے ریسرچ انسٹیوٹ 1982 میں مبلغ 14.611 میں روپے کی لاگت سے قائم ہوا۔

(ب) سال 2003 سے آج تک اس ادارے نے جن مقاصد پر ریسرچ کی ہے اس کی تفصیل لگا دی گئی ہے اس کا بڑا تفصیلی جواب ہے۔
آوازیں: جواب بہت لمبا ہے اس لئے اسے پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

ریسرچ انسٹیوٹ رکھ بھونیکے، 2003 سے تا حال ریسرچ
اور منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیل

*6577-A: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رکھ بھونیکے ریسرچ انسٹیوٹ کب اور کتنی لاگت سے قائم ہوا تھا؟
(ب) سال 2003 سے آج تک اس ادارے نے کن کن مقاصد پر ریسرچ کی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس ادارہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں اس ادارہ کے کتنے ملازمین مختلف مکملوں اور اداروں میں کتنے عرصہ سے ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمنٹی سیکرٹری برائے امور پرورش حیواتات و ڈیری ڈویلپمنٹ:
 (الف) رکھ بھونیکی ریسرچ انٹیوٹ 1982 میں مبلغ 14.611 رواپے کی لاگت سے
 قائم ہوا۔

(ب) سال 2003 سے آج تک اس ادارے نے جن مقاصد پر ریسرچ کی ہے اس کی تفصیل
 درج ذیل ہے۔

- رکھ بھونیکی ریسرچ سنٹر پر سال 2003 سے ہونے والی
 ریسرچ کی تفصیل اور مکمل ہونے والے تجربات
- | | |
|---|-----|
| حاملہ اور غیر حاملہ گائیوں کے خون میں کیلیشیم، فاسفورس اور مینگنیشیم کی مقدار کا تقابلی
جائزہ۔ | -1 |
| ویگ میں آنے والی اور نہ آنے والی گائیوں کے خون میں کیلیشیم، فاسفورس اور مینگنیشیم
کی مقدار کا جائزہ | -2 |
| نسل کشی کے سانڈوں کا کیریوناٹنگ کے ذریعہ انتخاب سے گائیوں کی نسل بہتر کرنا۔ | -3 |
| فریشین نسل کی گائیوں میں موروثی خصوصیات کا مطالعہ | -4 |
| جری نسل کی گائیوں کی پیداواری اور تولیدی کا کرکردگی کا مطالعہ 1991-2000 | -5 |
| راشن میں کھل بنولہ کی جگہ سورج کمھی میل کا استعمال اور جانوروں کی بڑھوتی اور بلوغت
پر اس کے اثرات | -6 |
| فریشین نسل کی گائیوں کی پیداواری اور تولیدی کا کرکردگی کا مطالعہ 1991-2000 | -7 |
| نسل کشی کے لئے استعمال ہونے والی ہار موں ادویات کا گائیوں کی تولیدی صلاحیت
پر اثرات کا مطالعہ | -8 |
| مقامی طور پر پیدا ہونے والی جری نسل کی گائیوں کی تولیدی صلاحیت کا جائزہ | -9 |
| ساہیوال نسل کی گائیوں میں کروموسوم کے جوڑوں کی بیڈنگ کے طریقہ کے
ذریعے شناخت۔ | -10 |
| بھینسوں اور گائیوں میں علامات اور بغیر علامات والی حیوانات کی سوزش اور اس بیماری
کے خلاف زیادہ موثر ادویات کا تقابلی جائزہ | -11 |
| گائیوں میں خون کے کرموں کی بیماری کی شرح اور اس بیماری کے خلاف استعمال ہونے
والی دستیاب ادویات کی اثر پذیری کا مطالعہ | -12 |
| چھوٹے جانوروں میں اندر و ان کی موجودگی کا جائزہ | -13 |

جاری تحریفات

- وٹامن ای سلینیم کے استعمال کا گائیوں کی پیداواری اور تولیدی صلاحیت پر اثرات
کام مطالعہ۔ 1
- سماں یا نسل کے سانڈ کی عمر اور جسمانی وزن کا اس کے خصیوں کی نشوونما کے ساتھ تعلق
کام مطالعہ۔ 2
- گائیوں میں اسفلات حمل اور جیر کی رکاوٹ کے دوران خون میں موجود کیمیائی اجزاء
کام مطالعہ۔ 3
- حامله اور دودھ دینے والی گائیوں کے مختلف مراحل کے دوران خون میں ہونے والی
تبديلیوں کا جائزہ 4
- ویریوں میں دودھ چھڑانے سے پسلے اور بلوغت تک ان کی شرح نمو پر موسمی اثرات
کام مطالعہ۔ 5
- نیم گرم موسم میں گائیوں کی صحت کے معیار کام مطالعہ۔ 6
- نسل کشی کے سانڈوں کے کروموسوم کا معائنہ۔ 7
- خون کے کرموں کی بیماری کی وجہ سے خون میں ہونے والی تبدیلیوں کام مطالعہ۔ 8
- بچھڑوں کی شرح نمو پر وابایو ٹکس (بڑھوتری میں مدد دینے والی ادویات) کے اثرات
کام مطالعہ۔ 9
- سماں یا نسل کی گائیوں میں FSH ہار مون کا ایک ویگ کے دوران زیادہ
سے زیادہ انڈے بیدار کرنے کی صلاحیت پر اثرات کا جائزہ 10
- (ج) اس ریسرچ سنٹر پر منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 63 ہے اور اس وقت 14 اسامیاں خالی
ہیں۔ اس ادارے کا کوئی ملازم دوسرا ہے جسے یادارے میں ڈپٹی ٹیشن پر کام نہیں کر رہا
ہے۔

جناب پیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاراں: جناب پیکر! میں محترم پارلیمنٹی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ
رکھ بھونیکے ریسرچ انسٹیوٹ میں جو ریسرچ کی گئی ہے ان میں کتنے ریسرچ چیزیں بن الاقوامی معیار
کے میگرینوں میں شائع ہوئے ہیں اور یہاں پر کتنے ایسے افراد ہیں جو PhD ڈگری کے حامل اور
باقاعدہ ریسرچ سکالرز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! معزز دوست کی بات درست ہے کہ ریسرچ سنٹر میں جو ریسرچ ہوتی ہے ہم اس کے فوائد کسانوں تک پہنچانے کے لئے رسالہ شائع کرتے ہیں جس کی تفصیل لکھی گئی ہے۔ اگر یہ اتنی دیر سن سکتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاراں: جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز دوست میرا سوال سمجھ نہیں پائے۔ میں نے تو یہ پوچھا بھی نہیں تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہیماں پر جو ریسرچ سکالرز ہیں ان کے ریسرچ چیپر زکتنی تعداد میں بین الاقوامی جرائد میں شائع ہوئے ہیں اور اس ریسرچ سنٹر میں کتنے افراد ایسے ہیں جو PhD ڈگری کے حامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس فارم پر دو Ph.D ہیں اور اب تک 15 انٹرنیشنل ریسرچ چیپر ز شائع ہو چکے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، حاجی محمد اعجاز احمد صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ اس ریسرچ سنٹر پر منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 63 ہے اور اس وقت 14 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ خود ہی فرماتے ہیں کہ یہ ایک ریسرچ ادارہ ہے اور یہاں پر افزائش کی جاتی ہے۔ تو میں پارلیمانی سکرٹری موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب تک پُر کر لی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! اس کے لئے حکومت پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہے جس کے مطابق تمام ڈپارٹمنٹس میں میراث پر بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ یہاں بھی جب ثانی آئے گا تو اس پر بھی بھرتی ہو جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ وہاں پر جو ریسرچ سکالرز ہیں کیا یہ انھیں ہمارا بجہ کمیشن کے فیصلے کے مطابق incentives دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جی، دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب سمع اللہ خان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال of dispose ہوا۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: سوال نمبر 7376۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

حاجی محمد اعجاز: جی، درست ہے۔

صلع لاہور میں قائم ویٹر نری ہسپتا لوں، اسامیوں، ادویات اور رقوم سے متعلقہ تفصیل

*7376: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صلع لاہور میں قائم ویٹر نری ہسپتا لوں کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان ہسپتا لوں میں ویٹر نری ڈاکٹروں کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2004 سے آج تک ان ویٹر نری ہسپتا لوں کو دی گئی رقوم اور ادویات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان ہسپتا لوں میں سال 2004 میں کتنے جانوروں کا اعلان کیا گیا؟

(ه) کیا حکومت صلع لاہور میں مزید ویٹر نری ہسپتال کھولنے کا ارادہ کھلتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پروش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

(الف) ضلع لاہور میں قائم ویٹر نری ہسپتاں کی تعداد 24 ہے ان کے نام اور جگہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ہسپتاں میں ویٹر نری ڈاکٹروں کی منظور شدہ اسامیاں 24 ہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) سال 2004-05 میں ان ویٹر نری ہسپتاں کو ادویات اور اوزار کی مدد میں 3,100,000 روپے فراہم کئے گئے جبکہ سال 2005-06 میں نومبر 2005 تک ادویات اور اوزارات کی مدد میں 12,40,000 روپے فراہم کئے گئے۔ ان ہسپتاں کو فراہم کر دہ ادویات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ہسپتاں میں سال 2004-05 کے دوران ضلع لاہور میں 80,466 جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ه) نئے ویٹر نری ہسپتال کھولنا ضلعی حکومت کے دائرة اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمیمہ سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ضمیمہ سوال۔ انہوں نے جز (ج) میں فرمایا ہے کہ ہم نے میدیں اور اوزار خریدنے کے لئے 31 لاکھ روپے رکھے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کتنی رقم کی ادویات خریدی ہیں اور کتنا رقم کے اوزار خریدے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکر ٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پروش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں یہ بات تفصیل سے لکھی گئی ہے کہ 2005 میں ویٹر نری ہسپتاں کو ادویات اور اوزار کی مدد میں 31 کروڑ روپے فراہم کئے گئے جبکہ 2005-06 میں اور نومبر 2005 تک ادویات اور اوزار کی مدد میں 12 لاکھ 40 ہزار روپے فراہم کئے گئے اور ان کو جو ادویات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل بھی ساتھ attached ہے۔ اگر فاضل دوست چاہیں تو میں وہ بھی پڑھ کر سنادیتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا یہ سوال نہیں تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ 31 کروڑ روپے نہیں بلکہ 31 لاکھ روپے ہے۔ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ اس رقم میں سے کتنا رقم کی ادویات خریدی

ہیں اور کتنی رقم کے اوزار خریدے ہیں؟

جناب سپیکر: حاجی صاحب! وہ جواب تو آگیا ہے۔ یہ دیکھیں کہ 2005-06 میں اور نومبر 2005 تک ادویات اور اوزار کی مدد میں 12 لاکھ 40 ہزار روپے فراہم کئے گئے اور ان ہسپتاں کو فراہم کر دہ ادویات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر کھل دی گئی ہے۔ ادویات کی لسٹ علیحدہ فراہم کر دی گئی ہے اور اوزار 12 لاکھ 40 ہزار کے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! confusion ہو رہا ہے۔ وہ 2005-06 کی بات ہے۔ میں تو 2004-05 کی بات کر رہا ہوں۔ یہ 31 کروڑ روپے کہہ رہے تھے لیکن میں نے correct figure کی ہے کہ یہ 31 لاکھ روپے ہے۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ اس 31 لاکھ روپے میں کتنی رقم کی ادویات اور کتنی رقم کے اوزار خریدے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے تو سوال کا جواب بتا دیا ہے۔ اب یہ اپنی بات کو ذرا clear کر دیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! جوانوں نے پڑھا ہے وہ تو 2005-06 کا ہے لیکن میں تو 2004 کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سکرٹری صاحب! معزز رکن 2004 کا پوچھ رہے ہیں لیکن آپ 2005-06 کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اگر جز (ج) کے جواب کو غور سے پڑھیں تو 2004-05 میں دیٹرنسی ہسپتاں کو ادویات اور اوزار کی مدد میں 31 لاکھ روپے فراہم کئے جکہ۔۔۔

حاجی محمد اعجاز: بس میں نے یہیں تک پوچھا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ جو 31 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس میں کتنے پیسوں سے ادویات خریدی گئیں اور کتنے پیسوں سے اوزار خریدے گئے؟

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! 20 لاکھ روپے کی ادویات خریدی گئیں اور 11 لاکھ روپے کے اوزار خریدے گئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب ارشد محمود گلو!

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! انہوں نے جز (h) میں بنایا ہے کہ نئے ویٹر نری ہسپتال کھولنا ضلعی حکومت کے دائرة اختیار میں آتے ہیں۔ میں ان سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنے ویٹر نری ہسپتال ہیں ان کا انتظامی دائرة اختیار پنجاب حکومت کے پاس ہے یا ضلعی حکومتوں کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! Devolution کے بعد لائیوٹاک کے دو حصے ہیں۔ لائیوٹاک کے فارمز direct ہیں وہ DOL extension wing میں جو اور فیلڈ میں direct ہے۔ ضلعی حکومت کے ماتحت آتے ہیں اور

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کافی سوال ہو گئے ہیں۔

سید احسان اللہ وقار: جناب والا! ایک چھوٹا سا سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! انہوں نے جو لست فراہم کی ہے اس کے مطابق ضلع لاہور میں 24 ہسپتال ہیں۔ کیا ان ہسپتالوں کی کوئی grading بھی ہے یا سارے ایک ہی سطح کے ہیں اور کیا ان میں ڈاکٹرز کی تعداد میں بھی فرق ہے یا سب جگہ پر ڈاکٹرز کی ایک جیسی تعداد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ بڑی requirements natural ہیں گی کیا یہ سارے ہسپتال ایک ہی طرح کی ہوں گی حکومت اسی حساب سے عملہ مینا کرے گی۔

جناب سپیکر: کیا یہ سارے ہسپتال ایک ہی گریڈ کے ہیں یا ان میں فرق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پسیکر! اس ب ایک ہی گریڈ کے ہیں۔

جناب پسیکر: اگلا سوال لالہ شکیل الرحمن صاحب!
لالہ شکیل الرحمن (ایڈوکیٹ): سوال نمبر 7495۔

جناب پسیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے?
لالہ شکیل الرحمن (ایڈوکیٹ): جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب پسیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ، ویٹر نری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں، بجٹ،
ادویات اور ٹاف سے متعلقہ تفصیل

*7495: لالہ شکیل الرحمن (ایڈوکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹر نری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے، یہ کن کن یونین کونسلوں میں واقع ہیں ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے سالانہ کتنی ادویات ان کو دی جاتی ہیں سال 2003 سے آج تک کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹر نری ہسپتالوں میں ٹاف کی تعداد کیا ہے نام، عمدہ، پتانچ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے، نیزاں ہسپتالوں کا رقبہ کتنا ہے اور عمارتیں کیسی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹر نری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد 34 ہے۔ یہ جن یونین کونسلوں میں واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کا سالانہ بجٹ (ادویات / اوزار) برائے سال 2003-04 میں 1.4 ملین تھا۔ ان ویٹر نری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کو برائے سال 2003-04 اور 2004-05 میں جتنی ادویات دی گئیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں ویٹر نری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں شاف کی تعداد 137 ہے۔
شاف کے نام، عمدہ، بتا جات، عرصہ تعیناتی، ڈسپنسریوں کا رقبہ اور عمارتوں کی حالت
ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

لالہ شکیل الرحمن (ایڈو و کیٹ): جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ان ہسپتالوں کا سالانہ بجٹ کیا ہے لیکن جواب میں اس کی تفصیل نہیں دی گئی صرف یہ بتایا گیا ہے کہ 2003-04ء میں ادویات اور اوزارات کا بجٹ 1.4 ملین تھا جبکہ 2004-05ء کا نہیں بتایا گیا۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2004-05ء کا سالانہ بجٹ کیا تھا اور ادویات کا بجٹ کیا تھا؟

جناب سپیکر: اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لالہ شکیل الرحمن (ایڈو و کیٹ): جناب سپیکر! ادویات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے اور وہ میرے پاس موجود ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ 2004-05ء میں کل کتنا بجٹ دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! یہ ہسپتال کوئی Autonomous Bodies نہیں ہیں جن کا کوئی اپنا عیحدہ بجٹ ہونا ہے۔ ضلعی حکومت انہیں run کرتی ہے۔ ملازمین کی تنخواہیں عیحدہ مد میں مقرر کی جاتی ہیں۔ ادویات اور اوزارات کے لئے عیحدہ سے پیے فراہم کئے جاتے ہیں اور ان کی تفصیل اس سوال کے جواب میں موجود ہے۔

لالہ شکیل الرحمن (ایڈو و کیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 2004-05ء میں کتنا بجٹ دیا گیا؟

جناب سپیکر: فاضل ممبر کا سوال یہ ہے کہ جیسے آپ نے لکھا ہے کہ 2003-04ء کا 1.4 ملین بجٹ ہے تو 2004-05ء کا کتنا بجٹ ہے؟

لالہ شکیل الرحمن (ایڈو و کیٹ): جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سکرٹری صاحب اس کا جواب نہیں دینا چاہتے تو میں اور ضمنی سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: جی، لالہ صاحب! آپ دوسرا ضمنی سوال کر لیں۔

لالہ غنیمیں الرحمن (ایڈو و کیٹ): جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تفصیل سے انہوں نے جواب دیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ گوجرانوالہ میں یہ ایک ہی ویٹرنزی ہسپتال ہے۔ میں نے تو یہ پوچھا تھا کہ اس کی condition کیا ہے۔ یہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ عمارت بہت پرانی ہے اور کئی سالوں سے مرمت کا کام نہیں ہوا۔ وہاں پر جانوروں کا کوئی علاج بھی نہیں ہو رہا۔ تو کیا وجہ ہے کہ کئی سالوں سے اس ویٹرنزی ہسپتال کی مرمت نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب والا! میرے فاضل دوست کی بات درست ہے اور میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن devolution کے بعد یہ ہسپتال ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس چلے گئے ہیں۔ اب ان کی repair اور maintenance کے ذمے ہے لیکن بھر حال ہم بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ان کو لکھ دیتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک ہے کہ جناب کی طرف سے ان کو لیٹر بھجوادیں کہ اس کی repair وغیرہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: ٹھیک ہے۔

چودھری زاہد پروین: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری زاہد پروین صاحب!

چودھری زاہد پروین: جناب سپیکر! یہ جو ویٹرنزی ہسپتال ہے یہ میرے حلقتے میں واقع ہے۔ نہ تو وزیر صاحب کو اس بات کا پتا ہے کہ ہسپتال نئے سرے سے بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کرنا چاہر ہے ہیں؟

چودھری زاہد پروین: جناب میں پونٹ آف آرڈر پر ہوں۔ میری بات آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کرنا چاہر ہے ہیں؟

چودھری زاہد پروین: نہیں، جناب! میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہسپتال نئے سرے سے بن رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں تو پھر وہ جواب بھی دے دیں گے۔
 چودھری زاہد پروین: جناب والا! آپ میری ساری بات تو سن لیں۔
 جناب سپیکر: بھی، فرمائیں!

چودھری زاہد پروین: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ گورانوالہ کا ڈی سی او جو ہے وہ سمری تیار کر رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات سننے سے تعلق رکھتی ہے جواب دینے والی نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ سن لیں۔

چودھری زاہد پروین: جناب والا! گورانوالہ کا ڈی سی او یہ تیاری کر رہا ہے کہ ہم نے بھینسیں گورانوالہ شر سے باہر شفٹ کرنی ہیں۔ ہسپتال پر توکروڑوں روپے خرچ ہو رہا ہے اور اگر انہوں نے بھینسیں شر سے باہر نکال دیں ہیں تو اس کے لئے پھر بہتر نہ ہوتا کہ ہسپتال چاریوں نیں کو نسلوں سے جگ لے کر وہاں منتقل کر دیا جاتا۔ کیونکہ موجودہ ہسپتال کی جگہ کروڑوں روپے مالیت کی بن چکی ہے۔ جس جگہ پر یہ واقع ہے اس وقت اس کی مالیت کم از کم بیس کروڑ روپے ہے۔ اگر اس کو نیچ کر شر کے ارد گرد زیادہ ڈسپنسریاں بنالی جاتیں تو زیادہ بہتر ہوتا۔ کیا موجودہ ہسپتال پر کروڑوں روپے لگانا بہتر ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال حفیظ اللہ خان صاحب!
 رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! on behalf سوال نمبر 7527۔

ماہنی لائیوٹاک فارم بھکر، رقبے، سٹاف، خالی اسامیوں، آمدن و
 خرچ اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*7527: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اینڈ ڈیری ڈولیپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) پی پی۔ 49 بھکر میں واقع ماہنی لائیوٹاک فارم میں کل کتنے جانور رکھے گئے ہیں؟
 (ب) اس فارم میں کون کون سے مویشی ہیں؟
 (ج) اس فارم میں تعینات عملہ کی تفصیل بیان کریں؟

- (د) اس فارم میں جنوری 2001 سے آج تک کل کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کا عمدہ، نام اور ڈویسائکل کی تفصیل بیان کریں؟
- (ه) اس فارم میں کتنی اسامیاں خالی ہیں، لائیوٹاک فارم ماہنی کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنے افراد کو رقبہ پڑے پر دیا گیا ہے ان افراد کے نام اور بیٹا جات بیان کریں؟
- (و) اس فارم پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے اور سالانہ آمدنی کتنی ہوتی ہے تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) پیپر 49۔ بھکر میں واقع لائیوٹاک فارم رکھ ماہنی میں کل 38 جانور کھے گئے ہیں۔

(ب) اس فارم پر تھری نسل کی گائیں رکھی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نر جانور 1، مادہ جانور 16، پھر یاں 12، نر بچ 6، مادہ بچے 3۔

(ج) لائیوٹاک فارم رکھ ماہنی میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسماں	فارم اسٹاف	آفس	ہیڈکلرک	لائیوٹاک	فیلڈ	ڈرائیور
تعداد						
3	1	1	1	1	1	

نام اسماں ٹیوب آپریٹر فارم گارڈ نائب قاصد سوپر شیفرڈ بیلدار

تعداد 9 1 1 4 1 1

اس فارم میں 2001 جنوری سے 2006 جنوری تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(ه) لائیوٹاک فارم رکھ ماہنی میں 51 اسامیاں خالی ہیں۔ اس فارم کا کل رقبہ 9171 اکیڑا کنال اور 3 مرلہ ہے اس فارم کا کوئی رقبہ کسی کوپٹہ پر نہیں دیا گیا۔

(و) اس فارم کی آمدنی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن (روپے)	خرچ (روپے)
2000-01	1,086,000/-	2,391,000/-
2001-02	326,000/-	2,434,000/-
2002-03	1,141,000/-	2,852,000/-
2003-04	526,000/-	3,226,000/-
2004-05	1,470,000/-	4,586,000/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس فارم پر کل 38 جانور ہیں، 28 ملازم ہیں، اس کا خرچ 46 لاکھ روپے ہے اور آمدن 14 لاکھ روپے ہے۔ یہ بتاسکتے ہیں کہ فی جانور ایک لاکھ روپے خرچ آ رہا ہے جتنے ملازم ہیں اتنے ہی جانور ہیں یہ کس قسم کے لائیو ٹیکسٹ اسک فارم کو run کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو ٹیکسٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! لائیو ٹیکسٹ فارم رکھ ماہنی میں جانوروں کی جو منظور شدہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جو گورنمنٹ سے منظور شدہ جانوروں کی تعداد ہے وہ 88 ہے۔ یہ ان کی بات درست ہے کہ اس وقت اس فارم پر 44 راس تھری نسل کے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ 44 مماراونٹ رکھے ہوئے ہیں جو اس فارم پر نئی سکیم۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں 44 نہیں 38 ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جی، 38۔ یہ جو فارم زیادہ جانوروں پر ریسرچ ہوتی ہے اس وجہ سے اس فارم کے جانوروں کی تعداد جو منظور شدہ ہے وہ 88 ہے اور اس وقت ان کی جو تعداد کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ماہ پر مماراونٹ جو کہ 44 ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں اور ماہ پر اونٹوں پر ریسرچ بھی ہوتی ہے۔ ہر سوال میں ان کی ایک ہی بات آرہی ہے کہ فارم پر خرچ اتنا ہو رہا ہے اور اس کی output اتنی ہے تو میں نے پہلے بھی بڑی تفصیل سے یہ بات بتائی ہے کہ جو ریسرچ فارم ہیں ان کا profit and loss دیکھا جاتا بلکہ اس کی output دیکھی جاتی ہے کہ اس کے بعد عوام کو اس کا benefit ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کا سوال یہ ہے کہ 38 جانور ہیں اور 28 ملازم ہیں تو 38 جانوروں کے لئے ملازم اگر کم بھی ہو جائیں تو خرچ کم کیا جا سکتا ہے۔ وہ کوئی پی ایچ ڈی ڈاکٹر ز تو نہیں ہیں کہ ان کی لازمی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جی، ہم اس کو

rationalize کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: ہاں یہ دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: ہم اس کو دیکھیں گے کیونکہ یہ بہتر تجویز ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا شاہ اللہ خان صاحب!

رانا شاہ اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں کہ اس کا جو ٹوٹل خرچہ ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

رانا شاہ اللہ خان: 45 لاکھ اور 86 ہزار روپے ہے۔ اس میں ریسرچ پر خرچ ہونے والی رقم component کیا ہے اور غیر ترقیاتی اخراجات کا component کیا ہے، دوسرا یہ ہے کہ اس کا رقبہ انہوں نے بتایا ہے کہ 9 ہزار 171 ایکڑ کی نال ہے تو یہ جو اتنا وسیع رقبہ ہے اس میں یہ کوئی کاشت کرتے یا کس طرح سے utilize کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس کے اوپر جو قابل کاشت رقبہ ہے یہ آپ دیکھ لیں کہ 1972 ایکڑ اس کا ٹوٹل رقبہ ہے اور اس میں سے قابل کاشت رقبہ صرف 13 سو ایکڑ ہے۔

جناب سپیکر: 13 سو ایکڑ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: 13 سو ایکڑ ہے تو جہاں تک رانا صاحب کی بات کا تعلق ہے۔ 2004-05ء میں اس فارم سے 14 لاکھ 70 ہزار روپے کی آمدن ہوئی تھی اور اس کے اوپر خرچ 45 لاکھ 86 ہزار روپے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: 45 لاکھ 86 ہزار روپے میں سے ریسرچ کے اوپر کتنا خرچ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس کو آپ علیحدہ علیحدہ distinguish کر سکتے لیکن فارم کا جو بجٹ ہے اس کا جو

main

function ہے وہ اس کا ریسرچ ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے ملازمین کی تعداد اور اس کے علاوہ جو بھی چیزیں ہیں وہ ساری اس کی ریسرچ سے متعلق ہیں۔
جناب پیغمبر: جی، رانا شاہ اللہ خان!

رانا شاہ اللہ خان: جناب والا! اس سے پہلے میرا جو ضمنی سوال تھا اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا اس بات پر بڑا ذریعہ تھا کہ یہاں پر ریسرچ ہوتی ہے اور ریسرچ کے لئے ہی سارا کچھ ہو رہا ہے تو یہ بتائیں کہ اس وقت ریسرچ پر خرچ ہونے والی رقم کا component کیا ہے اور چلیں آگر 9172 یکڑی میں سے صرف 13 سو ایکڑ جو کہ تقریباً جسے ہم عام زبان میں استعمال کرتے ہیں کہ تقریباً 40 مرلے کے لگ بھگ زمین بنتی ہے۔ تو اس سے صرف 14 لاکھ روپے کی آمدی ہوئی ہے۔ یہ وہاں پر کیا کاشت کرتے رہے ہیں؟

جناب پیغمبر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب پیغمبر! اس فارم کا بہت سارا رقبہ غیر آباد ہے اور وہاں پر نہری پانی میا نہیں ہوتا۔ میں نے توجہ کچھ گراونڈ پر موجود ہے اس کی تفصیل بتائی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس فارم کے رقبے کو بہتر کیا جائے تاکہ اس فارم سے بہتر پیداوار حاصل کی جاسکے۔

جناب پیغمبر: جی، رانا شاہ اللہ خان!

رانا شاہ اللہ خان: جناب پیغمبر! آپ دیکھیں کہ پہنچتیں چالیس مرلے زمین ہے اور وہاں سے یہ کہہ رہے کہ صرف 14 لاکھ روپے کی آمدی ہوئی ہے اور اس کے بعد ان کو یہ بھی نہیں بتا کہ اس فارم میں ریسرچ کے اوپر کتنا پیسا خرچ ہو رہا ہے اور ویسے کتنا خرچ ہو رہا ہے۔ یعنی اصل میں بات یہ ہو گی کہ یہ ملازمین جن کی تعداد 28 کے قریب ہے ان کو سرکاری طور پر جا گیردار بٹھایا ہوا ہے۔ جو اس تمام رقبے کو اپنے تصرف میں لاتے ہوں گے اور ساری وہاں کی آمدی کو پشن کی نذر ہو جاتی ہو گی تو اس کے متعلق اگر ان کو نہیں معلوم تو یہ اس بات کو admit کریں اور اس بارے میں کوئی انکوائری کمیٹی بنائیں۔۔۔

جناب پیغمبر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کی detail ملکہ سے لے کر آپ رانا صاحب کو بتاویں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پروش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! میں ابھی ان کو اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ بارانی رقبہ ہے اس کے اوپر such as طرح کی پیداوار نہیں مل رہی تو یہ تمام کی تمام رقم جو ہے وہ ریسرچ کے اوپر خرچ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں پہلے رقبے سے آمدن ہو گی تو پھر ریسرچ پر خرچ ہو گی۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ آمدن کم ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پروش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جو ریسرچ شیش ہوتے ہیں ان سے ضروری نہیں ہے کہ اس سے زائد آمدن ہو کیونکہ یہ ایک بارانی رقبہ ہے اس لئے اس کی آمدن کم ہے۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ بارانی رقبہ ہے اس لئے اس کی آمدن نہری رقبوں کی نسبت سے کم ہے۔

رانتاشاء اللہ خان: جناب والا! اس کو بھی آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ان کی آمدن پچھلے پانچ سالوں میں صرف چار لاکھ روپے بڑھی ہے۔ یعنی دس لاکھ سے چودہ لاکھ روپے ہوئی ہے اور جوان کا خرچ ہے وہ 23 سے 46 لاکھ روپے ہو گیا ہے۔ یعنی خرچہ ڈبل ہو گیا ہے اور آمدن چار لاکھ روپے بڑھی ہے۔ جب یہ سوال ان کے سامنے آیا اور یہ سارے واقعات و حالات ان کے سامنے آئے تو ان کا یہ کام تھا کہ یہ ملکے سے پوچھتے، کوئی انکو اسی کرتے یا کرواتے اور وہاں پر اگر کوئی پیے کاضیاع ہو رہا ہے وہاں پر معاملات غلط چل رہے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

رانتاشاء اللہ خان: جناب والا! انشدہی کرنے کا مقصد تو صرف یہی ہے اگر انہوں نے یہاں پر اتنی بات کر کے بات کو ختم کر دینا ہے تو پھر اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یعنی یہ تقریباً 13 سو ایکڑ میں ہے اور اس سے 14 لاکھ کی آمدن کسی طرح سے بھی سمجھ آنے والی بات نہیں ہے۔ دوسرا یہ فرمائیں کہ ان 44 لاکھ روپے میں سے non-development خرچہ کتنا ہے اور ریسرچ کا خرچہ کتنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے آمدن 14 لاکھ کی ہے اور ان کا تنخوا ہوں وغیرہ کا خرچہ 28 لاکھ ہو گا اور ریسرچ کے اوپر بالکل nominal سی رقم خرچ ہوئی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ بارانی رقبہ ہے اگر کوئی بارش ہو جائے تو اس کی پیداوار بہتر ہو سکتی ہے اور اگر بارش نہیں ہوتی تو لامالہ اس کی پیداوار کم ہو گی اور دوسرا بات انہوں نے آمدن بڑھانے کی کی ہے تو اس کے اوپر پہلے بھی توجہ proper دی جا رہی ہے اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس کو مزید بہتر کیا جاسکے اور انہوں نے جو 44/45 لاکھ روپے کی بات کی ہے تو اس میں سے اگر 44 لاکھ روپے ہیں تو اس میں سے 22 لاکھ روپے ریسرچ کے اور خرچ ہو رہے ہیں۔

صاحبزادہ مزل الرشید عباسی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

صاحبزادہ مزل الرشید عباسی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب یہ رقبہ اتنا زیر کاشت ہے اور بارانی ہے تو کیا انہوں نے اس رقبے کو کاشت کرنے کے لئے پانی کے وسائل کا کوئی بندوبست کیا ہے یا گورنمنٹ کے پاس ایسی کوئی سکیم ہے کہ یہ non feasible فارم پر ایسویٹ سیکٹر میں دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس کے اوپر گورنمنٹ نے ایک ٹائم کے اوپر کوئی غور کیا تھا اور اس پر کوئی debate بھی ہوئی تھی لیکن وہ سکیم drop کر دی گئی ہے اور سر دست ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ ہم پر ایسویٹ سیکٹر کو اس میں involve کریں۔

صاحبزادہ مزل الرشید عباسی: جناب سپیکر! اگر گورنمنٹ کے پاس ایسی کوئی سکیم نہیں ہے تو یہ بلا وجہ کا بوجھ گورنمنٹ اپنے اوپر کیوں لے رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اگر گورنمنٹ کو کوئی شوق نہیں کہ کسی چیز کا بوجھ اپنے اوپر لگائے۔ گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو جو بنیادی سولتیں مہیا کرتی ہے، میں اپنے معزز رکن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس ملک میں اگر meat کی کمی تھی تو اس پر لائیو ٹاک نے ہی ریسرچ کی ہے اور پولٹری نے meat کی کمی کو اس ملک

کے اندر پورا کیا۔ ان کا سوال یہی ہے کہ یہ فارم جو نقصان میں جا رہے ہیں تو گورنمنٹ ان کو کیوں اس طرح دیکھ رہی ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ لائیو ٹاک جو ہے وہ infection پر ریسرچ کر رہی ہے اور یہ ریسرچ بظاہر loss میں نظر آتا ہے لیکن آپ یہ دیکھیں کہ اس فارم کا put out کیا ہوتا ہے۔ جب public اس کے benefits کی میتی ہے، اس سے milk کی اور meat کی پیداوار بڑھتی ہے تو اس سے یہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے اس فارم سے net amount آنے کا کوئی question نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب پیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب پیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب پیکر! جس طرح مجھ سے قبل رانا صاحب پوچھ رہے تھے کہ 363 مرلے ز میں کل بنتی ہے اور اس میں قابل کاشت 52 مرلے کے قریب ہے۔ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ کو کوئی شوق نہیں ہے کہ وہ اپنے اوپر burden لے اور ہم وہ کر رہے ہیں اور جو تفصیل آمدن اور اخراجات کی ہے تو انہوں نے وہاں پر 32 گاہیاں رکھی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں رکھی ہوئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب کی اتنی منگی اور اتنی زیادہ زمین اگران کے اس مصرف میں صحیح طریقے سے نہیں آ رہی اور مکمل اس پر کچھ نہیں کر رہا تو اس کا کوئی alternative گورنمنٹ کرنے کا راہ درکھستی ہے؟

جناب پیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیگری ڈولیمینٹ: جناب پیکر! گورنمنٹ یہ کوشش کر رہی ہے کہ ایسے فارم جماں پر رقبہ پڑا ہوا ہے، ان کو زیر کاشت لا یا جائے مثال کے طور پر یہی جو فارم ہے تو اس کے اوپر گورنمنٹ نے تین ٹربائیں لگائی ہیں تاکہ اس کا زیادہ رقبہ زیر کاشت لا یا جاسکے۔

جناب پیکر: شکریہ۔ جی، Next ہے۔ حفیظ اللہ خان صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: جناب پیکر! میرے سوال کا نمبر 7528 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب پیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صلع بھکر، قائم و میرزی ہسپتالوں

اور لائیوٹاک فارم سراۓ مهاجر سے متعلق تفصیلات

***7528:** جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلع بھکر میں کل کتنے میرزی ہسپتال ہیں؟

(ب) لائیوٹاک فارم سراۓ مهاجر میں مویشیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنی زمین پٹے پر دی گئی ہے جن افراد کو دی گئی ہے ان کی تفصیل بیان کریں؟

(د) اس فارم میں 2001 سے آج تک کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عمدہ اور ڈومیسکل کی تفصیل بیان کریں؟

(ه) لائیوٹاک فارم سراۓ مهاجر صلع بھکر میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) صلع بھکر میں جانوروں کی نسل کشی کے کل کتنے مرکز ہیں، تفصیل بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) صلع بھکر میں 10 میرزی ہسپتال اور 55 میرزی ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) لائیوٹاک فارم سراۓ مهاجر (205TDA) صلع بھکر میں ریڈ سندھی نسل کی 39 گائیں، 2 بیل، 24 بچھڑیاں اور 32 بچھڑیاں ہیں جبکہ تھلی نسل کی 437 بھریں، 11 مینڈے، 134 چھترے اور 205 چھتریاں ہیں۔

(ج) کوئی زمین پٹہ پر نہ دی گئی ہے۔

(د) اس فارم میں 2001 سے 19 جنوری 2006 تک 2 افراد بھرتی کئے گئے ان کے نام، عمدہ اور ڈومیسکل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	غمدہ	ڈومیسکل
-----	------	---------

ریاض حسین	چرواحا	بھکر
-----------	--------	------

محمد سرور	ٹریکٹر ڈرائیور	بھکر
-----------	----------------	------

(ه) لائیوٹاک فارم سراۓ مهاجر صلع بھکر میں 10 اسامیاں خالی ہیں۔

(و) صلع بھکر میں جانوروں کی نسل کشی کے 4 مرکز اور 18 ذیلی مرکز ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام نسل کشی کے ذیلی مراکز	نام نسل کشی کے مراکز
-	-	بھکر
-	-	منکیرہ
-	-	دليوالہ
-	-	کلور کوٹ
205/TDA	حیدر آباد	-
67/ML		-
53/TDA		-
	بمل	-
	نوانی	-
	دریا گان	-
	خانسر	-
	ڈگر رہنماس	-
	برکت والا	-
	پیتو	-
	فاضل	-
	جنڈا نواں	-
	حسن خیل والا	-
	چ گرائیں	-
	ڈگر قریشی	-
	علی خیل	-
	کوت افضل	-
		-22

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب حفیظ اللہ خان: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ہ) میں فرمایا ہے کہ لا یو شاک فارم سرائے مہاجر ضلع بھکر میں 10 اسامیاں خالی ہیں تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان خالی اسامیوں پر بھرتی ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لا یو شاک!

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! بھرتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! ان پر بھرتی ہو رہی ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے نے صحیح جواب نہیں دیا اور میرا وہ حلقہ ہے یہاں بھرتیاں ہوئی ہیں لیکن حکومت پنجاب نے وہ بھرتیاں کیں نہیں کیں اور وہ لوگ عدالتوں میں چلے گئے ہیں اور عدالتوں میں کیس چل رہا ہے لیکن محکمہ کو کچھ پتا نہیں اور یہاں کوئی صحیح جواب نہیں دیا جاتا۔ اس سوال کا جواب بھی صحیح نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکر ٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! میں نے کہہ دیا ہے کہ بھرتیاں نہیں ہوئیں اور۔۔۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! وہ بھرتیاں ہوئی تھیں اور انہیں کینسل کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! آپ سن لیں کہ پارلیمانی سیکر ٹری کیا فرمار ہے ہیں۔

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! اس پر گورنمنٹ نے ایڈورنائز کیا تھا اور لوگوں نے apply کیا تھا اور بھرتیاں کی گئی تھیں لیکن ہمیں شکایت ملی کہ وہ بھرتیاں میرٹ کے مطابق نہیں ہو سکیں اس لئے گورنمنٹ نے ان کو ختم کر دیا اور اس کے اوپر ایک کمیٹی قائم کر دی۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ بتاہے کہ یہ بھرتیاں کب کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکر ٹری برائے لائیو ٹاک!

پارلیمانی سیکر ٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ اس کیس کو نئے سرے سے process کر رہی ہے اور جو نئی یہ مکمل ہوتا ہے تو ہم اخبار میں اشتہار شائع کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بھرتیوں کے لئے درخواستیں مانگی گئیں اور بھرتیاں ہو گئیں اور پھر وہ غلط نکل آئیں اور withdraw کر لیں تو جن افسران نے یہ ساری غلط کاریاں کی ہیں تو ان کے خلاف محکمہ نے اب تک latest آکیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میرے دوست گورنمنٹ کی کسی اچھی چیز کو تو کم از کم appreciate کر دیں کہ گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ یہاں میرٹ کو ignore کیا جا رہا ہے اور اب ان کو نئے سرے سے process کیا جا رہا ہے تو گورنمنٹ نے وہ تمام چیزیں justified کر دیں اور آئندہ انشاء اللہ میرٹ پر بھرتیاں کی جائیں گی اور اگر پچھلی بھرتیوں میں کوئی شخص involved پایا گی تو اس کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو غلط بھرتیاں کی گئی ہیں ان کی date کیا ہے میرا سوال یہ نہیں ہے کہ اب تک کے عرصے میں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے کہ آئندہ آپ کیا کریں گے، یہ بھرتیاں جو ہوئیں یہ کب ہوئیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! بھرتیاں ہوئی نہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جب بھرتیاں ہوئی نہیں اور ابھی وہ process کے اندر تھیں تو ہمیں انفارمیشن مل گئی کہ وہاں کوئی خرابی ہو رہی ہے تو ہم نے اس کو اسی وقت stop کر دیا۔

سید احسان اللہ وقار ص: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقار ص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لائیوٹاک فارم سرائے مہاجر ضلع بھکر کی کل کتنی زمین ہے اور یہاں پر کل کتنے ملازموں ہیں اور اس زمین سے کتنی آمدی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ fresh

question کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب پسیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب پسیکر: جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: شکریہ۔ جناب پسیکر! جز (د) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے چوڑاہ،
کتنے مال پر shepherd کھا ہے اور ایک کتنے مال پر ہونا چاہئے؟

جناب پسیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب پسیکر! اس میں
کوئی ایسا hard and fast rule نہیں ہے۔ جانوروں کی پرورش اور اس کے لحاظ سے ہی اس کی
تعداد مقرر کر لی جاتی ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب پسیکر! مسلم اصول ہے کہ 100 جانوروں کے لئے ایک
shepherd نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ کتنے ہیں کہ مسلم اصول نہیں اس کا۔ یہ بتا دیں کہ گورنمنٹ نے
کیا ضابطہ کاربنار کھا ہے کہ ایک shepherd کتنے جانوروں کے لئے چاہئے؟ جس طرح یہ طے ہے
کہ دو ڈنگھے مریع نہیں والے بلکہ کلمہ یادو گلے والے نہیں۔ یہ ذرا بتا دیں۔

جناب پسیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب پسیکر! یہ کوئی
معاملہ تو نہیں ہے۔ ضرورت کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے کوئی
فارمولہ نہیں ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب پسیکر! ایک specific rule ہے کہ کتنے مال پر ایک shepherd ہونا چاہئے وہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: As such کوئی
specific rule نہیں ہے کہ اتنے آدمی حفاظت کے لئے ضروری ہیں لیکن overall 30 فارمولہ ہے کہ 15 بھینسوں پر ایک آدمی ہوتا ہے۔ 100 بھیزوں پر ایک آدمی ہوتا ہے اور 30
گائے پر ایک چڑواہار کھا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود گو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب پسیکر! میں راجہ بشارت صاحب، وزیر قانون کو

مبارکباد دیتا ہوں کہ ماشاء اللہ انھوں نے پارلیمانی سیکرٹری خالد صاحب کی خوب رہنمائی فرمائی ہے۔ راجہ صاحب سارے سوالات میں ان کو dictate کرتے رہے ہیں۔ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے بڑا چھاشاگرد پیدا کیا ہے۔

جناب پسیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب پسیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال 2003 تا حال، مکملہ کو عطیہ میں ملنے والی گاڑیاں

اور استعمال سے متعلق تفصیل

*6567: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش

بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2003 سے آج تک مکملہ کو کن کن ممالک اور فلاجی اداروں نے کتنی گاڑیاں کس کس ماذل اور کمپنی کی کی ہیں؟ donate

(ب) یہ گاڑیاں اب کن کن افسران اور دفاتر میں زیر استعمال ہیں ان افسران اور دفاتر کے نام، عمدہ، گرید اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 2003 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت اور پڑوں پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، نیز ان گاڑیوں میں کتنی گاڑیاں خراب ہو چکی ہیں یا حادثہ کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی ہیں ان کے نمبر اور یہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال تھیں، ان کے نام، عمدہ، گرید اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) سال 2003 سے آج تک مکملہ لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کو کسی ملک اور فلاجی ادارے نے کوئی گاڑی کسی بھی ماذل اور کمپنی کی donate کی ہے۔

(ب) متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) متعلقہ نہیں ہے۔

سال 2003 تا حال، مکملہ لائیو سٹاک کے لئے خرید کردہ

ادویات سے متعلقہ تفصیلات

7317*: جناب سعیج اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) سال 2003 سے آج تک کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات کن کن پار ٹھیوں، فرموں، اداروں اور ملکوں سے جانوروں کے علاج و معالجہ کے لئے خرید کی گئیں؟
 (ب) اگر ان ادویات کی خرید کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تو اس کمیٹی میں شامل ممبر ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟
 (ج) اگر ان ادویات کی خرید کے لئے اخبار میں تشریف کی گئی تو ان کے نام اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی تھی نیز ان میں سے کتنے ملکی اور کتنے غیر ملکی اخبار ہیں؟
 (د) ادویات کی سپلائی کے لئے کس کس فرم، پارٹی، اداروں اور ملکوں نے ٹینڈر کتنی مالیت میں جمع کروائے کیا سپلائی کے لئے سب سے کم بولی دینے والی پارٹی کو آرڈر دیا گیا؟
 (ه) اگر ان خرید کرده ادویات کی چینگ کے لئے کسی لیبارٹری سے میسٹ کروایا گیا تھا تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

- (الف) سال 2003 سے آج تک جتنی مالیت کی جو جو ادویات جن جن پار ٹھیوں، فرموں، اداروں اور ملکوں سے جانوروں کے علاج و معالجہ کے لئے خرید کی گئیں ان کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) ادویات کی خرید کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹیوں کے ممبر ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) ان ادویات کی خرید کے لئے جن اخباروں میں تشریف کی گئی ان کے نام، ان کو جتنی رقم ادا کی گئی اور ان میں سے جتنے ملکی اور جتنے غیر ملکی اخبار ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ج)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ادویات کی سپلائی کے لئے جن فرموم، پارٹیوں، اداروں اور ملکوں نے ٹینڈر جتنی مالیت میں جمع کروائے۔ ان کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہاں! سپلائی کے لئے سب سے کم بولی دینے والی پارٹی کو آرڈر دیا گیا۔

(ه) ان خرید کردہ ادویات کی چیلنج کے جن لیبارٹریوں سے طیسٹ کروائے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ محکمہ کے سطاف، فنڈر اور فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل

*7735: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں محکمہ ہذا کے تحت کیا کیا کام ہو رہا ہے کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) سکیل وار عملہ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2004 اور 2005 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ لائیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے تحت جانوروں کا علاج معالج اور حفاظتی ٹیکہ جات لگائے جا رہے ہیں۔ جانوروں میں مصنوعی نسل کشی کے اعلیٰ نسل کے ٹیکہ جات کے جارہے ہیں۔ پولٹری پرندگان کی بروقت تشخیص کے لئے لیبارٹری قائم کی گئی ہے اور پولٹری فارمرز کو تشخیص کے علاوہ ان کے فارمز پر فنی مشاورت فراہم کی جاتی ہے۔ گورنر پنجاب کی ہدایت کے تحت دیکی بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے ویچ ویٹر زری ورکرز کی تربیت دی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خود روزگار پروگرام کے تحت کمرشل بنیادوں پر بھیر، بکریوں اور مرغیوں کے فارم میں کم از کم ۱۵٪ کمٹرے اور بچھڑے فربہ کرنے اور دودھ کی پیداوار میں اضافے کے لئے ضلع لاہور میں شرائط پر قرضہ جات حاصل کرنے کے لئے ان کو فنہ بیلٹی روپورٹ اور تکمیلی مشاورت

فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ کی قائم کردہ ہیلپ لائن کے ذریعے لا یو شاک کے مالکین فارمرز کی فنی و مشاورت و رہنمائی کے لئے مفت مشورہ جات فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں سکیل وار عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عمدہ	سکیل	تعداد
-1	ڈسٹرکٹ لا یو شاک آفیسر	18	1
-2	ڈپٹی ڈسٹرکٹ لا یو شاک آفیسر	18	3
-3	سینٹر دیڑنری آفیسر	18	1
-4	ویٹر نری آفیسر	17	52
-5	ایڈ من آفیسر	16	1
-6	سپر انڈنٹنٹ	16	1
-7	سینیونگ کرافر	12	1
-8	اسٹٹنٹ	11	5
-9	اے۔ آئی۔ سپروائزر	10	5
-10	سینٹر کلرک	07	7
-11	اے۔ آئی۔ ٹکنیشن	06	15
-12	ویٹر نری اسٹٹنٹ	06	59
-13	لیب اسٹٹنٹ	06	2
-14	فیڈ سیپلر	05	2
-15	جو نیز کلرک	05	10
-16	ڈرائیور	04	2
-17	دفتری	02	1
-18	نائب قاصد	01	5
-19	چوکیدار	01	13
-20	ہسپلپر	01	1
-21	سینٹری ورکر	01	8
-22	کلیٹل انڈنٹنٹ	01	4
-23	لیب انڈنٹنٹ	01	2

(ج) سال 05-2004 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تجوہ والاڈنس برائے عملہ	48,05,974/- روپے
2۔ بجٹ برائے مرمت ہسپتال وغیرہ	20,00,000/- روپے
3۔ دیگر اخراجات	
(I) والاڈنس برائے آمد و رفت	1,50,000/- روپے
(II) بجٹ برائے ادویات و اوزارات	31,00,000/- روپے
میزان	1,00,55,974/- روپے

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی اور تحقیقی کاموں سے متعلقہ تفصیل

*7854: شُخْ تنویر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز شی بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کب کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس وقت اس میں کن کن پرندوں اور جانوروں پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) اس وقت اس سنٹر میں کون کون سے جانور / پرندے ریسرچ کے لئے رکھے گئے ہیں؟

(د) مرغیوں کی مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے اس ریسرچ سنٹر نے پچھلے دو سال کے دوران جو جو اقدامات کئے ہیں، ان کی تفصیل دی جائے؟

(ه) مرغیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے یہ سنٹر کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی 1975 میں ایک ڈویلپمنٹ سکیم کے تحت پولٹری

ڈویلپمنٹ سنٹر، پنجاب راولپنڈی کے نام سے قائم کیا گیا بعد میں اس کا نام ڈائریکٹوریٹ

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، پنجاب، راولپنڈی رکھا گیا اس کا کل رقبہ 7 ایکڑ ہے۔

(ب) اس وقت پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں کمرشل بریڈ (نک چک)، فیومی اور

دیسی پرندوں پر ریسرچ ہو رہی ہے۔

(ج) اس وقت پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں کمرشل بریڈ (نک چک)، فیومی اور

دیسی پرندے ریسرچ کے لئے رکھے گئے۔

(د) مرغیوں کی مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی نے پہلے دو سالوں (05-06 & 03-04) کے دوران جو اقدامات کئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تعداد	اقدامات	نمبر شمار
24958	تشخیص امراض کے لئے مرغیوں کا پوسٹ مارٹم معائنه	-1
15175	جراثیم کی افزائش کا معائنه	-2
14269	متفرق معائنه جات (بائیو کمیکل ٹیسٹ)	-3
19163	مختلف انٹی باکٹریاک ادویات کے لئے اثرپذیری کا معائنه	-4
4220	ماکیوپلازمه معائنه جات	-5
7236	رانی کھیت کے لئے قوت مدافعت کا معائنه	-6
1056	گھریلو مرغ غبانی کے لئے مفت ادویات کی فراہمی	-7
آب قلب (انگارہ) کی بیماری کے لئے ویکسین کی فراہمی 1.996 میلین ڈوزز	آب قلب (انگارہ) کی بیماری کے لئے ویکسین کی فراہمی	-8
7432	مرغیوں میں انفلوائنزہ اسکی بیماری کے لئے قوت مدافعت کا معائنه	-9
فیلڈ ویٹر نری / پیرا ویٹر نری اور مرغیان حضرات کے لئے تربیتی کورسز اور سینیار کا انعقاد کیا گیا۔		

(ه) مرغیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی نے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر کھددی گئی ہے۔

پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں سٹاف اور آمدن و خرچ کی تفصیل

* شخ تنویر احمد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوارش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کی سال 04-05 اور 03-04 اور 05-06 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس وقت اس ریسرچ سنٹر پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس ریسرچ سنٹر میں کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈبیری ڈویلپمنٹ:

(الف) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی کی سال 04-2003 اور 05-2004 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن (میں روپے)	خرچ (میں روپے)
2003-04	56.71	14.18
2004-05	62.69	18.63

(ب) اس وقت پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں جتنی گاڑیاں اور جن کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں جتنی گاڑیاں اور جن کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ویٹر نری ہسپتال حویلی لکھا کٹاف اور کار کردگی کی تفصیل

7944*: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈبیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں ویٹر نری ہسپتال میں اس وقت کتنا ٹاف ہے اور موجودہ ٹاف اتنے بڑے علاقے کو کس طرح بینڈل کر رہا ہے، اتنے بڑے علاقے کو کنٹرول کرنے کے لئے متعلقہ انتظامیہ مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈبیری ڈویلپمنٹ:

سول ویٹر نری ہسپتال حویلی لکھا (اوکاڑہ) میں اس وقت ٹاف کی تعداد 6 ہے جبکہ اس ہسپتال کے ملحقہ علاقے میں موجود سول ویٹر نری ڈسپنسریوں میں تعینات ویٹر نری ٹاف جانوروں کے علاج معالجہ اور vaccination کی سویلیات فراہم کر رہا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے ایک پراجیکٹ سپورٹ سرو سزر برائے لائیوٹاک فارمرز ضلع اوکاڑہ میں لانچ کیا گیا ہے اس پراجیکٹ کے تحت ہر یونین کو نسل میں ایک ویٹر نری ڈسپنسری قائم کی گئی ہے اور ٹاف کی تعیناتی بھی مکمل ہو چکی ہے جس سے پورے علاقے میں ویٹر نری سرو سزر جانوروں کے علاج معالجہ اور vaccination کی سویلیات میں بہت بہتری آئے گی۔

پی پی-104 گوجرانوالہ میں قائم وزیر نری ہا سپتالز و دیگر تفصیلات

* 8071: چودھری اعجاز احمد سماں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-104 گوجرانوالہ میں قائم ہسپتال مویشی بتائے جائیں اور ان کارقبہ کتنا ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں نسل کشی کی سوتیں میسر ہیں؟

(ج) کس کس ہسپتال میں Horse Breeding اب نہ ہو رہی ہے وجہ بتائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) حلقہ پی پی-104 گوجرانوالہ میں قائم مویشی ہسپتال اور ان کارقبہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	رقبہ (کنال)
-----------	------------	-------------

13.4	وزیر نری ہسپتال و زیر آباد	-1
------	----------------------------	----

2	وزیر نری ہسپتال دھونکل	-2
---	------------------------	----

4	وزیر نری ہسپتال جوڑا سیاں	-3
---	---------------------------	----

3	وزیر نری ہسپتال سوہرہ	-4
---	-----------------------	----

4	وزیر نری ہسپتال سرام	-5
---	----------------------	----

(ب) حلقہ پی پی-104 کے تمام وزیر نری ہسپتاں میں نسل کشی کی سوتیں میسر ہیں۔

(ج) گوجرانوالہ کے کسی ہسپتال میں بھی Horse Breeding نہیں ہو رہی ہے پسکے ضلع کو نسل گھوڑے خریدنے کے لئے بجٹ مختص کرتی تھی لیکن اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں کرتی ہے اس لئے ہسپتاں میں ہارس بریڈنگ نہیں ہو رہی ہے۔

بماوپور، رحیم یار خان اور بماولنگر میں مویشی فارمز سے متعلقہ تفصیلات

* 8180: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بماوپور، رحیم یار خان اور بماولنگر میں محکمہ کے کتنے فارم کس کس جگہ اور کتنے کتنے رقبہ

پر ہیں تفصیل فارم وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان فارموں پر کون کون سے مویشی رکھے گئے ہیں، تفصیل فارم وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان فارموں کی سال 2004-05 اور 2005-06 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان فارموں کی کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے ان ناجائز قابضین کے نام، پناجات اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیڑھی ڈویلنمنٹ:

(الف) لائیوٹاک اینڈ ڈیڑھی ڈویلنمنٹ کے ضلع بہاولپور میں ایک اور ضلع بہاولپور میں دو گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارمز ہیں جبکہ ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کا کوئی لائیوٹاک فارم نہ ہے ان فارموں کے نام، جگہ اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام / جگہ	رقبہ (ایکڑ)
-----------	-----------	-------------

1304	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم چک کٹورہ (حاصل پور)	بہاولپور
------	---	----------

5200	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم جوگیت پیر ضلع بہاولپور	-2
------	--	----

627.5	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم ہارون آباد ضلع بہاولپور	-3
-------	---	----

(ب) ان فارموں پر جو مویشی رکھے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	نیل راوی	ٹیڈی	سیل	چوتانی	پچ
-----------	----------	----------	------	-----	--------	----

-1	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم	622	558	-	-	چک کٹورہ
----	-------------------------------	-----	-----	---	---	----------

639	357	-	-	-	-	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم
-----	-----	---	---	---	---	-------------------------------

-2						جوگیت پیر
----	--	--	--	--	--	-----------

-3				511	305	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک
----	--	--	--	-----	-----	--------------------------

(ج) ان فارموں کی سال 2004-05 اور 2005-06 (اپریل) کی آمدن اور خرچ کی تفصیل

درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	سال	آمدن (روپے)	خرچ (روپے)
1	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک فارم	2004-05	/-	1,31,21,999/-
				1,32,24,234
		2005-06		1,06,10,923/-
			17,24,542/-	(اپریل 2006)
2	گورنمنٹ تجرباتی لائیوٹاک	2004-05		1,21,58,812/-
		2005-06		53,14,000/-
			21,63,668/-	(اپریل 2006)
				92,34,209/-

97,50,375/-	61,02,908/-	2004-05	گورنمنٹ تجرباتی لاپیوٹاک فارم	3
62,73,068/-	51,24,328/-	2005-06	ہارون آباد (اپریل 2006)	

(د) گورنمنٹ تجرباتی لاپیوٹاک فارم چک کٹورہ اور ہارون آباد پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے تاہم جو گیت پیروں فارم پر خادم حسین ولد اللہ رکھا بلوچ تحصیل خیر پور نامیوالی موضع جو گیت پیروں ضلع بہاولپور نے فارم کی 25 اکیڑز میں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جس کا کیس ای۔ ڈی۔ او۔ (ریونیو) کی عدالت میں زیر سماحت ہے۔

صلع جھنگ میں مکملہ کے فارمز سے متعلقہ تفصیلات

* 8191: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) جھنگ میں مکملہ کے کتنے فارم ہیں اور یہ کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر ہیں، تفصیل فارم وار فراہم کی جائے؟
- (ب) ان فارموں پر کون کون سے مویشی رکھے گئے ہیں تفصیل فارم وار فراہم کی جائے؟
- (ج) ان فارموں میں سے کتنے ریسرچ سنٹر ہیں؟
- (د) ان فارموں کی سال 05-2004 اور 06-2005 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(ه) ان فارموں کی کتنی اراضی ناجائز قابضیں کے پاس ہے ان ناجائز قابضیں کے نام، پتاباجات اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع جھنگ میں مکملہ لاپیوٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے دو فارم ہیں ان کے نام، جگہ اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / جگہ	رقبہ
1-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں کوٹ امیر شاہ تحصیل چنیوٹ 198 اکیڑ	صلع جھنگ
2-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ تحصیل و ضلع جھنگ 597 اکیڑ	

(ب) ان فارموں پر کوئی سرکاری جانور نہیں ہے کیونکہ ساری زمین مزارعین کے پاس ہے تاہم کوٹ امیر شاہ فارم پر مزارعین کے پاس 98 گاہیں اور 169 بھیں ہیں جبکہ شاہ جیونہ فارم پر مزارعین کے پاس 64 گاہیں، 148 بھیں، 143 بھیں اور 45 بکریاں ہیں۔

(ج) ان فارموں پر کوئی ریسرچ سنتر نہیں ہے۔

(د) ان فارموں کی آمدن اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام فارم	سال	خرچ (روپے)	آمدن (روپے)
گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں	2004-05	5,19,000/-	6,15,179/-
کوٹ امیر شاہ	2005-06	1,84,682/-	6,34,526/-
(اپریل 2006)			
گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں	2004-05	16,18,000/-	11,24,464/-
(اپریل 2006)	2005-06	9,44,390/-	11,13,297/-

(ه) ان فارموں پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

سمین پر ڈکشن یونٹ قادر آباد سے متعلق تفصیل

*8234: سید حسن مرتفعی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز شیخ بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سمین پر ڈکشن یونٹ قادر آباد سا ہیوال کتنے رقمہ پر قائم ہوا تھا؟

(ب) اس فارم کے زیر استعمال کتنا رقمہ ہے اور کتنا ناجائز قابضین کے پاس ہے، ناجائز قابضین کے نام اور رقمہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس فارم پر کون کون سے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) اس فارم کی اراضی پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں؟

(ه) اس فارم سے کن کن جانوروں کا مادہ تولید حاصل کیا جاتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) سمین پر ڈکشن یونٹ قادر آباد سا ہیوال 285 ایکڑے پر قائم ہوا تھا۔

(ب) اس فارم پر 205 ایکڑے زیر کاشت رقمہ ہے اور باقی ماندہ رقمہ پر ایڈ من بلاک، دفاتر، رہائشی کالوںی، جانوروں کے شیڈ، سٹور، سڑکیں، سرکاری کھال، راجباہ اور جنگلات ہیں۔ اس

- فارم کے رقبہ پر کوئی بھی ناجائز قاضین نہ ہیں۔
- (ج) اس فارم پر نیلی راوی، ساہیوال اور کراس بریڈ کے نر جانور رکھے گئے ہیں۔
- (د) اس فارم کی اراضی پر زیادہ تر سبز چارہ، بر سیم، جنی، مکنی، سور گھم، گنا اور سدا بمار کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔
- (ه) اس فارم سے نیلی راوی، ساہیوال اور کراس بریڈ کے نر جانوروں کا مادہ تولید حاصل کیا جاتا ہے۔

پی پی۔ 189 اوكاڑہ۔ ویٹر نری ہسپتالوں

اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8345: میاں محمد اصغر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈیلوپمنٹ از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 189 اوكاڑہ میں کتنے ویٹر نری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2003 سے آج تک اس حلقہ میں کون کون سی نئی ڈسپنسریاں بنائی گئیں، ان کے نام، تخمینہ لاغت اور ٹھیکیدار کے نام کی تفصیل دی جائے؟

(ج) جو نئی ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی ہیں یا کی جا رہی ہیں کیا حکومت ان میں استعمال ہونے والے میٹریل کی چیکنگ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں؟

(د) کتنی ڈسپنسریوں کی عمارت ناقص میٹریل کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کے ذمہ دار محکمہ کے کون کون سے ملاز میں اور ٹھیکیدار ہیں اور ان کے خلاف حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈیلوپمنٹ:

(الف) پی پی۔ 189 اوكاڑہ میں اس وقت ایک ویٹر نری ہسپتال گوگیرہ اور تین ویٹر نری ڈسپنسریاں جو کہ برج جیویخان اور R-3/48 کام کر رہی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2003 سے مئی 2006 تک سپورٹ سروسز پر اجیکٹ برائے لا یو سٹاک فارم ز کے تحت اس حلقہ میں جو نئی ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں ان کے نام، تخمینہ لاغت

اور ٹھیکیداروں کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شار	نام ٹھیکیدار	نام ویٹر زری ڈسپرسری	رقم تخفینہ (روپے)	
	محمد ارشد	6,73,000/-	45/G.D	-1
	اسلم طور	6,73,000/-	اکبر	-2
	رانا عقیل ازر	6,73,000/-	برچ جیو بخان	-3
	محمد ارشد	6,73,000/-	48/3.R	-4
	محمد عباس	6,73,000/-	40/3-R	-5
	محمد سعید بھٹی	6,73,000/-	فتح پور	-6
	مرزا محمد طیف	6,73,000/-	جبوکہ	-7
	سلام خان	6,73,000/-	بی بی پور	-8
	برہان خان	6,73,000/-	20/G.D	-9
	راو عبد اللہ	6,73,000/-	مردانی	-10

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور کاؤنٹی تعمیر شدہ ویٹر زری ڈسپرسریوں کے میٹریل کو فرداً فرداً آپریک کروارہی ہے۔

(د) نئی ڈسپرسریاں ابھی محکمہ بلدگ کے زیر نگرانی تعمیر ہو رہی ہیں ان کی عمارت کمل نہیں ہوئیں اور نہ ہی محکمہ لائیو سٹاک کے حوالے کی گئی ہیں۔

جہانگیر آباد فارم کچا کھوہ خانیوال۔ ملازمین
اور سرکاری رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

*8347: مخدوم سید محمد مختار حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولی پیٹنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جہانگیر آباد فارم کچا کھوہ (خانیوال) میں تعینات ملازمین کے نام، عمدہ، گرید اور اس جگہ عرصہ تعینات کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں سے جن ملازمین کو حکومت کی طرف سے سرکاری رہائش فراہم کی گئی ان کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل دی جائے؟

(ج) جن ملازمین کو یہ سرکاری رہائش گاہیں الٹ کی گئی ہیں ان کی request پر الٹ ہوئی ہیں یا محکمہ نے خود الٹ کی ہیں؟

(د) ان رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ه) کیا کسی ملازم کو بغیر request کے الٹمنٹ کی جاسکتی ہے اگر ہاں تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت ؟

(و) اگر کوئی رہائش گاہ خستہ اور ناقابل استعمال ہے تو ان کے الٹی ملازم کون ہیں اور ان کو رہائش گاہیں الٹ کرنے کی وجہات کیا ہیں ؟

(ز) کیا حکومت ناقابل استعمال سرکاری رہائش گاہیں فوری طور پر خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں ؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

(الف) جمانگیر آباد فارم کچکوہ (خانیوال) میں تعینات ملازم میں کے نام، عمدہ، گرید اور اس جگہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جمانگیر آباد فارم پر جن ملازمین کو حکومت کی طرف سے سرکاری رہائش فراہم کی گئی ہیں۔ ان کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ملازمین کو یہ سرکاری رہائش گاہیں ان کی request پر الٹ کی گئی ہیں۔

(د) ان رہائش گاہوں کی الٹمنٹ کا طریقہ کاری یہ ہے کہ ملازمین آفیسر مجاز کو درخواست دیتے ہیں درخواست کی منظوری کے بعد رہائش الٹ کر دی جاتی ہے۔

(ه) کسی بھی ملازم کو اس کی request کے بغیر الٹمنٹ نہیں کی جاتی۔

(و) فارم پر کوئی بھی رہائش گاہ خستہ اور ناقابل استعمال نہ ہے۔

(ز) فارم پر کوئی بھی رہائش گاہ خستہ اور ناقابل استعمال نہ ہے۔

صلع خانیوال میں قائم مویشی فارموں، سٹاف اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*8348: محمد و م سید محمد مختار حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ ازراہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلع خانیوال میں کتنے مویشی فارم کس کس جگہ ہیں ؟

(ب) یہ فارم کتنے رقبہ پر قائم ہوئے تھے، اس وقت ان کے زیر قبضہ زمین کی تفصیل فارم وار فراہم کی جائے ؟

(ج) جماں گیر آباد فارم کچا کھوہ اور اللہ داد فارم جہانیاں کتنے رقبے پر مشتمل ہیں، ان میں کون کون سے مویشی ہیں؟

(د) ان دونوں فارموں کی سال 2003-04، 2004-05 اور 2005-06 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ه) ان فارموں پر تعینات ملازمین کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل دی جائے؟ وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈپلمینٹ:

(الف) ضلع خانیوال میں محلہ لاہیوٹاک کے تین مویشی فارم گورنمنٹ تجرباتی فارم اللہ داد، جماں گیر آباد اور درکھانہ ہیں۔

(ب) ان فارموں کے رقبے اور زیر قبضہ زمین کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	کل رقبہ (اکر)	خود کاشت	زیر قبضہ زمین (اکر)	مزارعین ناقابل کاشت، سڑکیں / عمارات وغیرہ
1319		379	418	2116	1
1779		325	1269	3373	2
2570		240	-	2810	3

(ج) جماں گیر آباد فارم کچا کھوہ اور اللہ داد فارم جہانیاں کے رقبے اور ان پر رکھے گئے مویشیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	کل رقبہ (اکر)	مویشی
1	گورنمنٹ تجرباتی فارم اللہ داد	2116	لوہی بھیڑیں، بیتل بکریاں
2	گورنمنٹ تجرباتی فارم جماں گیر آباد	3373	ساہیوال گائے، حصار ڈیل اور لوہی بھیڑیں

(د) جماں گیر آباد اور اللہ داد فارموں کی سال 2003-04، 2004-05 اور 2005-06 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام فارم	سال (2005-06)	سال (2004-05)	سال (2003-04)
1	گورنمنٹ تجرباتی فارم اللہ داد آمدن (ملین روپے)	5.241	5.249	5.086
	اخراجات (ملین روپے)	4.989	6.243	4.361
2	گورنمنٹ تجرباتی فارم جماں گیر آباد آمدن (ملین روپے)	19.099	16.820	14.973
	اخراجات (ملین روپے)	21.984	21.565	19.015

(ہ) ان فارموں پر تعینات ملازمین کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں بڑھا اور اس سے ہونے والے نقصانات سے متعلق تفصیلات
8391*: جناب ارشد محمود گلو: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں آج تک بڑھا کی جن جن پولٹری فارموں میں تصدیق ہوئی ہے ان کی ضلع وار لست فراہم کریں؟

(ب) یکم جنوری 2006 سے آج تک بڑھا کی وجہ سے پولٹری انڈسٹری کے نقصان کا کتنا اندازہ حکومت نے لگایا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بڑھا کی وجہ سے پولٹری انڈسٹری تباہ ہو چکی ہے؟

(د) کیا حکومت پولٹری فارم مالکان کے قرضہ جات معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) صوبہ میں 18۔ جولائی 2006 تک بڑھا کی جن جن پولٹری فارموں میں تصدیق ہوئی ہے ان کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2006 سے 18۔ جولائی 2006 تک بڑھا کی وجہ سے مرغیوں کی اموات کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں تقریباً 10 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے جبکہ پوری پولٹری انڈسٹری کو تقریباً 10 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ بڑھا کی وجہ سے پولٹری انڈسٹری تباہ ہو چکی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں 16,727 پولٹری فارموں میں سے صرف 12 فارمز بڑھا کے متاثر ہوئے ہیں جن فارمر حضرات نے بائیو سکیورٹی اور vaccination پروگرام کا خاص خیال رکھا وہاں بڑھا کے واقعات نمودار نہیں ہوئے تاہم پولٹری کے مارکیٹ ریٹائلر ہونے کی وجہ سے پولٹری فارمز کو کافی نقصان ہوا۔

(د) پولٹری فارم مالکان کے قرضہ جات معاف کرنے کا کوئی موضوع زیر بحث نہیں ہے تاہم حکومت نے برڈ فلو سے متاثر پولٹری فارمرز کے نقصان کی تلاشی کے لئے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے جس کی سفارشات پر پولٹری فارمرز کے نقصان کا زالہ کیا جائے گا۔

مویشی فارم رکھ ڈیرہ چاہل لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*8423: حاجی محمد اعجاز۔ کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز ش بیان

فرمائیں گے کہ:

(الف) مویشی فارم رکھ ڈیرہ چاہل لاہور کب، کتنے رقبہ پر قائم ہوا تھا اور اس وقت اس کا کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ کن کن لوگوں کو الٹ یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے یا تاجراز قبضہ لوگوں نے کر رکھا ہے؟

(ج) اس فارم پر رکھے گئے مویشیوں کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس فارم پر تعینات ملازمین کے نام، عمدہ اور گرید بیان فرمائیں؟

(ه) اس فارم کے سال 2005-2004 اور 2006-2005 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ ڈیرہ چاہل 1980 میں 1705 ایکڑ پر قائم کیا گیا تھا موجودہ رقبہ بھی 1705 ایکڑ ہے۔

(ب) گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ ڈیرہ چاہل کے کل رقبہ میں سے 150 ایکڑ رقبہ نایاب فیصل آباد کولیز پر دیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی کو کوئی رقبہ ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا اور نہ ہی کوئی ناجائز قابل ہے۔

(ج) اس فارم پر رکھے گئے جانوروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نیل روی بھینسیں 229

دوغلی نسل کی گائیں 183

(د) اس فارم پر تعینات ملازمین کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس فارم کے سال 05-2004 اور 06-2005 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن (روپے)	خرچہ (روپے)	سال
54,41,849/-	1,26,56,367/-	2004-05
72,32,601/-	1,22,72,777/-	2005-06

بہاولپور۔ ویٹر نری ہسپتال کی شر سے باہر منتقلی

*8552: محترمہ پروفیں مسعود بھٹی۔ کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں ویٹر نری ہسپتال شر کے وسط اور سبزی منڈی کے بالکل ساتھ ہونے کی وجہ سے دیہی آبادی کے لوگوں کو مویشیوں کے علاج معالجہ کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مویشیوں کی نقل و حرکت کے لئے بہت دشواری ہوتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ماحول کو آلو دگی سے بچانے اور دیہی عوام کی سولت کی خاطر اس ویٹر نری ہسپتال کو شر سے باہر منتقل کرنے کا رادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ شفاخانہ حیوانات بہاولپور شر کے وسط میں واقع ہے بلکہ یہ شر کے شمالی حصے میں واقع ہے دیہی آبادی کے لوگوں کو مویشیوں کے علاج معالجہ کی سولت یونین کو نسل سطح پر میا کی جا رہی ہے۔ شر کے ارد گرد کے لوگوں کو علاج معالجہ کی سولت میں کوئی دشواری نہیں ہے۔ شر کے علاقے میں پائے جانے والے جانوروں کی نقل و حرکت میں کوئی دشواری پیش نظر نہیں آ رہی ہے کیونکہ شر کے جانور شور و غل کے عادی ہوتے ہیں اس کے علاوہ جانور تو جانور ہوتا ہے اسے قابو کرنا پڑتا ہے اور ہسپتال شر میں ہونے کی وجہ سے شر کے چاروں اطراف سے آنے والے لوگوں کو یہاں سولت میسر ہے۔

(ب) شفاخانہ حیوانات بہاولپور کا ماحول کی آلو دگی سے واسطہ نہ ہے کیونکہ مولیشی الغرض علاج معالجہ ہسپتال میں لائے جاتے ہیں اور اسی وقت والپس چلے جاتے ہیں جہاں تک دیہی

عوام کی سولت کا تعلق ہے شر کے چاروں اطراف سے آنے والوں کو یہاں سفر کرنا پڑتا ہے اور اگر ہسپتال شر سے باہر ایک طرف منتقل کر دیا جائے تو دوسرا جانب سے آنے والے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا ہسپتال شر کے باہر منتقل کرنا نہ تو درست ہو گا اور نہ ہی عوام کے مفاد میں ہو گا۔

ویٹر نری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور۔ بجٹ، ادویات اور ریسرچ سے متعلقہ تفصیل

*8564: سردار پرویز حسن نکی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹر نری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں جانوروں کی کن کن بیماریوں کے علاج کے لئے ادویات تیار کی جاتی ہیں؟

(ب) گزشتہ تین مالی سالوں میں اس انسٹیٹیوٹ کا بجٹ کتنا تھا اور مالی سال 2006-07 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ مالی سالوں میں ریسرچ کے لئے کتنی رقوم مختص کی گئی اور کتنی نئی ادویات تیار کی گئیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ویٹر نری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں جانوروں کے علاج کے لئے ادویات نہیں تیار کی جاتیں بلکہ جانوروں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے اور ان سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ویکسین تیار کی جاتی ہیں جن کی تفصیل صمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ تین مالی سالوں میں اس انسٹیٹیوٹ کا بجٹ اور مالی سال 2006-07 کے بجٹ کی تفصیل (روپے میں) درج ذیل ہے۔

2006-07	2005-06	2004-05	2003-04
7,63,83,000	6,27,86,000	5,62,42,000	52,41,800

(ج) گزشتہ پانچ مالی سالوں میں ریسرچ کے لئے جتنی رقوم مختص کی گئی اور جو نئی حفاظتی ویکسین تیار کی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2005-06	2004-05	2003-04	2002-03	2001-02
55,10,000	75,24,000	71,41,000	67,82,000	29,77,000

نمبر شمار	نام و یکسین
-1	پی پی آر (Peste Despetits Rumenant)
-2	برڈ فلو (Bird Flu H5 N1)
-3	گبورو (Infectious Bursal Disease I.B.D.)
-4	(دیسکلی مرنگوں کے لئے رانی کھیت کی ویکسین (Nescastle Disease) (Vaccine, Scavenger for rural poultry)

صلع قصور۔ ویٹر نری ڈسپنسریوں، ادویات

اور علاج معالجہ سے متعلق تفصیل

*8565: سردار پرویز حسن نکھی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ ازراہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صلع قصور میں جنوری 2005 سے آج تک کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مدد میں کتنا رقم رکھی گئی اور کتنا خرچ کی گئی؟

(ج) صلع میں اس وقت کل کتنا ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور مزید کتنا ڈسپنسریاں کب تک کام قائم کرنے کا رادہ ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

(الف) صلع قصور میں جنوری 2005 سے 31۔ جولائی 2006 تک 1,79,167 جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) سال 2005-06 میں ادویات کی مدد میں 41,96,000 روپے رکھے گئے تھے جبکہ 41,94,602 روپے خرچ کئے گئے۔

(ج) صلع قصور میں اس وقت 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جبکہ سال روای 2006-07 سے صلع قصور کو سپورٹ سرو سزر برائے لائیوٹاک فارمز فیز III میں شامل کیا جا رہا ہے جس کے تحت صلع بھر میں یونین کو نسل کی سطح پر کل 69 ویٹر نری ڈسپنسریاں اگلے تین سالوں میں تعمیر کی جائیں گی جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صلع گو جر انوالہ۔ مکملہ امور پرورش حیوانات کے فنڈز،
عملہ اور کارکردگی کی تفصیل

*8608: لالہ شکیل الرحمن (ایڈ وو کیٹ) کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ

از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صلع گو جر انوالہ میں مکملہ ہذا کے تحت کیا کیا کام ہو رہا ہے کیا سمولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) سکیل وار عملہ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2004-05 اور 2005-06 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈولیپمنٹ:

(الف) اس وقت صلع گو جر انوالہ میں مکملہ لائیو شاک اینڈ ڈیری ڈولیپمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے اور جو سمولیات فراہم کی جا رہی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ بیمار اور زخمی جانوروں کو علاج معالجہ کی سولت فراہم کرنا

2۔ جانوروں کو متعدد بیماریوں سے محفوظ کرنا

3۔ مصنوعی نسل کاشی کے ذریعے بریدنگ کی سمولیات فراہم کرنا

4۔ مذبحہ خانہ میں گوشت کا معاملہ کرنا۔

5۔ لائیو شاک کی ترقی کے لئے فارمرز کو مشورہ دینا، ضروری تربیت فراہم کرنا اور نئی ٹکنیکاں کی تعارف کروانا۔

6۔ جانوروں کی نمائش اور مقابلہ کروانا کہ لوگوں میں لائیو شاک کا شعور پیدا ہو۔

اس کے علاوہ مکملہ لائیو شاک کے تحت صلع گو جر انوالہ میں پنجاب گورنمنٹ کے پر اجیکٹ سپورٹ سرو سزر فار لائیو شاک فارمرز میں یونین کو نسل کی سطح پر 54 ڈسپنسریوں کی عمارت زیر تعمیر ہے اور تھصیل کی سطح پر تین موبائل ڈسپنسریوں کا افتتاح ہو چکا ہے۔

(ب) صلع گو جر انوالہ میں مکملہ لائیو شاک کے تحت عملہ کی سکیل وار تفصیل ضمیمہ (الف)
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 05-2004 اور 06-2005 کی طرف سے فراہم کردہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	تخصیص (روپے)	دیگر اخراجات (روپے)	نحوہ عملہ (روپے)
2004-05	3,00,83,000/-	34,24,000/-	2,66,59,000/-
2005-06	4,43,43,000/-	1,03,58,000/-	3,39,85,000/-

سیمن پر وڈکشن یونٹ قادر آباد بھرتی کی تفصیل

*8660: ملک محمد اقبال چنڑی کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نواز ش بیان

فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیمن پر وڈکشن یونٹ قادر آباد سماں یوال میں مختلف اسامیوں کے لئے مئی / جون 2006 میں ٹیکسٹ / انٹرو یو منعقد ہوئے یہ اسامیاں کس سکیل کی کون کون سی تھیں؟

(ب) ان اسامیوں پر بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عمدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائیل، پتاباجات کی تفصیل نیزاں کی تعلیمی اسناد کی نقل فراہم کریں؟

(ج) یہ بھرتیاں جن افسران کی زیر نگرانی ہوئیں ان کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل دی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتیاں میراث پر ہوئیں تو میراث لست فراہم کریں نیز میراث بنانے کا طریقہ کارکیا تھا؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ درجہ چہارم کی اسامی بل اٹھنٹ کی بھرتی کے لئے محمد سعید اختر ولد محمد جمیل نے ٹیکسٹ / انٹرو یو دیا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میٹرک پاس نوجوان کو میراث پر آنے کے باوجود بھرتی نہیں کیا گیا؟

(ز) اس کو بھرتی نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں؟

(ح) کیا حکومت اس کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں توکب تک، نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈپارٹمنٹ:

(الف) یہ درست ہے کہ سمین پر ووڈکشن یونیٹ قادر آباد میں مندرجہ ذیل اسمیوں پر بھرتی کے لئے مورخ 29-05-2006 کا انٹرویو / ٹیسٹ ہوئے تھے۔

نمبر شمار	نام اسامی	پے سکیل	تعداد اسامی
2	ویٹر زری استٹنٹ لبی پی ایس۔ 6	لبی پی ایس۔ 6	-1
1	لیبارٹری استٹنٹ لبی پی ایس۔ 6	لبی پی ایس۔ 6	-2
3	ٹریکٹر ڈرائیور لبی پی ایس۔ 5	لبی پی ایس۔ 5	-3
20	بل انینڈنٹ لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-4
5	بیدار لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-5
1	مالی لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-6
2	فاؤر کٹر لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-7
1	کیمیل انینڈنٹ لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-8
2	سوپر پر لبی پی ایس۔ 1	لبی پی ایس۔ 1	-9

(ب) جواب (الف) کے انٹرویو / ٹیسٹ کے نتیجہ میں صرف ویٹر زری استٹنٹ 2 عدد اور ٹریکٹر ڈرائیور تین عدد بھرتی ہوئے تھے۔ افراد کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسکل اور پتا جات کی تفصیل درج ذیل ہے ان کی تعلیمی اسناد کی نقول ختمیہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام پتا	عمدہ / گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسکل
1	محمد ندیم بابر	ویٹر زری استٹنٹ	میٹرک، ایف۔ اے مجودہ VA کورس کا سرٹیکٹ	سائبیوال
	ولد محمد رفیق	لبی پی ایس۔ 6		
	چک نمبر R-55/4			
	تحصیل و ضلع سائبیوال			
2	محمد زیر ولد	ویٹر زری استٹنٹ	میٹرک، ایف۔ اے مجودہ VA کورس کا سرٹیکٹ	پاکستان
	چک 56/E.B. تحصیل	لبی پی ایس۔ 6		
	عارف والا ضلع پاکستان			
3	محمد یلیں ولد	ٹریکٹر ڈرائیور	ٹریکٹر ایچٹی وی لا سنس اور پانچ سالہ تجربہ	اوکاڑہ
	محمد افضل	لبی پی ایس۔ 5		
	موضع کوہہ تحصیل و ضلع			
	اوکاڑہ			

4.	شفقت علی ولد فرزند علی چک نمبر-R-76/5 تخلیل و ضلع ساہیوال	ٹریکٹر ائیر میور لیپی ایس-5	ٹریکٹر ائیر میور لیپی ایس-5	ٹریکٹر ائیر میور لیپی ایس-5
5.	محمد رمضان ولد فرزند علی چک نمبر-R-76/5 تخلیل و ضلع ساہیوال			

(ج) یہ بھرتیاں جن افران کی زیر نگرانی ہوئیں ان کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل درج ذیل ہے۔

-1 ڈپٹی سینکڑی ایڈمن (گرید نمبر 18) گورنمنٹ آف پنجاب لا یو شاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈپارٹمنٹ لا ہور

-2 ڈپٹی ڈائریکٹر ہمیڈ کوارٹر (گرید نمبر 18) ڈائریکٹوریٹ آف بریڈا مپرومنٹ لا یو شاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈپارٹمنٹ لا ہور

-3 ڈپٹی ڈائریکٹر (گرید نمبر 18) سیمن پروڈکشن یونٹ قادر آباد ضلع ساہیوال۔

-4 استنسٹ ڈائریکٹر (گرید نمبر 18) سیمن پروڈکشن یونٹ قادر آباد ضلع ساہیوال۔

(د) یہ مذکورہ بالا بھرتیاں عین بھلاتی گورنمنٹ آف پنجاب لا ہور کی ہدایت سر کل نمبر SO RN (S&GAD) 10-1-03 بتارن 17-09-04 کے تحت میرٹ کی بنیاد پر کی گئی تھیں میرٹ بنانے کا طریقہ کار اور میرٹ لسٹ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) یہ بھی درست ہے کہ درجہ چمارم کی اسمی بل اینڈنٹ کی بھرتی کے لئے محمد سلیم اختر ولد محمد جمیل نے ٹمیٹ / انٹرو یو دیا۔

(و) یہ درست نہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بنیادی سکیل نمبر 1 کی بل اینڈنٹ کی 20 عدد اسمیوں کے لئے کل 146 درخواستیں موصول ہوئی تھیں جن میں امیدواران جیسا کہ میرٹ لسٹ سے عیاں ہے بی۔ اے، ایف۔ اے، میٹرک کی تعلیمی قابلیت کے حامل بھی تھے میرٹ لسٹ پر محمد سلیم اختر ولد محمد جمیل میاں چنوں ضلع خانیوال 31 ویں نمبر پر ہے جو کہ لسٹ کے سیریل نمبر 60 پر موجود ہے۔ بنیادی سکیل نمبر 1 تا 4 کی اسمیوں کے لئے بھرتی بروئے گورنمنٹ آف پنجاب لا یو شاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب

لاہور مراسلہ نمبری SO(E-II)L&DD/1-32/2004 تاریخ 26-06-2005 منسوخ کر دی گئی۔ جس کی وجہ سے سکیل نمبر 1 تا 4 پر کسی بھی امیدوار کو بھرتی نہ کیا جاسکا۔ پنجاب گورنمنٹ کی مذکورہ چھٹھی کی نقل صنیعہ (ج) ایوان کی میز پر کھدی گئی ہے۔

- (ز) اس کا جواب جز (د) اور (و) میں دے دیا گیا ہے۔
 (ح) اس کا جواب جز (د) اور (و) میں دے دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور کینٹ، محکمہ لائیوٹاک کی اراضی کی فروخت سے متعلق تفصیل

414: محترمہ شاہین عتیق الرحمن: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیوری ڈویلپمنٹ ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کینٹ میں واقع محکمہ لائیوٹاک کی اراضی فروخت کر دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنے ایکڑ اراضی فروخت کی گئی یا اس کا انتقال کیا گیا ہے؟
 (ج) مذکورہ اراضی کے نئے مالکان کے نام اور پتانچات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیوری ڈویلپمنٹ:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور کینٹ میں واقع محکمہ لائیوٹاک کے زیر کنٹرول ینیمل نیوٹریشن سنٹر اور گورنمنٹ لائیوٹاک فارم مویشیاں رکھ ڈیروہ چاہل کی اراضی فروخت کر دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لائیوٹاک کی اراضی فروخت نہ کی گئی ہے۔
 (ج) مذکورہ اراضی محکمہ لائیوٹاک کے پاس ہے۔

UNIVERSITY OF V&AS, LAHORE DETAIL OF TEACHERS, STUDENTS EXPENDINGITURE

599: MADAM SHAHEEN ATTIQ-UR-RAHMAN: Will the Minister for Livestock and Dairy Development be pleased to state that:

- (a) What is the number of Academic staff at University of Veterinary and Animal Sciences, Lahore?
- (b) What is the number of students?
- (c) What is the expenditure per student?
- (d) What is the age of present Vice Chancellor?

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) یونیورسٹی آف ڈیر نری اینڈ یمنیل سامنسر، لاہور میں موجودہ تدریسی اسائزہ اکرام کی تعداد 109 ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ڈیر نری اینڈ یمنیل سامنسر لاہور میں طلباء کی تعداد براۓ سال 2006-07 کے لئے 1864 ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں فی طالب علم خرچہ میلے 52364 روپے سالانہ ہے۔

(د) موجودہ والی چانسلر صاحب کی عمر مورخ 09-09-2006 تک 72 سال 6 ماہ ہے۔

اراکین اسٹبلی کی رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسٹبلی سے کھوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسٹبلی: بسم اللہ الرحمن الرحيم مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف ممبر صوبائی اسٹبلی پنجاب پی پی۔ 123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-

”گزارش ہے کہ میں مورخہ 17۔ جون 2006 سے 4۔ جولائی 2006 تک

بیرون ملک ہونے کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ براہ مریانی!

درج بالاتوar تھے کے ایام کی رخصت دی جائے۔“

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

”مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔“

(رخصت منظور ہوئی)

سید عباس مجی الدین

سیکرٹری ای اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید عباس مجی الدین ممبر صوبائی ای اسمبلی پنجاب پی پی۔ 19
کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-

"It is submitted that I will not be able to attend the Assembly session from 2nd October, to 6th October, 2006 due to medical reasons. It is therefore requested that leave may please be granted for the above mentioned period."

Thanking you.

جناب پیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری ای اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل ممبر صوبائی ای اسمبلی پنجاب ڈبلیو۔ 347 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:-

"It is respectfully submitted that due to some personal reasons I am busy and unable to attend the currently ongoing 26th session of the Assembly. Leave for the same may kindly be granted."

جناب پیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طاہرہ منیر: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! کل کے اخبار میں یہ خبر چھپی ہے کہ ملک بھر میں لاکھوں فرزندان اسلام اعتکاف پر بیٹھ گئے۔ پنجاب بھر میں اعتکاف پر بیٹھنے والوں کی چھان بین شروع ہو گئی ہے۔ ملکی تاریخ میں پہلی بات حکومت کی طرف سے پنجاب بھر میں اعتکاف پر بیٹھنے والوں کے شناختی کارڈز اور دیگر کوائف جمع کئے جا رہے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان میں متعلقہ تھانوں کی حدود میں واقعہ مساجد کے اندر اعتکاف بیٹھنے والوں کے مکمل پتے اور ان کے شناختی کارڈز کی فوٹو کا پیاس حاصل کی گئی ہیں۔ پولیس نے مکمل طور پر ریکارڈ تیار کر لیا ہے۔ اس طرح اعتکاف پر بیٹھنے والوں کے کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور جو لوگ دن رات ڈال رہے ہیں اور جو مجرم ہیں ان کے لئے تو حکومت کچھ نہیں کر رہی اور جو لوگ اعتکاف پر بیٹھ رہے ہیں اور مذہبی فریضہ ادا کر رہے ہیں ان کے لئے یہ کیا کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ امر یکہ کو خوش کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ اخباری خبر کو بنیاد بنا رہی ہیں۔ یہ کوئی مصدقہ خبر نہیں ہے۔ لہذا آپ کا یہ پونٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

توجه دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ جی، سید احسان اللہ وقار!

گرین ٹاؤن لاہور ہتھوڑا / پتھر گروپ کے ہاتھوں
ہلاک و زخمی افراد سے متعلقہ تفصیل

771 سید احسان اللہ وقار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہتھوڑا / پتھر گروپ کے ہاتھوں حال ہی میں گرین ٹاؤن لاہور میں اب تک تین افراد جاں بحق اور کم از کم پانچ افراد شدید زخمی ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں بیشتر افراد اپنے گھر کے باہر سوئے ہوئے تھے کہ نامعلوم افراد انھیں قتل اور زخمی کر کے موقع سے فرار ہو گئے؟

(ج) اب تک کیا قانونی کارروائی ہوئی ہے کیا کسی ملزم کی نشاندہی ہوئی ہے۔ کیا حکومت نے کوئی خصوصی ٹیم ملزم کی گرفتاری کے لئے متعین کی ہے۔ اگر جواب نا میں ہے تو اس کی وجہات اور اگر ہاں میں ہے تو اس کی کارکردگی کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ گرین ٹاؤن اور کوٹ لکھپت کے علاقے میں اس قسم کی وارداتیں ہوئی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ کچھ افراد گھر کے باہر سوئے ہوئے تھے اور اس قسم کے واقعات ہوئے۔ پہلے وہ زخمی ہوئے اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔

(ج) اس سلسلے میں کارروائی بھی ہوئی ہے۔ پولیس نے مقدمات بھی درج کئے ہیں۔ میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک گرین ٹاؤن اور کوٹ لکھپت کے علاقے میں جو وارداتیں ہوئی ہیں اس سلسلے میں ہم نے ملزم کو گرفتار بھی کیا ہے۔ ان کا چالان بھی کیا جا رہا ہے۔ مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔ میں محرک کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں پر ہم نے محمد خالد، ندیم آصف اور محمد اعجاز ملزم ان گرفتار کرنے لئے ہیں اور باقاعدہ تفتیش کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ انہی ملزمان سے ہم تفتیش کر کے باقی کیسوں کو چالان سے پہلے بھی جواہور میں اس قسم کے واقعات ہوئے تھے وہ ملزم گرفتار ہوئے تھے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاراں: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ جو بھی ملزم ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! ایک عرصہ سے کبھی اس طرح کی واردات وہاں پر نہیں ہوئی۔ ہم کئی دنوں سے یہاں پر نشاندہی کر رہے ہیں کہ ایم کیو ایم کا جو مخصوص سٹائل ہے، اس کو لاہور میں introduce کرایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کراچی میں بوری بند نگشیں پیش کیں اور یہاں پر پتھر گروپ کو بھیجا گیا ہے تاکہ لاہور کا امن و امان تباہ کیا جاسکے۔ میں جناب وزیر قانون سے

درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بات کو نہ دیکھیں کہ وہ ان کے حلیف ہیں، وہ اس بات کو بھی دیکھیں کہ اگر وہ اس صوبے کے امن و امان کو تباہ و بر باد کرنے کے درپے ہیں تو ان کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محکم اس کو مزید press dispose of نہیں کرتے اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس کیا جاتا ہے۔

اب محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ جی، محترمہ!

لو رمال لاہور کے علاقے میں گن پوانٹ پر لاکھوں کی ڈکیتی

772: محترمہ طاہرہ منیر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک موقر روزنامہ مورخ 9۔ اکتوبر 2006 کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ لو رمال کے علاقے میں موڑ سائیکل سوار ڈاکوؤں نے موڑ سائیکل سوار محمد حفیظ اور اس کی بیٹی سے گن پوانٹ پر ڈیڑھ لاکھ روپے مالیت کے طالی زیورات، نقدی اور موبائل فون لوٹ لیا؟

(ب) کیا پولیس نے پرچم درج کیا ہے؟

(ج) کیا کوئی ملزم گرفتار کیا گیا ہے اور مزید کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے کسی روزنامہ کا نام بھی نہیں لکھا۔ انہوں نے صرف موقر ہی لکھا تھا۔ ہم نے متعلقہ تھانے جس کا انہوں نے بالخصوص ذکر کیا ہے، اس کا ریکارڈ پرستال کیا ہے حفیظ نامی کسی آدمی نے کوئی رپورٹ نہیں کروائی اور اس دن کے حوالے سے اس تھانے میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ لہذا ان کی اطلاع حقیقت پر مبنی نہیں تھی اس لئے اس سلسلے میں مزید کوئی جواب نہیں دیا جاسکتا۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب سپیکر! یہ نوائے وقت کی خبر تھی۔ 9۔ ستمبر کو خود میرا پرس چھینا گیا تھا۔ میں گھر سے نکلی تو میرے پاس دس ہزار روپے اور موبائل تھا۔ روز اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایف آئی آر نہ کٹوائی ہو۔ میں نے تو ایف آئی آر کٹوائی تھی لیکن کچھ نہیں بنایا۔

جناب سپیکر: آپ نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ اس وقت اس کے بارے میں بات کریں۔ وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس نخانے کے علاقے میں قطعاً کوئی واردات نہیں ہوتی۔ جس کا ادھر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر آپ کو مزید کوئی اطلاع ملتی ہے تو وزیر قانون صاحب کے نوٹس میں لے آئیں۔ حرك اس کو مزید press نہیں کرنا چاہرہ ہیں لہذا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری زاہد پروین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری زاہد پروین صاحب!

چودھری زاہد پروین: جناب سپیکر! پبلک سیفٹی کمیشن کیمیٹی پچھلے سال 2005 میں بنی تھی۔ میں بھی اس کا ممبر ہوں۔ اس کی ہر ماہ ایک میٹنگ ہونا لازمی ہے۔ پسلے تو چھ میئنے بعد صرف ایک تعارفی سی میٹنگ ہوتی ہے۔ اب تین چار میئنے ہو گئے ہیں اور کوئی میٹنگ نہیں ہو رہی۔ پنجاب میں اتنے جراہم ہیں۔ وہاں بیٹھ کر بندہ discuss کر سکتا ہے۔ میں لاءِ منسٹر صاحب سے اس کی وضاحت چاہوں گا کہ اس کی میٹنگ کیوں نہیں ہو رہی اور کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ لاءِ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 40 محمد آجasm شریف صاحب کی ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اسے 16۔ اکتوبر تک pending کر کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! آج 16۔ اکتوبر ہی ہے لہذا اسے dispose of فرمایا گی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک of dispose کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 48 محمد لیلی مقدس صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

تحانہ سٹی حافظ آباد کے ایس ایچ او کا معزز خاتون رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی ہے اور میری محترمہ سے بات بھی ہوئی تھی لیکن یہ میری گزارشات سے مطمئن نہیں تھیں۔ اس کے بعد پھر میں نے متعاقہ ڈیپارٹمنٹ سے جواب مانگا ہے اور انشاء اللہ جیسے ہی جواب آجائے گا میں ایوان میں پیش کر دوں گا لیکن مربانی فرمکار اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا جواب آ لینے دیں۔

محترمہ لیلی مقدس: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ ڈیپارٹمنٹ والے جلدی جواب دیں۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اذا جلدی جواب منگوں گے۔ لہذا یہ تحریک اگلے سیشن تک کے لئے کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 49 محترمہ شمینہ نوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی تھی اس کا جواب آنا تھا۔

محترمہ شمینہ نوید (ایڈوکیٹ): جناب سپیکر! میں اس کو دوبارہ پڑھ دوں یا کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ پہلے move ہو چکی ہے اس کا ایجوکیشن منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

گورنمنٹ گرلز ماؤں ہائی سکول بہاو لنگر کی ہیڈ مسٹر یں
کا معزز خاتون رکن اسمبلی کافون سننے سے انکار

(---Jarai)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اس میں ڈیپارٹمنٹ نے جو مجھے جواب بھیجا اس سے میں ذاتی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے محترمہ سے request کی ہے کہ مجھے ذرا تفصیل سے آگاہ کر دیں۔ کیونکہ جس call کا انہوں نے حوالہ دیا تھا تو جو ہیڈ مسٹر یں تھیں وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے کوئی call نہیں آئی۔ مجھے مزید تھوڑا ساتھ مام چاہئے تاکہ میں اس میں تھوڑی سی چھان بین کر لوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اذرا امام دے دیں تاکہ منسٹر صاحب inquiry کر داں۔ اس سے کوئی فرق

نہیں پڑتا۔ یہ تحریک اگلے سیشن تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 50 چودھری محمد شفیق انور صاحب کی طرف سے ہے۔ چودھری صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

اسٹینٹ ایکشن کمشنر (رحیم یار خان) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ گستاخانہ رویہ

چودھری محمد شفیق انور: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متناقضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخ 24 ستمبر 2006 کو میرے حلقہ انتخاب پی پی۔ 296 سے تعلق رکھنے والے چند معززین علاقے میرے پاس آئے اور کماکہ ہمارا حلقہ جناح ٹاؤن کا status تبدیل کیا جا رہا ہے تو میں نے فوری طور پر اسٹینٹ رجسٹریشن آفیسر سے رابطہ کیا کہ حلقہ جناح ٹاؤن سر کل نمبر 10، بلاک نمبر 3 میں شامل ہے اور یہ یونین کو نسل E-5 میں واقع ہے۔ میں اس 1500 افراد پر مشتمل آبادی کا اندران سر کل نمبر 11، بلاک نمبر 5 میں کیوں کر رہے ہیں جبکہ یہ حلقہ یونین کو نسل D-4 میں واقع ہے۔ جس پر ARO نے کماکہ ہم نے خانہ شماری تو پہلے کی طرح ہی کی تھی لیکن اسٹینٹ ایکشن کمشنر (AEO) رحیم یار خان عبدالرؤف نیم نے حکم دیا ہے کہ ہم اس حلقہ جناح ٹاؤن کو اس طرح تبدیل کر دیں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ AEO سے رابطہ کریں۔ جس پر مورخ 25 ستمبر 2006 کو ہمراہ معززین، جناح ٹاؤن اسٹینٹ ایکشن کمشنر کے دفتر رحیم یار خان گیا اور اس کو اصل نکشہ جات جو Notary Public سے attested ہے اور اس وقت کے اسٹینٹ کمشنر اور اسٹینٹ ایکشن کمشنر کے دستخط موجود تھے پیش کئے اور اس آبادی کی ووڑز لست بھی دکھائی کہ اس ووڑز لست کے مطابق تین مرتبہ ایکشن ہو چکا ہے آپ کیوں اس 1500 کی آبادی کو یونین کو نسل سے نکال کر دوسرا یونین کو نسل میں شامل کر رہے ہیں۔ جس سے ان کے سر کل اور بلاک نمبر بھی تبدیل ہو جائیں گے۔ میری صرف اتنی گفتگو پر ہی اسٹینٹ ایکشن کمشنر جو ڈریک سوٹ میں اپنی سیٹ پر بر جمان تھا، طبیش میں آگیا اور عھنے میں معززین جناح ٹاؤن کی موجودگی میں کماکہ آپ کون ہیں ہمیں پوچھنے والے؟ آپ کا ان ووڑز کی رجسٹریشن سے کیا تعلق ہے۔ یہ ہمارا معاملہ ہے ہم جو چاہیں کریں۔ ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں کسی ایمپی اے یا سیاسی آدمی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ آپ ایمپی اے ہوں گے تو اپنے حلقہ یا اپنے گھر میں ہوں گے مجھ سے زیادہ بحث کرنے

کی ضرورت نہیں۔ آپ میرے دفتر سے فوری چلے جائیں وگرنہ آپ اور آپ کے ساتھ آئے ہوئے تمام لوگوں پر مقدمہ درج کروادوں گا۔ اسٹینٹ ایکشن کمشنر رحیم یار خان عبدالرؤف نسیم کا معززین علاقہ کی موجودگی میں میرے ساتھ انتہائی بد تیزی و گستاخانہ رویے سے پیش آنے اور منتخب نمائندوں کے خلاف ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کریم صدارت پر مستمن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ عبدالرؤف نسیم جو اسٹینٹ ایکشن کمشنر رحیم یار خان ہے اسے پہلے بھی بد عنوانی اور اس کے ہتک آمیز رویے کی بنیاد پر رحیم یار خان سے تبدیل کیا گیا تھا لیکن اس کو دوبارہ اسی جگہ پر appoint کر دیا گیا ہے۔ وہ انتہائی بد کردار، بد تیز اور بد اخلاق ہے، میں یہ لفظ اس نے استعمال کر رہا ہوں کیونکہ وہ پورے ٹھیک میں بدنام ترین آدمی ہے یہ تو اس کا کردار ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس نے میرے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا ہے، میرے ساتھ بد کلامی اور بد تیزی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاءِ منст صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ مجھے آج ہی ملی ہے۔ چونکہ یہ فیدرل گورنمنٹ سے متعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جواب لینا مناسب رہے گا۔ جواب آجائے تو پھر اس کے بعد proceed کریں۔ اگر آپ مناسب بھیں توجہ تک جواب نہیں آتا اس کو pending فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا جواب آ لینے دیں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے ان سے کوئی رپورٹ نہیں لیتی کہ

آپ نے یہ کام غلط کیا ہے یا صحیح کیا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ اس نے میرے ساتھ بد تیزی کی ہے اور بتک آمیز رویہ اختیار کیا ہے اس کا آپ اس سے کیا جواب لیں گے اور وہ اس چیز کا کیا جواب دے گا؟ جواب تو اس چیز کا لیا جاتا ہے کہ اگر آپ نے اس سے کوئی رپورٹ تیار کرنی ہے، آپ نے جواب طلبی کرنی ہے کہ آپ نے یہ کام غلط کیا ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے معزز بھائی کا انتہائی احترام ہے۔ میں نے قطعی طور پر اس کو oppose نہیں کیا مجھے تو بھی ملی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کے لئے بھی یہ مناسب ہو گا کہ چونکہ سنٹرل گورنمنٹ سے متعلقہ بات ہے تو فیدرل گورنمنٹ سے کم از کم ہم جواب لے لیں تاکہ ہمارے متعلق کمیں یہ تاثر نہ جائے کہ ہم تو یکطرفہ کارروائی کرتے ہیں، ایک تحریک استحقاق آئی اور کسی سے پوچھا نہیں گیا، کسی سے جواب نہیں لیا گیا اور admit کر لی گئی۔

جناب سپیکر! As a Custodian of the House! یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جہاں آپ نے اسمبلی کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے وہاں ممبران کے استحقاق کا بھی آپ نے خیال رکھنا ہے، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ لیکن میری استدعا یہ ہے کہ It will be in the fitness of the things کہ مردانی فرمائی کر اس کا جواب لے لیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! لاہور میں مقرر صاحب نے oppose نہیں کیا۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! میری اپنی ذاتی رائے ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی چیز کا جواب یا اس کی رپورٹ لینے کی ضرورت تو نہیں ہے۔ کوئی اس قسم کا معاملہ ہو جس میں رپورٹ منگوانے کی ضرورت ہو۔ ایک ممبر اسے میں کو جو اس ہاؤس کا ممبر ہے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، میرا استحقاق مجرور ہوا ہے اس نے میرے ساتھ بد تیزی اور بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس میں کون سی ایسی چیز ہے جس کا ہم نے سنٹرل گورنمنٹ یا صوبائی گورنمنٹ سے جواب لینا ہے۔ اگر وہ غلط کام کر رہا ہے تو وہ علیحدہ معاملہ ہے وہ ڈپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے اس سے جواب بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔ یہ تو ایک سادہ سی بات ہے کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے تو اس سلسلے میں ہم یہ کہیں کہ ہم سنٹرل گورنمنٹ کو لکھیں گے۔ اگر یہی بات ہے تو پھر توہر سنٹرل ڈپارٹمنٹ جس ممبر کے ساتھ جس طرح مرضی چاہے بد تیزی کرتا رہے، اس کو گردن سے پکڑ کر اپنے دفتر

سے باہر نکال دے تو اس حوالے سے ہم ان سے رپورٹ لیتے رہیں گے کہ آپ نے کیا رپورٹ پیش کی ہے؟ لمذامیری آپ سے request ہے کہ آپ اس کو باضابطہ کمیٹی میں بھیجیں، کمیٹی میں وہ آئے گا، جواب بھی دے گا اور سارا معاملہ سامنے آئے گا۔ میں نے کون سا اپنی تحریک میں allegation لگایا ہے کہ اس نے مجھ سے رشوت لے لی ہے یا اس نے میرا کام ایسے کر دیا ہے۔ میں نے تو کہا ہے کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میں راجد صاحب کو پہلے چلنچ کرتا ہوں کہ آپ ڈیپارٹمنٹ کے سینئر آفیسر سے صرف اس کا نام لے کر پوچھ لیں کہ کیا وہ ایسا شخص ہے یا نہیں ہے، وہ اس قدر بد تمزیز یا بد اخلاق ہے یا نہیں ہے؟ لمذامیں تو لاءِ منصور صاحب سے بھی یہی درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن مجھے چلنچ کر رہے ہیں میں نے قطعاً oppose نہیں کیا میں پھر واضح کرنا چاہتا ہوں لیکن ابھی اس سے پہلے والی تحریک استحقاق ٹریئری بخپز سے ہماری بہن نے پیش کی تھی وہ بھی صرف اس لئے ملتی کی گئی کہ اس کا جواب نہیں آیا۔ کیا وہ جھوٹ بول رہی تھیں؟

جناب سپیکر! ہمیں قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا پڑتا ہے میں نے قطعی طور پر oppose نہیں کیا۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق بات ہے اس کا جواب آئینے دیں کہ کیا جواب آتا ہے۔ معزز رکن نے ان کو جھوٹا، بد معاش اور بد کردار بھی کہ دیا۔ ساری باتیں اپنی جگہ پر لیکن کسی سے پوچھ تو لیں۔ ابھی آپ سے پہلے سپیکر صاحب ٹریئری بخپز کی ایک تحریک استحقاق کو pending کر کے گئے ہیں کہ اس کو اگلے اجلاس میں take up کریں گے کیونکہ ابھی تک جواب نہیں آیا۔ یہ تحریک ٹریئری بخپز سے ہماری بہن کی تھی۔ کیا خدا نخواستہ وہ جھوٹ بول رہی تھیں۔ میں اسی لئے گزارش کرتا ہوں کہ کسی دوسرے کو سن لینا اور پھر جب ہمارے پنجاب سے متعلقہ معاملات بھی نہیں۔ اگر کسی کو سن لیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ میں اس کو oppose نہیں کر رہا مجھے تو اس کے facts کا ہی بتا نہیں۔ بلاوجہ اگر ہم اس کو طول دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میرا خیال ہے کہ لاءِ منصور صاحب نے agree کیا ہے کہ وہ آپ کو oppose نہیں کرتے لیکن جواب لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فیصلہ وہی ہو گا جو ہاؤس چاہے گا اس لئے آپ اس کو فی الحال کرنے دیں اس کے بعد take up کر لیں گے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے جیسے ہمارے وزیر قانون صاحب مناسب سمجھتے ہیں

ویسے ہی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ ہمیں آپ کا بھی بے حدا تراجم ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحریک التوائے کار کو up take کرتے ہیں اور پہلے تحریک التوائے کار نمبر 723 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان صاحب کی ہے یہ move ہو جکی تھی اور یہ آج کے لئے pending کی گئی تھی۔

بستی سیدن شاہ لاہور کے رہائشی ریاست علی کی پتگ کی ڈور پھرنے سے ہلاکت
(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت اس کا جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مدعا نے بیان کیا ہے کہ ہم صحیح کے وقت میں اور میر ابیثا شرافت علی ایک موڑ سائیکل پر اور دوسرے موڑ سائیکل پر میرا دوسرا بیٹا ریاست علی اپنی بیوی مسماء خسانہ بی بی ضروری کام کے سلسلہ میں گرین ٹاؤن آر ہے تھے کہ قریب سڑاڑھے چار بجے صحیح ہم جو سومی سنٹر کے قریب پہنچے تو میرے بیٹے ریاست علی کی موڑ سائیکل بکدم گر پڑی۔ میں نے موڑ سائیکل روک کر فوری طور پر دیکھا تو میرے بیٹے کے گل پر ڈور پھر گئی تھی۔

جناب سپیکر! یہ ایک واقعہ ہوا تھا جس میں ایک ڈور گل پر پھرنے کی وجہ سے ایک ہلاکت ہوئی تھی۔ انہوں نے یہ درخواست دی اور اس پر مقدمہ درج ہوا۔ ان کے بیان کے مطابق اس میں ملزمان اعجاز حسین عرف بلکا سکنے 11-5A/405، زاہد حسین سکنے 11-3A/474، سجاد حسین اور جاوید کو گر فتا رکیا گیا۔ ان سے برآمدگی بھی کی گئی اور اس کے بعد ملزمان نے عبوری ضمانتیں کروا لیں۔ بعد میں ان کی عبوری ضمانتوں کو 30/9/2006 کو برتو راضی نامہ کفرم کر دیا گیا اور پھر اس چالان کو مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔

جناب سپیکر! اس کو میں نے اس وقت pending اس لئے کروایا تھا کہ سپریم کورٹ کی ہدایات پر میں یہ چیک کرنا چاہ رہا تھا کہ پورے لاہور میں اس وقت جو صورت حال ہے اس میں کیا ہوئی ہیں اور معزز رکن نے بھی یہی بات پوچھنا چاہی تھی کہ اس قسم کے developments

واقعات کے انسداد کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس سلسلہ میں 25-10-05 کے بعد سے لے کر آج تک جو کارروائی پولیس نے کی ہے اس میں 2469 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور ان میں سے 2394 مقدمات چالان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح 2721 لوگوں کو اس قانون کی خلاف ورزی پر گرفتار کیا گیا ہے اور تقریباً 47 ہزار کے لگ بھگ ڈور کے گولے برآمد کئے گئے ہیں اور 58284 پتنگوں کو seized کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ عدالتوں سے لوگوں کو جمانے بھی ہوئے ہیں ان کی تفصیلات بھی میرے پاس موجود ہیں۔ لاہور شر میں اس کام کو کرنے والے تقریباً ساڑھے تین سو لوگوں سے لئے گئے ہیں۔ یہ ریکارڈ بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! یہ ساری گزارشات اس لئے کر رہا ہوں کہ معزز رکن نے پوچھا تھا کہ اس کے بعد کیا کارروائی ہوئی ہے؟ اس لئے پولیس اس سلسلے میں کارروائی کر رہی ہے اور میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ابھی حال ہی میں سپریم کورٹ نے ایک دفعہ پھر اس بات کا نوٹس لیا تھا اور انہوں نے کما تھا کہ زیادہ موثر طور پر کارروائی کی جائے تو سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق بھی اور ویسے بھی جو قانون ہے اس پر عملدرآمد کے حوالے سے ہم کارروائی کر رہے ہیں اور متعلقہ پولیس کو مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس میں مزید بہتری لائے اور زیادہ سے زیادہ اس بات کو ensure کرے کہ جو خلاف قانون اور خلاف ضابطہ اس قسم کی سرگرمیوں پر قابو پایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (بھی، حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! مشکر!۔ میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے۔ شاید انہوں نے سڑکوں پر دیکھا ہو گا کہ جو بھی تھانوں کے متعلقہ ایس اتفاق اور صاحبان ہیں انہوں نے سڑکوں پر بیزیز لگائے ہوئے ہیں کہ گذی ڈور ہلاکت کا سبب بنتی ہے اور یہ نہ اڑائی جائیں۔ اس سے آپ کے کسی عزیز کی جان بھی جا سکتی ہے۔ میں ان سے صرف یہی یقین دہانی چاہتا تھا کہ یہ اس چیز کو ensure بنائیں کہ گذی ڈور نہ اڑائی جائے تاکہ یہ جو قبیتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں وہ نہ سکیں۔ بحر حال میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑی تفصیل سے جواب دیا۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ): پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (بھی، فرمائیں!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) : جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کا نمبر 815 ہے میں صرف اس کو پڑھنا چاہتا ہوں یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ برآمد مرتبانی اجازت دی جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھیں۔

سمراپار ٹمنٹ واقع مال روڈ مری پر ہائی ریز بلڈنگ زمین بوس ہونے
کی وجہ سے مذکورہ ہوٹل کے مالک، بیوی، بیٹا اور ملازم کی ہلاکت

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) : شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھے والے ایک اہم اور فوری نووعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوجی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یکم ستمبر 2006 کو سمراپار ٹمنٹ واقع مال روڈ مری کی ہائی ریز بلڈنگ کے زمین بوس ہونے سے مذکورہ ہوٹل کے مالک اور نگریب عباسی، اس کی بیوی، بیٹا اور ملازم جاں بحق ہو گئے۔ مقامی انتظامیہ نے مالک کے خلاف FIR کی درخواست دی لیکن ملبوہ میں تلاش نہ کیا گیا کہ آیا اس بلند و بالا عمارت میں کوئی شخص بھی رہائش رکھتا تھا۔ گزشتہ 6/8 سالوں کے دوران میں شر میں ناجائز اور غیر قانونی عمارت کی تعمیر عمل میں لائی گئیں۔ زیادہ تر کرشل عمارتیں موجود قوانین کی خلاف ورزی اور نقشوں کے بغیر راتیں کمکل کی گئیں حالانکہ حکومت پنجاب نے 30 ستمبر 2003 کو بائی لازکی خلاف ورزی کو روکنے کے لئے ماحولیاتی توازن، Heritage of the Area Architectural Harmony کو بچانے کے لئے مری میں نقشوں کی منظوری اور تعمیرات پر پابندی عائد کرتے ہوئے مقامی TMA کو ہدایت کی گئی کہ تمام ریکارڈ، بلڈنگ پلان وغیرہ سیکر ٹری لوکل گورنمنٹ کو بھیجا جائے تاکہ حکومت پنجاب لوکل گورنمنٹ ان نقشوں کا review کرتے ہوئے ضروری اقدامات کر سکے۔ حکومت پنجاب کی اس ہدایت کو پس پشت ڈالتے ہوئے TMA مری کے ملکاران و ذمہ داران نے قانون کی خلاف ورزی کے مرکب ہوتے ہوئے ناجائز اور غیر قانونی عمارت کی تعمیرات کا سلسہ جاری رکھا اور محض ذاتی منفعت و مفاد کی عاطر بلند و بالا عمارت کی تعمیر میں ملوث رہے۔ مذکورہ عمارت کے گرنے کے بعد موجودہ تحصیل انتظامیہ نے 6 ستمبر 2006 کو 162 عمارتیں کی تعمیر کو غیر قانونی و خطرناک قرار دیتے ہوئے قومی اخبارات میں اشتہار دیتے گئے جس پر سپریم کورٹ آف پاکستان نے سوموٹ کارروائی پر تحصیل ناظم نے عدالت عظمی کو یقین دہانی کرائی کہ وہ ان 162 عمارتیں کو منند کر دیں۔

گے۔ موجودہ تحصیل انتظامیہ اپنے آپ کو بچانے اور پچھلے دور کی لاقانونیت سے بچنے کے لئے پسند، ناپسند کی بنیاد پر 162 کمرشل عمارتوں کو خطرناک قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ معاملہ ٹینکنیکل ہونے کی وجہ سے NESPAK یا کسی اور ادارے سے رائے طلب کرنا لازمی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان باشرافراد کے خلاف حکومت پنجاب نے کوئی کارروائی نہیں کی جو اس عرصہ میں TMA بلڈنگ پلان کے انچارج رہے اور جنموں نے اپنے فرائض منصبی کی اوائیگی میں غفلت، لاپرواٹی، ذاتی و سیاسی مفاد کے پیش نظر اور پسند ناپسند کی بنیاد پر فیصلہ کئے۔ روزنامہ "The News" کا اداریہ مورخہ یکم اکتوبر 2006 و تجزیاتی رپورٹ "The News" مورخہ 3۔ اکتوبر 2006 اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اعلیٰ پیمانہ پر TMA کے ذمہ داران کے خلاف انتظامی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مقدمات قائم کئے جائیں تاکہ مری کے بغیر حسن و خوبصورتی کو بچایا جاسکے۔ اہمza استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! اگر آپ کو یاد ہو تو انہوں نے صرف یہ فرمایا تھا کہ میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے اور یہ kill ہو گی اور اگلے سیشن میں اس کو up take کریں گے تو یہ 815 نمبر ہے اور 723 کا میں نے جواب دیا تھا۔ یہ آپ نے turn پڑھنے کی اجازت دی تھی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ): جناب سپیکر! روزنامہ "نیوز" نے اپنے ادارے میں لکھا کہ جو بات سپریم کورٹ میں ہوئی کاش! یہ بات پنجاب اسمبلی میں ہوئی ہوتی، کاش! شفقت عباسی حکومت پنجاب کی توجہ اس جانب دلاتے تو میں نے وہ ریکارڈ درست کرنے کے لئے کہ میں تو یہاں پہلے بھی چھینتا رہا اور آج پھر یہ رہا ہوں کہ وہاں لوگوں میں خوف وہر اس پیدا ہو رہا ہے، انہیں ہر اسال کیا جا رہا ہے اور پسند و ناپسند کی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ بہر حال آپ اسے pending کر لیں اور جب جواب آئے کہ حکومت پنجاب کی اس معاملے میں کیا پالیسی ہے، کیا یہ compound کرنا چاہتے ہیں یا جو بھی صورتحال ہے تو اگر یہ ابھی جواب دینا چاہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منزہ لوکل گورنمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و دیسی ترقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے محترم بھائی کی خدمت میں یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن لوکل گورنمنٹ کا Question Hour تھا اس دن میرے بھائی کے سوالات بھی تھے جو کہ اسی بلڈنگ سے متعلق تھے اور میں باقاعدہ تیاری کر کے آیا تھا لیکن ہمارے معزز رکن کی وفات کے باعث اس دن اجلاس نہیں ہو سکا۔ میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ کل کسی وقت میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو اس وقت تک پنجاب حکومت نے جو لئے ہیں وہ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا بلکہ ان سے میں مزید گائیڈنس بھی لوں گا کہ ہم مستقبل میں ادھر حالات کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں اور ہم ان کے تجربے اور ان کی دانش سے استفادہ کریں گے۔ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں میں حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ عبادی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو و کیٹ): ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ 740 Next is شیخ اعجاز احمد صاحب!

فیصل آباد ریگل روڈ بیرون انارکلی بازار سے ملحقہ سیور تج نالے کی چھت

نہ ہونے کی وجہ سے تعفن اور بدبو سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوقی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ انتخاب فیصل آباد میں واقع بیرون انارکلی بازار ریگل روڈ کے ساتھ بننے والے سیور تج نالے کی چھت نہ ہونے کی وجہ سے گرد و نواح کا سارا کوڑا کر کت اس میں گردا یا جاتا ہے جس کے تعفن اور بدبو نے قرب و جوار کے مکینوں کا عیناً محال اور مجھروں کی بھرمارنے راتوں کا چین اور سکون ختم کر رکھا ہے یہی نہیں بلکہ متعدد بیماریاں پھیلنے کے علاوہ انارکلی بازار میں خریداری کے لئے آنے والی خواتین اور ان کے ہمراہ بچے بھی پاؤں پھسلنے سے آئے روزاں نالے میں گر رہے ہیں لیکن واسا حکام لوگوں کی اس پریشانی اور نالے کی مناسب صفائی وغیرہ سے قطعی طور پر صرف نظر کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشی بالخصوص اور فیصل آباد کے شری بالعموم سراپا احتجاج ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ! تشریف نہیں رکھتے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

not present میرا خیال ہے کہ اس کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق بھی بنتی ہے اور میں ثابت کرتا ہوں کہ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق بنتی ہے۔ راجہ صاحب سے میں request کرتا ہوں کہ وہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاءِ منزٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے mark ہوتی ہو تو میں جواب ضرور دیتا چونکہ ہاؤ سنگ منسٹر کو mark ہوتی ہے اور سپیکر صاحب نے یہی فرمایا ہے اور ریکارڈ میں بھی ہاؤ سنگ کو گئی ہے۔ اگر مجھے آئی ہوتی تو میں ضرور جواب دیتا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ میری بات تو سنیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مخدوم صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! یہ جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ میونپل offences ہیں لہذا انہیں چاہئے کہ وہ پسلے ٹاؤن ناظم یا ضلع ناظم سے رابطہ کریں، ان کے نوٹس میں لائیں ان کو دکھائیں اور موقع ٹیسٹ کروائیں پھر اس کے بعد ہمارا محکمہ بھی ہے اور سالد ڈویسٹ و اٹر کا معاملہ ہے تو آپ پہ میں بھی درخواست دے سکتے ہیں اور ہم آپ کی خدمت ہی کے لئے بیٹھے ہیں اور ہم ایکشن کریں گے۔ آپ ہم سے رابطہ ہی نہیں رکھتے اور خواخواہ ہیں، ہمارا پر بحث کرنا چاہتے ہیں (ایوان میں قہقہے)

آپ ہمارے پاس آئیں۔ ہم آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے تو انہیں زحمت ہی نہیں دی۔ آپ کم از کم ان کو درخواست تو دیں تاکہ اس پر کچھ نہ کچھ بات تو ہو۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! مخدوم صاحب بیچارے ویسے ہمیشہ سے ہی جب بھی کوئی منسٹر غیر حاضر ہو تو یہ جواب دیتے ہیں کیونکہ ان کے محکمہ سے متعلق سوالات بہت کم ہوتے ہیں اور انہیں بہت کم تنگ کیا جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ لاءِ منزٹر صاحب بیٹھے ہیں اور لوکل گورنمنٹ کا محکمہ بھی ان کے پاس ہے۔ یہ بڑا سادہ سامعامله ہے کہ ریگل روڈ ایک اہم تجارتی مرکز ہے اور اس سے متعلق میں نے بر ساتی نالے کا ذکر کیا ہے جو کہ مارکیٹ کے بالکل باہر ہے۔ جس طرح وہاں کے آٹھ

بازاروں میں تعمیرات جاری ہیں اور فیصل آباد کے یہ آٹھ بازار اور ان کے درمیان کلاک ٹاور کا ایسا ایک تاریخی ورثہ ہے جو کہ میر احلاق انتخاب بھی ہے تو لوکل گورنمنٹ منسٹر صاحب تشریف فرمائیں اور میری ان سے یہ گزارش ہے کہ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس سلسلہ میں ہدایات جاری فرمایا دیں کہ وہاں پر سیور لائئن منظور ہو چکی ہے اور اگر اس میں یہ تھوڑی سی دلچسپی لیں گے جس طرح انہوں نے وہاں پر جزئی بس سٹینڈ سے متعلق دلچسپی لی اور وہاں پر تعمیرات شروع ہو چکی ہیں جس پر میں ان کا مشکور بھی ہوں اور اگر یہ اس میں بھی دلچسپی لیں گے تو وہاں سے وہ نالہ ختم ہو جائے گا اور روڈ کھلی ہونے کی وجہ سے لوگ نہ صرف حکومت کو دعائیں گے بلکہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کی عزت اور وقار میں بھی اضافہ ہو گا۔ محض ان کے کرنے سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ حرکت میں آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاءِ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف کوئی گا بلکہ will ensure کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ آپ اس کو dispose of فرمادیں۔ میں اس چیز کی یقین دہانی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ Next is again شیخ اعجاز احمد صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 743۔

فیصل آباد میں گیس سلنڈروں کی ری فلنگ پر پابندی کا مطالبہ

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد شر میں گیس سلنڈروں کی ری فلنگ کا کاروبار عروج پر ہے۔ فیصل آباد شر میں جھنگ روڈ، ستیانہ روڈ، جڑاںوالہ روڈ، چار ٹرڈ بنک چوک، غلام محمد آباد کے گرد و نواح میں درجنوں دکانیں کھلی ہوئی ہیں جو ری فلنگ کرتے ہیں اور ری فلنگ کرتے ہوئے گیس لیکچ کرتی رہتی ہے جس سے کئی دفعہ حادثات رونما ہو چکے ہیں۔ اس غیر قانونی کام میں ضلعی انتظامیہ بھی شامل ہے اور کوئی ثبت کارروائی نہیں کر رہی۔ اس غیر قانونی کاروبار کو فوری طور پر بند کیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و دیکی ترقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بالکل درست ہے کہ فیصل آباد شر میں گیس سلنڈروں کی غیر قانونی ری فلتگ ہو رہی ہے۔ اس کے تدارک کے لئے پولیس و قانونی کارروائی کرتی رہتی ہے۔ حال ہی میں 2006-01-01 سے لے کر 2006-09-29 تک کے عرصہ کے دوران 207 مقدمات اس قسم کا کاروبار کرنے والے لوگوں کے خلاف درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات صرف فیصل آباد کی نہیں ہے بلکہ پنجاب کے باقی بے شمار اضلاع میں بھی یہ غیر قانونی کاروبار ہوتا ہے اور میرے محترم بھائی نے یہ کہا ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی حادثہ کسی وقت ہو سکتا ہے تو میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اپنے شر را لپیڑی میں اس کاروبار کے باعث ایک حادثہ ہو چکا ہے اور اس کے بعد ہی، ہم نے یہ مقدمات درج کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور یہ ایک continuous process ہے۔ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے متعلقہ ادارے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ و قانونی ایک campaign چلاتے ہیں اور لوگوں کے چالان کرتے ہیں لیکن محرک نے جب تحریک التوائے کاروائی تو اس کے بعد ہم نے تمام ڈپی او حضرات کو ایک دفعہ پھر ہدایت کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خصوصی campaign چلائیں اور اس قسم کا کاروبار کرنے والوں کی نہ صرف حوصلہ شکنی ہونی چاہئے بلکہ ان کے خلاف کارروائی بھی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! جماں ہم نے پہلے 207 مقدمات درج کئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ مزید سختی کے ساتھ اس کاروبار کی حوصلہ شکنی کی جائے گی اور خلاف قانون کام کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! راجہ صاحب کے اس جواب پر میں ان کا مشکور ہوں اور انہوں نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ اگر میں نے کوئی تھوڑی بہت کم بات کی ہے تو انہوں نے اس بات کا حقیقت مندانہ version یہاں رکھا ہے کہ را لپیڑی میں ایک حادثہ ہو چکا ہے اور دیگر شرروں میں بھی اس قسم کے نہ صرف حادثات رونما ہو چکے ہیں بلکہ ہونے کا بھی خدشہ ہے۔

جناب سپیکر! فیصل آباد کی حد تک میں نے معاملہ جو یہاں رکھا ہے وہاں پر جو قانون نافذ کرنے والے ادارے، جوانہوں نے کہا ہے کہ وہ حرکت میں آگئے ہیں اور وہاں پر پرچے درج کئے جا

رہے ہیں یہ unfortunate ہے کہ فیصل آباد میں جگہ جگہ پر اس قسم کا کاروبار شروع ہو چکا ہے اور اس سے کسی بھی وقت کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے وہاں پر پولیس والوں کی موجودی ہوئی ہیں اور جن دکانوں سے ری فلٹ کا غیر قانونی کاروبار جاری ہے جو وہاں پر متعلقہ چوکی انجمنی یا میں اتنی اور کو منسلکی پہنچاتے ہیں ان کے اوپر کوئی بچھاپ نہیں پڑ رہا ہے اور جو یہ پرچے درج کئے ہیں یہ صرف ان کے خلاف درج ہوئے ہیں جو ان کے پاس میں بعد جا کر سلام نہیں کرتے اور ان کو منسلکی نہیں پہنچاتے۔ یہ بالکل genuine پوزیشن ہے۔ میری اس سلسلے میں درخواست یہ ہے کہ جواب تک کارروائی ہوئی ہے وہ ناکافی اور نامکمل ہے اس سلسلے میں سخت ایکشن لینے کی ضرورت ہے اور میں منسٹر فار لوکل گورنمنٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں پورے پنجاب میں ایک پیشی campaign launch کریں اور خود اس کی نگرانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ لاءِ منسٹر کی وضاحت کے بعد اس میں مزید وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک بھی شیخ اعجاز احمد کی ہے اس کا نمبر 744 ہے۔

نشاط آباد، فیصل آباد کے محلے گندے نالے میں گرنے سے خاتون کی ہلاکت

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامد رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسے کارروائی متوں کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد شر میں نشاط آباد سے بولے دی جھگی تک بننے والے گندے نالے کی چھت توڑ کر واسانے صفائی کی لیکن تاحال دوبارہ چھت نہ ڈالی گئی۔ جس کے باعث علاقہ میں تعفن اور بدبو پھیل گئی ہے جس کی وجہ سے اہل علاقہ کے عوام پریشان ہیں۔ مزید یہ کہ بولے دی جھگی سٹاپ پر کھڑی دو خواتین اچانک گندے نالے میں گر گئیں ان میں ایک خاتون ہلاک ہو گئی دوسرا کی حالت غیر ہو گئی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر لوکل گورنمنٹ!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND RURAL DEVELOPMENT: Mr Speaker! it again pertains to Housing Department.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا same answer -

وزیر مقامی حکومت و دیکی ترقی: جی، جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! جو پہلے کما تھا اسی سلسلے میں آپ کہتے ہیں کہ ان کو direction دے دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس میں ماں اور بیٹی ایک شاپ پر کھڑی تھی اور محکمہ واساکی غفلت اور ناابلی کی وجہ سے بیٹی اور ماں دونوں وہاں پر گر گئیں اور جو لوگ شاپ پر کھڑے تھے انہوں نے ان خواتین کو نالے سے باہر نکالا اور ہسپتال پہنچنے تک بیٹی وفات پا گئی اور ماں ابھی تک ہسپتال میں داخل ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ فیصل آباد میں محکمہ واساکی کار کردار کی حالت دیکھیں کہ ایک قیمتی جان ضائع ہو چکی ہے اور محکمہ نے ابھی تک وہاں پر کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لیا اور جب ہم یہاں پر محکموں کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ وزراء کی یہاں پر ایک فوج نظر مون ہے جو خزانہ پر بوجھ بنی ہوئی ہے لیکن کام یہ لکھے کا نہیں کرتے۔ ان کو یہ چاہئے کہ یہ اپنے محکمے کی کار کردار کی جان پہنچنے کے لئے وہاں پر visit کریں اور لوگوں کے مسائل سنیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو موت واقع ہوئی ہے ایک بیٹی اپنی ماں کے سامنے دم توڑ گئی اس کا ذمہ دار محکمہ واسا ہے اور اس کے خلاف انکواڑی hold ہوئی چاہئے اور ان کے خلاف محکمانہ تابی کا روائی ہوئی چاہئے اور ذمہ دار ان کے خلاف پرچہ درج کیا جانا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! اگر اس issue پر وزراء کی ایک کمیٹی بنائے وہاں بھیجا جائے اور وہ انکواڑی کر کے ہمیں بتائیں تو ہم بڑے منون ہوں گے اور وزراء کو کچھ کام بھی مل جائے گا اور یہ وہاں جا کر کچھ کام بھی کر آئیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس کو pending فرمادیں جب متعلقہ منسٹر ہوں گے وہ اس کا جواب دیں گے کیونکہ یہ serious معاملہ ہے لہذا ان کی واپسی تک اس کو pending فرمائیں۔

وزیر خوراک: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ان کو وزراء سے بڑی تکلیف رہتی ہے۔ ہم تو ہمیشہ احترام کے ساتھ ان کے سارے سوالات کے جوابات دیتے ہیں اور اپنا اپنا کام بھی بڑا بخوبی کر رہے ہیں اور یہ کون سا خاص کام ہم سے لینا چاہتے ہیں یہ ذرا بتا دیں، ہم اس کی تعمیل کر دیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! ہم تو چودھری صاحب کے حق میں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو چودھری صاحب کے حق میں ہیں تو باقی وزراء بھی محنت کر کے آرہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقار: اللہ پاک سب وزراء کو ان کے نقشے قدم پر چلنے کی توفیق عطا، فرمائے۔

جناب سمیع اللہ خان: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پاکستان کے ایک سیاسی جماعت کے ایک وزیر کے اس بیان کی میں مذمت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے نہایت غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بیان دیا اور پاکستان کی سیاسی لعنت میں ایک غلط تشریح کی روایت ڈالی۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ لوٹا گلاخت صاف کرنے کے کام آتا ہے اور واضح طور پر جب وہ یہ بات کر رہے تھے اور لوٹے کی تشریح کر رہے تھے۔ انہوں نے جب یہ کہا کہ میں لوٹا اس لئے بنائکہ یہ گلاخت صاف کرنے کے کام آتا ہے تو ان کا واضح اشارہ (ق) لیگ کی طرف تھا جو نکہ جب وہ لوٹا بن کر گئے تو (ق) لیگ کی ایک اتحادی جماعت ہونے کے ناتے وہاں منسٹری میں شریک ہوئے۔ ہم اس نہایت غیر سنجیدہ بیان کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوانے کا رکاووت ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاءِ منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب ان کے اعصاب پر (ق) لیگ، کیا ان کا تعلق (ق) لیگ سے ہے کیا وہ (ق) لیگ میں شامل ہوئے ہیں، یہ وضاحت کر دیں، وہ شامل نہیں ہوئے ہیں۔ تو پھر غیر متعلق بات اور (ق) لیگ کو یقین میں لے آنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ڈاکٹر شیراںگن نے یہ بیان دیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر یہ بات ہے اگر میں اس طرح کی گفتگو کرنا شروع کر دوں کہ آج کل آپ کی کیا صورت حال چل رہی ہے تو پھر بات کمیں کی کمیں نکل جائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ڈاکٹر شیراںگن نے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر ڈاکٹر شیراںگن وزیر بن گئے ہیں تو پھر آپ بننا چاہ رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! الاء منسراب لفڑ رائٹ نہ ماریں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: لفڑ رائٹ آپ مر وانا چاہ رہے ہیں، آپ مر وانا چاہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: ہاں میں بتاتا ہوں کہ انہوں نے (ق) لیگ کے بارے میں کہا یا کس کے بارے میں کہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: کسی کے متعلق انہوں نے نہیں کہا۔ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوئے اور یہ ہونا چاہ رہے ہیں، یہ ہونا چاہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ میں لوٹا اس لئے بناؤ کہ لوٹا ایسی چیز ہے کہ جو غلطت کو صاف کرتا ہے اور اس لئے لوٹا بن کر میں وہاں اتحادی (ق) لیگ کا، میں نے تو اتحادی لفڑ بولا میں نے یہ نہیں کہا کہ (ق) لیگ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس اتحادی حکومت میں اس لئے شامل ہوا کہ (ق) لیگ غلطت تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لوٹا طمارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس میں کوئی عیب کی بات تو نہیں ہے۔ لوٹا طمارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس میں کوئی بری بات تو نہیں ہے۔ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کیا جاتا ہے اس میں کوئی عیب کی بات تو نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقار: جناب سپیکر! اس کو طمارت کے لئے ہی استعمال کریں اس کو وزیر تو نہ بنائیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ میں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سرکاری کارروائی ہوتی ہے۔

Laying of Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the Year 2005. Minister for Law and Parliamentary Affairs and S & GAD!

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005

کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:

Sir, I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the Year 2005.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the Year 2005 has been laid.

Laying of Annual Report of the Office of Provincial Ombudsman for the Year 2005. Minister for Law and Parliamentary Affairs and S & GAD!

صوبائی محاسبہ اعلیٰ کے ادارہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005

کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:

Sir, I lay the Annual Report of the Office of Provincial Ombudsman for the Year 2005.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Office of Provincial Ombudsman for the Year 2005 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

محترمہ عابدہ جاوید: پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ ہی اس صوبے اور ملک کی بہتری اور اس کو مستحکم کرنے کے لئے مختلف تجویز قراردادیں اور تحریک التواعے کار اس اسمبلی میں پیش کرتی رہی ہوں لیکن آج تک میری کسی ایک بھی قرارداد پر عمل ہوا ہے؟ میں پوچھنا چاہتی ہوں وزیر قانون سے کہ وہ گندانالہ جو ٹاؤن شپ میں ستونتہ نالہ کملاتا ہے وہ ماحولیاتی آلوڈگی کے باعث۔۔۔۔۔

(اذان ظہر)

بحث

امن عامہ پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجمنڈے کا اگلا آئندہ اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر قانون کی تقریر سے ہو گا۔ دیگر ارکین جواس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کی چیزوں مجھے بھجواد بیجئے۔

سید احسان اللہ وقاری: پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے مختلف ساتھی یہاں تشریف رکھتے ہیں جن کی تحریک التواعے کار جو تھیں وہ اس بحث کی وجہ سے kill ہو گئیں چونکہ امن و امان پر بحث ہونی ہے وہ اس میں بات کر لیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جن کی تحریک التواعے کار اس بحث کی وجہ سے kill ہوئی ہیں ان سب کو پہلے ٹائم دیا جائے کیونکہ ان کی تحریک اس پر پہلے ہی موجود تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہاگر اپنے نام دیں گے تو ان کو ٹائم دے دیا جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا پاؤ ائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ لاءِ اینڈ آرڈر پر جب ہاؤس میں بحث ہوتی ہے تو ہمیشہ یہ روایات رہی ہیں اور یہ طریق کار رہا ہے کہ یہاں پر آئی جی اور ہوم سیکرٹری موجود ہوتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ایڈیشنل آئی جی تو ابھی تشریف لائے ہیں لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوم سیکرٹری صاحب موجود نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنی لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو اس میں حکومت کے نمائندوں کا موجود ہونا بہت ضروری ہے، آفیشلز جو

نمائندے ہیں ان کا موجود ہونا بہت ضروری ہے اور یہ روایات بھی ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ لاءِ منسٹر صاحب سے assure کروالیں کہ ہوم سیکرٹری صاحب آئینے گے یا نہیں آئینے گے یا انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بگو صاحب نے درست فرمایا ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب سے صحیح بھی میری بات ہوئی ہے۔ He is supposed to be here۔ شاید راستے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوئی ہو، نہیں تو وہ definitely یہاں موجود ہوتے، جب آپ ممبر ان اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہوں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہوم ڈپارٹمنٹ کی یہاں نمائندگی ہو گی اور میں یہ assure کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاءِ منسٹر صاحب! آپ پھر بحث کا آغاز کریں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج لاءِ اینڈ آرڈر پر بات کرتے ہوئے میں خاص طور پر emphasis اس بات پر کروں گا کہ یہ جو ایک ہمارے ہاں روایتی طریقہ کار ہے کہ ہم crime figures پر جاتے ہیں، crime figures کی بات کرتے ہوئے تھوڑا سا ہمیں deduction کا بھی خیال رکھنا پڑے گا اور مجموعی طور پر ہمیں اس صورتحال کا بھی ذکر کرنا پڑے گا کہ جس کی وجہ سے آج ہمارے صوبہ میں لاءِ اینڈ آرڈر کے حوالے سے جب ہم بات کرتے ہیں تو کرام میں اضافے کی بات کرتے ہیں تو تھوڑا سا ہمیں ان محکمات کو بھی مد نظر رکھنا ہو گا کہ اس کے پیچھے محکمات کیا ہیں؟

جناب سپیکر! پوری دنیا میں crime کی assessment کا طریقہ کار یہ ہے کہ ہمیں آبادی کے تناوب سے دیکھا جاتا ہے کہ اس ملک یا صوبہ کی آبادی کتنی ہے اور وہاں پر جرام کی شرح کیا ہے اور اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے پھر اس اضافے پر بات کی جاتی ہے لیکن ہمارے ہاں پہلے کبھی یہ طریقہ راجح نہیں تھا۔ ابھی حال ہی میں ہم نے یہ ایک نیا طریقہ اپنایا ہے اور اس کے مطابق میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو 2001 کے بعد آئے ہیں اس میں اگر دیکھا جائے تو ایک فارمولہ ہے جس کے تحت کرامگریٹ کو assess کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو population 100 thousand ہے اس کو ہم figures کی خدمت میں گزارش کریں تو وہ آپ کے $\frac{\text{کل آتے ہیں}}{\text{population}}$ divided by population 2001 کے

میں اس فارمولے کے مطابق ہمارے ہاں 283 کیسز بننے ہیں، میں all reported crimes کی بات کر رہا ہوں۔ 2002 میں وہ 283 سے اضافہ ہو کر 304 ہو جاتا ہے اور اسی تناسب سے آبادی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ 2003 میں آبادی میں پھر اضافہ ہوتا ہے تو پھر کرامم میں اضافہ بھی 300 ہو جاتا ہے۔ اسی طرح 2004 میں وہ 300 سے بڑھ کر 323 ہو جاتا ہے۔ 2005 میں 323 سے کم ہو کر 321 ہو جاتا ہے لیکن آبادی میں 84,562,000 کا figure تھا جو بعد وہ میں all crime کی بات کر رہا ہوں۔ اگر head wise آپ دیکھیں تو وہ بھی اسی تناسب سے اضافہ ہوا ہے۔ میں بات ثابت یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ ایک crime assessment کا جو میں الاقوامی معیار ہے اس کے مطابق ہمارے ہاں آبادی میں اضافہ زیادہ تناسب سے ہوا ہے اور اس کے مقابلے میں جرامم میں جو اضافہ ہے وہ اس تناسب سے نہیں ہو بلکہ وہ قدرے کم رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس میں بعض جرامم ایسے ہیں کہ جن میں قطعی طور پر کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ مثال کے طور پر ہمارے ہاں murder ہے اس میں وہ اضافہ نہیں ہوا جو آبادی کے تناسب سے ہونا چاہئے تھا۔ بہر حال میں ایک نئی بات آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ اس حوالے سے اگر دیکھا جائے تو جرامم میں اضافے کا تناسب کوئی اتنا اگر منگ نہیں ہے۔ میں یہ قطعی طور پر نہیں کہوں گا کہ اس وقت ہمارے صوبہ میں لاءِ اینڈ آرڈر کی صورت حال یہ ہے کہ یہاں پر کوئی قتل، چوری اور ڈکیتی نہیں ہوتی، جس طرح ہر سو سالی میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ trend موجود ہے کہ وہاں پر جرامم ہوتے ہیں اسی تناسب سے ہمارے ہاں بھی ہوتے ہیں لیکن یہ کہنا مناسب رہے گا کہ آبادی کے حوالے سے ہمارے ہاں تھوڑا اسی trend جو ہے یہ ذرا کم ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جرامم کو کلی طور پر روکنا آج انتائی، میں دوبارہ اس بات کو دھر انداختا ہوں گا کہ انتائی ترقی یافتہ جو معاشرے ہیں ان میں بھی مکمل طور پر یا 100% فیصد جرم کو روک نہیں سکتے لیکن اصل بات جو ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ جرم ہونے کے بعد اس کی detection کیسی رہی؟ detection کے بعد ملزمان چالان ہوئے، چالان ہونے کے بعد عدالتوں میں مقدمات گئے، وہاں پر conviction کا ریٹ کیا رہا؟ اس کو بہتر کرنے کے لئے ہمیشہ میں نے ایک بات کی ہے کہ ایک بات جس کے متعلق حکومت

ہمیشہ اپنی Law Enforcing Agencies کے حوالے سے انتہائی ثوہر کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ ہمارا detection rate لا زماں سال improve ہو رہا ہے، جرم ہونا علیحدہ بات ہے۔ میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تھوڑا سا آپ اپنی یادداشت پر زور ڈالیں تو اس وقت تک صرف اسی سیشن کی میں بات کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں جو کال اینسٹینشن نوٹس آئے ہیں ان کا کال اینسٹینشن نوٹس میں سے 90 فیصد ایسے کال اینسٹینشن نوٹس تھے جن کے جواب میں، میں نے یہ گزارش کی کہ یا تو ملزم ان گرفتار ہو چکے ہیں یا کیسز trace ہو چکے ہیں، ہماری workout کے حوالے سے ہو چکے ہیں تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ detection کے حوالے سے ہماری کارکردگی بہتر رہی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پھر ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جہاں ماضی میں ایک وقت تھا کہ پولیس کی کارکردگی اس حوالے سے سوالیہ نشان بی ہوئی تھی کہ پولیس کے پاس وسائل نہیں تو باوجود اس حقیقت کے کہ ہم پر اس حوالے سے تقید نہ صرف اسمبلی میں بلکہ اسمبلی سے باہر موجودہ حکومت پر اس حوالے سے تقید ہوتی ہے کہ ہم نے پولیس کو وسائل زیادہ دیئے اور اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہم پولیس کی استعداد کو، پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنا چاہتے تھے اور اس کا ایک عملی پہلو جو ہے وہ detection کا rate ہتر ہونے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں ایک گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ اس کا اگلا پہلو detection کے بعد جو آتا ہے وہ investigation آتا ہے، اس کے بعد پھر prosecution۔ اسی طرح موجودہ حکومت نے detection کے بعد investigation پر بھی خصوصی توجہ دی ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے صوبہ میں ایک بہتر سسٹم کام کر رہا ہے اور یقینی طور پر اس کے نتائج figures کے حوالے سے ماضی سے، میں کسی ماضی کی حکومت کی نہیں بلکہ میں اپنے period کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ 2002 کے بعد سے لے کر آگے تک investigation figures بہتر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور خاص بات جو میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں، چونکہ اب وقت کی کمی کے باعث شاید میں اتنی پوری تفصیل میں نہ جاوں لیکن میں اتنا ضرور ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ district-wise crime detection پر ہم نے باقاعدہ /investigation کے حوالے سے ایک کام بنایا ہے۔ ایک مقدمہ درج ہوتا ہے تو وہ

registrar of case پر آجاتا ہے اس کے بعد اس کا چالان مکمل کیا جاتا ہے۔ ہم نے باقاعدہ ایک کالم بنایا ہے کہ اس ضلعے میں کتنے cases under investigation ہیں۔ جتنے monitor پر monthly basis under investigation ہوتے ہیں ہم انھیں باقاعدہ monitor کرتے ہیں اور ہر ضلعے کا monitor کون کرتا ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب خود under investigation کیوں cases under investigation کے ضلعے میں اتنی زیادہ تعداد میں ہیں۔ اسے جواب دینا پڑتا ہے کہ اس تینیش مکمل کیوں نہیں ہوئی اور چالان عدالتون میں کیوں نہیں بھیجا گیا؟ لہذا ہم نے اس کو بھی improve کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں ایک بہتری آرہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد prosecution آتا ہے۔ جیسا کہ اس معزز ایوان نے مر بانی فرمانی اور یہاں سے ہمارا Independent Prosecution Service کا قانون پاس ہوا۔ اس کا process almost By the end of next month، soon after Eid vacations کامل کر چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ proper طریقے سے launching Independent Prosecution Service کی کارڈی جائے گی۔ عام طور پر یہاں پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مقدمات کی عدالتون میں مناسب پیروی نہیں ہوتی اور پیروی نہ ہونے کے باعث ملزم بری ہو کر باہر آ جاتے ہیں، انھیں سزا نہیں ملتی تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی اب بہتری آئے گی اور ہمارے صوبے میں conviction rate improve ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک اور اہم بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے یہاں پر ایک نیا concept introduced کروا یا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں بعض hardened criminals ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ایک جرم کرتے ہیں ان کا کسی عدالت میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے ضمانت پر رہا ہو کر باہر آتے ہیں۔ پھر دوسری دفعہ کسی دوسرے مقدمے میں ملوث ہو جاتے ہیں، پھر گرفتار ہوتے ہیں اور پھر باہر آ جاتے ہیں اور آتے ہی تیسرا مقدمہ میں ملوث ہو جاتے ہیں لہذا ہمارے ہاں کوئی ایسا system موجود نہیں تھا کہ اس قسم کے کا کوئی ریکارڈ ہو۔ hardened criminals or repeaters

جناب والا! وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت پر اب ہم نے یہ بھی initiative^{initiative} لیا ہے کہ جو لوگ جرائم میں ملوث ہیں ان کی ایک profile maintain کی جائے گی اور اس profile کے مطابق ہم نے باقاعدہ ایک track کھا ہوا ہے۔ اس میں خاص طور پر abduction for ransom cases کے حوالے سے دیکھا گیا ہے کہ جو ملزم ایک مرتبہ اس جرم میں ملوث ہوتا ہے وہ خدمت پر آتا ہے اور پھر دوبارہ واردات کرتا ہے۔ پھر جیل چلا جاتا ہے۔ پھر خدمت پر آ جاتا ہے۔ تو اس کو bethen کرنے کے لئے ہم نے باقاعدہ ان کا track کر کھا ہوا ہے اور ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ دوبارہ اس قسم کی repeat activities کو کسی نہ کر سکیں۔

یہاں abduction for ransom کے حوالے سے میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا، چونکہ ضمناً اس کا ذکر آگیا ہے تو اس حوالے سے آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے پورے صوبے میں جتنے بھی cases report ہوئے وہ سارے کے سارے workout ہوئے اور آج ہمارے پاس پورے صوبے میں صرف nine cases under investigation ہیں جو کہ ہیں جسکے میں صرف ہوئے ہیں اور ملزمان کے خلاف چالان عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی سنگین جرم ہے اور اس کا ہمارے معاشرے پر بہت بڑا impact ہو سکتا ہے اور کام جاتا تھا کہ آپ تاؤ ان دیں اور تاؤ ان کے بعد رہائی ہوتی تھی لہذا اس بارے میں پولیس نے مؤثر طور پر کارروائی کی ہے اور آج پورے صوبے میں، 35 اضلاع میں صرف 9 مقدمات under investigation ہیں جبکہ باقی سارے workout ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ مجموعی طور پر پولیس میں ایک trend^{trend} آیا ہے اور اب پولیس اس بات کا انتظار نہیں کرتی کہ چیف منسٹر صاحب صح اٹھیں، ہمیں کیس تو پھر ہم نے کوئی کام کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہر میں پولیس کی میٹنگ لیتے ہیں اس میں صرف دو باتوں پر پولیس compel^{compel} کیا جاتا ہے کہ آپ یہ دو باتیں اپنانے کی کوشش کریں۔ ایک pro-active policing کے آپ اپنے فرض کو خود نبھاتے ہوئے جرائم کے خاتمے کے لئے اپنا فرض پورا کریں اس کے لئے کسی کو کہنا نہ پڑے۔ آپ اس لئے جرائم کا خاتمہ نہ کریں کہ آپ نے اسمبلی میں رپورٹ دیتی ہے۔ آپ اس لئے جرائم کا خاتمہ کرنے

کی کوشش نہ کریں کہ آپ وزیر اعلیٰ کے آگے جواب دہیں۔ آپ جرائم کا خاتمہ اس لئے کریں کہ یہ آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے اہذا پولیس میں یہ احساس پیدا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو شش کرتے ہیں اور میں وثوق کے ساتھ یہ کہ سکتا ہوں کہ pro-active policing کے تحت پولیس میں احساس ذمہ داری آیا ہے اور آگے جب میں فلگز میں جاؤں گا تو یہ بات مزید عیاں ہو گی۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کے initiative کے لحاظ سے دوسری بات جس پر میں کروں گا وہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ہم نے اس سوسائٹی میں پولیس کے image کیسے ہتر کرنا ہے؟ جب ہم pro-active policing کی بات کرتے ہیں تو جنوری 2006 سے لے کر اگست 2006 تک 39 ہزار proclaimed offenders کیا گیا ہے جبکہ گزشتہ سال اس عرصہ کے دوران 27,783 گرفتار ہوئے تھے۔ اب جب ہم 39 ہزار proclaimed offenders کی بات کرتے ہیں، گزشتہ فلگز ہمارا 27 ہزار کا ہے تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ پولیس نے محنت کی ہے، کارکردگی دکھائی ہے۔ یہ 27 سے 39 کا فلگر پولیس کی محنت اور کارکردگی کی وجہ سے آیا ہے۔ اسی طرح absconders جنہیں عدالت مفرور قرار دے دیتی ہے یہ جنوری 2006 سے لے کر اگست 2006 تک 29779 ہم نے گرفتار کئے ہیں جبکہ گزشتہ سال اسی corresponding period میں ہم نے 20,098 گرفتار کئے تھے۔

جناب سپیکر! اسی طرح recovery of illicit arms یہ جو ناجائز اسلحہ پکڑا جاتا ہے۔ اس وقت ہمارے صوبے میں اگر پولیس نے سب سے زیادہ کمیں activity دکھائی ہے تو وہ اس میں دکھائی ہے۔ جنوری 2006 سے لے کر اگست 2006 تک 46562 مقدمات ناجائز اسلحہ کے درج کئے گئے ہیں جبکہ گزشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 32 ہزار cases درج کئے گئے تھے۔ صرف ان کی registration میں 31 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے ہاں مختلف gangs و تھے جو کہ مختلف قسم کے جرائم میں ملوث تھے۔ جنوری 2006 سے لے کر اگست 2006 تک gangs bust 2222 کئے گئے ہیں جبکہ گزشتہ سال اسی corresponding period کا گلر 1054 تھا اور اس سلسلے میں 111 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم pro-active policing کی بات کرتے ہیں تو اس میں بھی آتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے لاہور میں preventive policing Squads بنائے ہیں۔ محافظ اسکواڈز کے حوالے سے لاہور پولیس کا ٹارگٹ 500 دیا گیا تھا جبکہ اس وقت 448 محافظ اسکواڈز لاہور میں، 50 گجرانوالہ میں، 100 راولپنڈی میں 240 فیصل آباد اور ملتان میں 100 قائم کئے گئے ہیں جبکہ مختلف چھوٹے اضلاع میں 913 محافظ اسکواڈز قائم کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر اب تک 1863 محافظ اسکواڈز قائم کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت محافظ اسکواڈز کے سلسلے میں، CCTV Cameras کا لگانے کے سلسلے میں ہم جو کام کر رہے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ عوام کے تعاون سے کر رہے ہیں۔ تاجر برادری یادوسرے صاحب حیثیت لوگوں کو involved کر کے، ان سے فیڈز لے کر ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ہم community policing کے concept کو لے کر آرہے ہیں۔ لاہور میں CPLC قائم ہو گئی ہے۔ دوسرے اضلاع میں سیفیٹی کمیشن بن رہے ہیں لہذا زیادہ سے زیادہ elements کے society کو اس میں شامل کر رہے ہیں تاکہ ان کے تعاون سے ہم یہ کام کر سکیں۔ اس وقت تک ہم 2630 کیمرے لگا چکے ہیں۔ beat system کو introduce کروارہے ہیں۔ watchman کا system بھی لے کر آرہے ہیں اور foot patrolling کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ public awareness campaigns میں مختلف اضلاع اور ڈویژنల ہیڈ کوارٹرز پر ہم Seminars کروارہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں، آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب ہم نے تھانے کے ماحول کو بہتر کرنے کی بات کی تھی اور ہم نے کما تھا کہ ہم پولیس کا image ہتھ کرنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس وقت ہم نے ہر تھانے میں ایک رپورٹنگ سentrال قائم کرنے کی بات کی تھی۔ میں نے اس وقت بھی کما تھا اور آج پھر اس بات کو دوہرانا چاہتا ہوں کہ اگر آج عام آدمی کو پولیس سے شکایت ہے تو وہ آئی جی صاحب سے نہیں، بلکہ آئی جی صاحب سے نہیں، ڈی آئی جی صاحب سے کسی کو نہیں، ہمارے ڈی پی او ز سے کسی کو شکایت نہیں ہے حتیٰ کہ اے ایس پیرزا اور ڈی ایس پیرز تک بھی بہت کم شکایت ہے لیکن اگر ایک آدمی کو اصل شکایت ہے تو وہ تھانے کی سطح پر ہے۔ تھانے کی سطح پر اس نے شکایت پیدا ہوتی تھی کہ وہاں ایک عام آدمی کا ایک دم ایسے لوگوں سے interaction ہوتا تھا جو اس ماحول سے expose نہیں ہوتے تھے۔ وہاں

میٹر کے پاس ایس ایچ اوز لگے ہوتے تھے اسی ضلع میں انپکٹر موجود ہیں، گریجویٹ موجود ہیں، لاءِ گریجویٹ موجود ہیں حتیٰ کہ ہمارے پاس پوست گریجویٹ بھی موجود تھے لیکن ان کو ایس ایچ کا و نہیں لگایا جا رہا تھا۔ تو جب ہم تھانے کے ماحول کو بہتر کرنے کی بات کر رہے تھے تو میں نے اسی معزز ایوان میں یہ کہا تھا کہ ہم آئندہ سے ہر ضلع میں آفیسرز کا ایک پول بنارہے ہیں اس selected pool میں انپکٹر سطح کے بہتر ریکارڈ کے حامل آفیسرز ہوں گے، انہوں نے پولیس کورسز کے ہوں گے اور وہ professionally بہتر کو الینکیشن رکھتے ہوں گے تو اس علاقے کا ذی پی او اپنی صوابید کے مطابق ان کو ایس ایچ اور post کرے گا۔ ہم نے اس پر عملدرآمد شروع کیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں و ثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ 90 فیصد ایسے پولیس ٹینشیں ہیں جہاں پر اس نئی پالیسی کے مطابق عملدرآمد کر چکے ہیں۔ ہمارے کچھ اخلاع جن میں اس بات پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہواں کی وجہ افسران کی کمی ہو سکتی ہے لیکن commitment یا یت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جہاں دس فیصد میں نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں بھی the passage with the time of کو ایفا نہیں کر سکتے افسران لگائیں گے تاکہ تھانے کے ماحول کو بہتر کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! ممکن ہے ہمارے بھائی کمیں کہ عملی طور پر یہ بات نہیں ہے لیکن میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ لاہور کا کوئی بھی تھانے visit کر لیں انشاء اللہ تعالیٰ میں رپورٹنگ سنٹر ضرور موجود ہو گا اور اس رپورٹنگ سنٹر میں کم از کم ایک گزنسیڈ آفیسر موجود ہو گا جس کا کم از کم level اس سب انپکٹر کا ہو گا۔ آپ وہاں جائیں تو ایک respectable طریقے سے آپ کو receive کیا جائے گا۔ آپ کی بات سنی جائے گی اور پھر آپ کو guide کیا جائے گا کہ آپ یہ طریقے کا اختیار کریں۔

جناب سپیکر! میرے سارے بھائی جانتے ہیں کہ پہلے ہمارے تھانوں میں پہلا ہی محمر کے ساتھ ہوتا تھا۔ ظاہری بات ہے کہ جب تھانے میں باعزت طور پر interaction بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی۔ آپ کو باعزت طریقے سے entertain کرنے والا کوئی بندہ نہیں ہو گا تو وہاں سے شکایات کا پیدا ہونا لا محالہ تھا۔ اب ہم نے پولیس کو وسائل دیئے ہیں اور پولیس نے commitment کے ساتھ کام کیا ہے اور آج ہمارے رپورٹنگ سنٹر functional ہو چکے ہیں اور ہماراں پر بہتر افسران موجود ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے اسی طرح upper subordinate کی بات کی تھی۔ اس وقت

ہمارے بعض دوستوں نے کہا تھا کہ جب آپ ڈی ایس پیرز کو تھانے میں بٹھائیں گے تو شاید اس کی کچھ repercussions ہوں۔ ہم نے ایک تھانے میں ایک ڈی ایس پی کو بٹھایا لیکن وہاں پر ہمیں تھوڑا سا problem آیا۔ میں اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کوئی جھجھک محسوس نہیں کر رہا کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ اگر ایک فیصلہ عوام کے مقاد میں نہیں اور اس سے کارکردگی بہتر نہیں ہوتی تو حکومت اسے تبدیل کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی اور نہ ہی اسے انکا مسئلہ بنایا جاتا ہے۔ پولیس کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب کو سفارشات ملیں کہ ایک کی وجہ سے دو تھانوں پر ڈی ایس پی مناسب رہے گا تو again we are considering ہم نے ابھی فیصلہ نہیں کیا لیکن اگر بہتری کے لئے یہ قدم اٹھنا پڑا تو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہو گی۔ بہر حال upper subordinate liaison کے ساتھ زیادہ رابطہ اور تھانے کے معاملات پر زیادہ نظر رکھنے کے لئے ہمارا یہ ایک اٹل فیصلہ ہے کہ ہم نے اسے ایس پی یا ڈی ایس پی سٹھ کے افسر کو رکھنا ہے اور انشاء اللہ یہ پالیسی آگے چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے شفت سسٹم کی بات کی تھی۔ ہمارے پانچ بڑے اضلاع میں جہاں سٹی گورنمنٹس قائم ہو گئی ہیں ان کے لئے ریکروٹمنٹ کر لی ہے۔ ہمارے پاس فورس آگئی ہے۔ کچھ ٹریننگ کر رہی ہے اور کچھ ہمارے پاس پکنچ گئی ہے۔ ہم بعض جگہوں پر شفت سسٹم لے آئے ہیں لیکن with the passage of time ان پانچ بڑے شرودوں میں شفت سسٹم کا آغاز ہو گا۔ میں بڑے اعتماد کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب شفت سسٹم آجائے گا تو اس سے پولیس کی کارکردگی میں بہت بہتری آئے گی اور پولیس کے متعلق جو ایک عام شکایت ہوتی ہے کہ جب کوئی آدمی تھانے میں جاتا ہے تو اس کو ایس ایف اے نہیں ملتا کوئی سینٹر افسر نہیں ملتا۔ اس سینٹر افسر نے گشت بھی کرنی ہوتی ہے اس سینٹر افسر نے سڑکوں پر ڈیلوی یونیٹ بھی دینا ہوتی ہے اس سینٹر افسر نے عدالتوں میں پیشیاں بھی بھگلنٹی ہوتی ہیں گواہی کے لئے بھی جانا ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کمی اسی طرح پوری کی جا سکتی تھی کہ اگر ہم ان تھانوں میں شفت سسٹم لاگو کریں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایف آئی آر کے figures میں اضافے کی بنیادی وجہ free registration of FIRs بھی ہے۔ آج اگر ہمیں پولیس کے متعلق

جو سب سے کم شکایت موصول ہوتی ہے وہ ایف آئی آر کی رجسٹریشن کے حوالے سے ہے۔ میں ایف آئی آر کی non-registration کا عدالتی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ وہ اختیار صوبے سے نکل کر ضلع کے پاس آگیا ہے اور ہم نے ضلع میں جو ڈیشی کے علاوہ بھی لوگوں کو avenues دے دیئے ہیں لوگوں کو موقع دے دیئے ہیں، لوگوں کو جگہیں دے دی ہیں جماں وہ ایف آئی آر کی رجسٹریشن کے لئے جاسکتے ہیں۔ ایس پی آفس میں بھی ایف آئی آر کی رجسٹریشن کا ایک سسٹم evolve کیا گیا ہے۔ ٹاؤن میں جو افران تعینات کئے گئے ہیں ان کے دفاتر میں بھی اور اس کے علاوہ اضلاع میں ایک روپرینگ سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے جماں free registration کے لئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہاں پر یہ بات کی تھی کہ سپاہی کی تختواہ میں دو ہزار روپے کا اضافہ کیا جائے۔ آپ میری بات سے اتفاق کریں گے کہ ہمارے ہاں government functionaries میں اگر سب سے کوئی paid low اطباقہ تھا تو وہ ہمارے سپاہی تھے۔ جس سپاہی کو صحیح سے شام تک اپنے معاش اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کی فکر رہتی تھی اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں تھا لیکن اس حکومت نے پہلی دفعہ ان کی تختواہ میں دو ہزار روپے کا اضافہ کیا تھا اور آج میں اس معززاً یوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاؤشوں کی وجہ سے آج ہمارے کا نسلیہ کو دو ہزار روپیہ اضافی ملنا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا ہم نے اس معززاً یوان میں جو commitment کی تھی اس کو پورا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے ایس ایچ کی ٹریننگ کی modules بنانے کی بات کی تھی۔ ان کے لئے کورسز کی بات کی تھی۔ ہمارا وہ سسٹم آپکا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح ہم نے یہاں پر ہائی وے پٹرولنگ کی بات کی تھی۔ ہمارے ہاں پنجاب میں 468 پٹرولنگ پوسٹیں بننی تھیں ان میں سے 90 فیصد کمل ہو چکی ہیں اور آج ہماری شاہراہیں اس لحاظ سے محفوظ ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جیسے موڑوے اور جی ٹی روڈ پر وفاتی حکومت کی موڑوے پولیس ہے ہم نے بھی اسی طرح صوبائی شاہراہوں پر ہائی ویز پٹرولنگ کا نظام زیادہ مربوط بنایا ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری شاہراہیں محفوظ ہیں اور وہاں پر جرام کی شرح میں ایک واضح کی آئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم ٹریفک کا بھی نیا سسٹم لارہے ہیں۔ ہم نے اس کی revamping کے لئے اس معزز ایوان میں بات کی تھی کہ ٹریفک کا نیا سسٹم لاکیں گے۔ ہم نے پانچ بڑے شروں میں بھرتی کی ہے اور پھر اس بات کو repeat کرنا پڑتا ہے کہ انشاء اللہ ہم نے across the board یہ کوشش کی ہے کہ ٹریفک پولیس کی سو فیصد میراث پر بھرتی کی جائے۔ ان کی تجوہوں کا پیکچ بھی مختلف رکھا ہے۔ اس کے آنے سے آپ کو ٹریفک پولیس میں ایک واضح تبدیلی محسوس ہو گی۔ ہمارے پہلے bag کی ٹریننگ مکمل ہو چکی ہے اور ہم اسے ground پر لارہے ہیں۔

جناب والا! اب میں ضلع وار کرام کی بات کرنا چاہوں گا۔

آوازیں: راجہ صاحب آپ منتظر کریں تاکہ ہماری بھی باری آئے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جی، ٹھیک ہے۔ میں باقی باتیں wind up کرتے ہوئے کہہ دوں گا۔ میں نے overall figures بتادیئے ہیں اس لئے ضلع وار کرام کی زیادہ تفصیل نہیں بتاتا لیکن اتنی بات ضرور بتانا چاہتا ہوں اور پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ اس بات سے میرا کوئی نہیں کہ اگر کہیں کرام کی رجسٹریشن میں اضافہ ہوا ہو تو that is a separate concerned issue لیکن detection چالان مکمل کرنا دعالتوں میں بھیجننا اور بہتر investigation کرنا تاکہ کم از کم مجرم جو ہیں وہ قانون کے مطابق سزا سے نہ نجک سکیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم عمدہ برآ ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی commitment دو جو پہلے میں نے پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے پولیس کے image کو بہتر کرنے کے حوالے سے دونوں پر ہم کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس commitment کے تحت کام کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ باقی باتیں جس طرح ہمارے دوست بات کریں گے میں ان کا ساتھ ساتھ جواب دیتا رہوں گا یا upwind پر بات کر لوں گا۔ اب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ نماز کریں یا بحث جاری رکھی جائے۔ اس سلسلے میں ہاؤس کی کیا رائے ہے۔ کیونکہ ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے۔

آوازیں: قائد حزب اختلاف کو بات کر لیئے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے قائد حزب اختلاف کی تقریر کے بعد میں منٹ کے لئے وقفہ نماز کرتے

ہیں۔ قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب کی باتیں میں سن رہا تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلی دفعہ سنا ہے کہ آبادی کے تناسب سے کرامم بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اقرار کر لیا کہ اگر آبادی بڑھتی جائے گی تو ہمارا crime rate بھی بڑھتا جائے گا اور ہم کنٹرول کرنے میں ناکام رہیں گے۔ اصل میں اپوزیشن تو ہمیشہ یہ بات کرتی رہی کہ جناب لاے اینڈ آرڈر کی situation خراب ہے۔ اخبارات لکھتے رہے کہ امن عامہ کی صورتحال خراب ہے لیکن چند دن پہلے ایک خط جو کہ وزیر اعظم نے لکھا ہے یہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ خود اس حکومت کے وزیر اعظم نے چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ صوبوں میں امن عامہ کی تشویشناک صورتحال street crimes ہے۔

—

جناب والا! یہ ہمیں تو الزام دیتے ہیں کہ ہم اپوزیشن برائے اپوزیشن کرتے ہیں لیکن اب ان کے اپنے وزیر اعظم نے صوبوں کی حکومتوں پر امن عامہ کے حوالے سے عدم اعتماد کر دیا ہے۔ یہ وہ لیسٹ ہے جو وزیر داخلہ کے ذریعے ان کو بھیجا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد صوبہ کیا اپنے آپ کو defend کرے گا کہ جب ان کا اپنا پرمیٹ منسٹران کو یہ کہہ دے کہ جناب آپ کے صوبے میں لاے اینڈ آرڈر کی صورتحال ٹھیک نہیں ہے اور ہو بھی کیسے سکتی ہے۔ چند باتیں وزیر قانون صاحب نے ٹھیک کہیں کہ انہوں نے چند اقدامات کئے لیکن ان اقدامات کا نتیجہ کیا تھا؟

جناب سپیکر! میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ حکومت پنجاب کی کوئی vision ہے، کوئی priority ہے اور نہ ہی کوئی میراث سسٹم ہے۔ انہوں نے چیک پوسٹس بنانے کی بھی بات کی لیکن آپ کو یاد ہو گا اور ہم نے اخبارات میں یہ پڑھا کہ ان چیک پوسٹوں پر جب بھر تیوں کی بات آئی تو ان کے ایکپی ایز، ایک ایز نے عدالتوں میں جانے کی دھمکیاں دیں کہ ہم عدالتوں میں جائیں گے اگر ہمیں سیٹیں نہ دی گئیں۔ پھر سیٹیں دینے کا معاملہ رفع دفع کیا گیا۔ اسی طرح ابھی حال ہی میں جب اخبارات میں یہ چھپا کہ پراسکیوشن سروس کے لئے بھرتیاں ہوئی ہیں تو اخبارات میں یہ آیا کہ شاید ایمپی ایز کو دو دو تین کلرک یا جونیئر آفیسرز کی نوکریاں دی جائیں گی تو اس پر تشویش کی لسر دوڑی اور آپ کو یاد ہو گا کہ جب افطار ڈنر ہوا تو وزیر اعلیٰ نے خود اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ اخبارات میں تو یہی آگیا ہے آپ فکر نہ کریں آپ کو دو دو تین تین نوکریاں دیں گے۔

جناب سپیکر! جس حکومت کی priority یہ ہو کہ میرٹ کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے تقریباً کرنی ہیں تو پھر آپ کیسے سمجھتے ہیں کہ لاے اینڈ آرڈر کی situation: بہتر ہو سکتی ہے۔ اب میں بات کرتا ہوں پچیک پوسٹوں کی تواں میں جن دوستوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ایس ایس پی لاہور کا street on record موجود ہے کہ انہوں نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہاں ان میں سے کچھ لوگ crimes میں ملوث ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب خود پولیس آفیسر ز اقرار کر رہے ہیں اس کے بعد ان کو اور مراعات دینا مناسب نہیں ہے۔ اب پھر اس سال کے بجٹ میں ان کے لئے 21 بلین روپے رکھ دیئے گئے ہیں اس لئے کہ مزید لوٹ مار کی جائے۔

جناب سپیکر! میں تو سمجھتا ہوں کہ ہماری جو پنجاب پولیس ہے اس کو تو آپ اگر تو پ اور ٹینک بھی دے دیں اگر میرٹ پالیسی نہیں ہو گی تو پھر یہ کوئی چیز بھی کمزول نہیں کر سکے گی۔

جناب سپیکر! جماں تک بات ہے ان کو مراعات دینے کی تو بھی وزیر موصوف میرے بھائی نے کہا کہ ہم نے جو تھانوں میں سپروائزری آفیسرز لگانے کی بات کی تھی اس کو ہم شاید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ان کا vision کوئی نہیں ہے۔ جب آپ حکومت کا پیسا، عوام کا پیسا بے دردی کے ساتھ ایک مجھے کو دیتے ہیں تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ پہلے آپ کو thrash out کرنا چاہئے تھا کہ یہ پیسا خرچ کماں پر ہو گا۔ سپروائزری آفیسرز کے لئے تیس تیس لاکھ روپے کی گاڑیاں تو خریدی گئیں۔ میرے بھائی وزیر جو میٹھے ہوئے ہیں ان کے لئے دس دس لاکھ روپے کی گاڑیاں دی گئیں اور جو سپروائزری آفیسرز لگانے ہیں ان کو تیس تیس لاکھ روپے کی لینڈ کروزرز خرید کر دی گئی ہیں۔ اب کہہ رہے ہیں کہ ہم پالیسی revise کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سارا پیسا down the drain گیا۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: پونٹ آف آرڈر۔ جناب والا! انتہائی معذرت کے ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ وقت کم تھا میں تفصیل سے بات نہیں کر سکا۔ میں on record یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو تھانے کی improvement کے لئے چیف منسٹر صاحب کی vision کے لئے ان کے لئے ہم نے مسوائے کا نشیبل کی تجوہ بڑھانے جو administrative measures کے کوئی اضافی فنڈ نہیں دیے۔ ہم نے پہلے سے موجود resources کو بہتر کرنے کی کوشش کی ہے اور کسی بھی سپروائزری آفیسرز کے لئے کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! بہر حال یہ وزیر موصوف صاحب کی بات ہے میں تو اخبارات میں پڑھتا ہوں۔ ان کی یقین دہانی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ گاڑیاں جو تیس تیس لاکھ روپے میں خریدی گئی ہیں وہ پھر اگلی دفعہ ہم دیکھیں گے۔ ابھی یہ بھی بات ہوئی، میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اس سے پہلے کہ میں facts and figures میں آؤں یا جو میرے پاس تھوڑے سے figures سے ہیں اس پر بات کروں۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنے صرف ایک سال کا اپنی پولیس کے رویے کاریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو پتا چل جائے گا۔ صرف اس ہاؤس میں جو تحریک استحقاق آئی ہیں اور ان میں سے حکومتی اراکین کی کتنا تحریک استحقاق ہیں۔ حکومتی بخوبی کے اراکین کی تعداد زیادہ ہے تو جس پولیس ڈپارٹمنٹ کا رویہ اپنے حکومتی بخوبی کے ساتھ ایسا ہو گا کہ جن کی تحریک استحقاق اپوزیشن سے بھی زیادہ ہیں پھر اس ڈپارٹمنٹ سے آپ کیا موقع رکھیں گے آپ جتنی مرخصی مراعات دے دیں۔ ابھی میرے بھائی نے بڑی اچھی بات کی کہ اب ایف آئی آر جسٹی ہو جاتی ہیں اور اس کی آج ہی انہوں نے ہاؤس میں رپورٹ پیش کی ہے اور پولیس کے بارے میں یہ لکھتے ہیں کہ محتمب کے پاس FIR delay in registration of FIR کی 243 درخواستیں گئی ہیں۔ آپ خود سوچیں کہ کتنے لوگ ہیں جو محتمب کے پاس جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جتنے وزیر ہیں، جتنے ایمپی ایز ہیں آپ ان سے پوچھیں تو آپ کو پتا چل گا کہ ان کے پاس زیادہ عوام صرف اس لئے آتی ہے کہ ہمارا تھانے میں پرچہ نہیں کٹ رہا۔ خود راجہ صاحب میں سمجھتا ہوں کہ سارا دن majority میں یہ کام کرتے ہیں کہ لوگ انہیں فون کرتے ہیں کہ جناب! میرا پرچہ نہیں کٹ رہا! ایمپی ایز بھی ان کے پاس جاتے ہیں کہ جناب! ہمارے علاقے میں فلاں و قوم ہوا ہے اور ایف آئی آر نہیں کٹ رہا۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اس طرح کی باتیں کر کے یا figures میں الجھا کر جیسا کہ آج راجہ صاحب نے ہمیں یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہمارا دوسرا ملکوں سے crime rate کم ہے یا اس تناسب سے نہیں بڑھ رہا۔

جناب سپیکر! یہاں پر دوڑ تو نہیں گلی ہوئی بلکہ دوڑ تو اس بات کی ہوئی چاہئے کہ crime rate ختم ہو۔ crime rate میں اس بات کی دوڑ نہیں ہوئی چاہئے کہ فلاں ملک میں اتنی آبادی ہے تو اتنا crime rate ہے اور ہمارے ملک میں اتنی آبادی ہے تو اتنا crime rate ہے۔ مجھے وزیر خوراک صاحب کی بھی بات یاد آئی کہ demand and supply سے قیمتیں کا تعین ہوتا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ لاءِ اینڈ آرڈر میں بھی آج راجہ صاحب نے demand and supply والی بات

کر دی ہے۔ شاید demand کی criminals زیادہ ہے تو اس لئے آبادی بڑھا اور پیدا کرو۔

جناب سپیکر! جب میرٹ پر سب کچھ نہیں ہو گا تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ حکومت پنجاب ایسے اقدامات کر لے گی کہ جس سے بہتر نتائج آئیں گے۔ جماں تک ممبر ان اسمبلی کی تحریک استحقاق کی بات ہوئی آج تک راجہ بشارت صاحب کی گاڑی کا نہیں پتا چل سکا کہ کون لے گیا۔ حال ہی میں ہم نے پڑھا کہ چودھری وجہت حسین کی گاڑی بھی چوری ہو گئی ہے اور اس کا بھی پتا نہیں چل رہا۔ اس صوبہ پنجاب میں جماں وزیر اعلیٰ بیٹھے ہیں، جماں پر آئی جی تشریف فرمائیں، جماں پر ہوم سیکر ٹری بھی بیٹھے ہیں جماں پر وزیر اور مشیر سب بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب کی اپنی گاڑی چوری ہو گئی ہے، لاءِ منزہ صاحب کی اپنی گاڑی چوری ہو گئی ہے، وہاں پر آپ کس لاءِ اینڈ آرڈر کی بات کرتے ہیں اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کم مراعات کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے تو پہلے بھی کہا تھا کہ صوبے میں لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث کرنے کے لئے یا پولیس ڈیپارٹمنٹ پر بات کرنے کے لئے کیا بات کریں؟ جب آپ نے پہلے ہی اپنے ہاتھ کٹوادیئے ہیں، جب آپ نے ایک امر کو شیڈول 6 میں یہ اختیار دے دیا ہے کہ پولیس آرڈر وہاں پر protect کر لیا جائے اور اس کی اجازت کے بغیر تو ہم یہاں پر بحث بھی نہیں کر سکتے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پولیس آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی گاڑی چوری ہوئی ہے اور نہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے اور میں ان سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی وزیر اعظم کا جب بھائی قتل ہوا تھا اور اس کا آج تک پتا نہیں چل سکا کہ کس نے قتل کیا تھا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! وزیر مواصلات یہ بھی بتا دیں کہ یہ اس وقت کن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وزیر اعظم کا بھائی قتل ہوا تھا یہ اس وقت قاتلوں میں بھی موجود تھے اور ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

آوازیں: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں facts and figures کی طرف آنا چاہوں گا۔ پہلی بات

تو یہ ہے کہ میں نے آئی جی صاحب کو بطور لیڈر آف اپوزیشن لیٹر لکھا کہ مجھے ایک سال کے اعداد و شمار چاہیں۔ اس کا چارٹ چاہئے لیکن آج ایک ہفتہ ہو گیا ہے مجھے وہ crime chart نہیں مل سکا۔ یہ میں نے اپنے کسی ذاتی دوست کی وجہ سے چار مینے کے متعلق crimes figures لئے ہیں۔ یہ میں سے لے کر اگست تک کے اعداد و شمار میرے پاس ہیں۔ اس میں اگر آپ دیکھیں تو صوبہ پنجاب میں صرف 1985 murder cases ہیں۔ اگر 4 مینے میں 2 ہزار کے قریب ہیں تو 12 مینے میں 6 ہزار کے قریب ہیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں 35 اضلاع ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہر ضلع میں ہر مینے کم از کم 200 افراد قتل ہو رہے ہیں تو ہماں ہے وہ پولیس؟ اسے 21 بلین روپے دینے کا ہمیں کیا فائدہ ہے؟ اگر ہم یہاں robbery پر دیکھیں تو 4 ہزار سے زیادہ اس چیز کے مقدمات درج ہوئے اور یہ تعداد reported cases کی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں آدھے سے زیادہ کیس رپورٹ نہیں ہوتے۔ کچھ محسوب کے پاس جاتے ہیں اور کئی بے چاروں کو سفارشیں ڈھونڈنی پڑتی ہیں۔ اس کے علاوہ موڑوے پر 1500 کے لگ بھگ گاڑیاں چھینی گئی ہیں۔ ڈکیٹی کوئی 5 ہزار کے قریب ہے۔ ابھی وزیر موصوف کہہ رہے تھے کہ ہم نے کمیرے نصب کر دیئے ہیں، یہ شروں کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن گاؤں سے جو مویشی چوری ہوتے ہیں اور گاؤں میں جو تھانہ کلچر کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حکومت بری طرح ناکام ہوئی ہے اور حکومت کی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ عوام کو ریلیف دیا جاسکے سوائے اس کے کہ اپنی مرضی کے من پسند لوگوں کو یہ postings دیں، اپنی مرضی کے من پسند لوگوں کو یہ بھرتی کریں۔

جناب سپیکر! اگر آپ ابھی میرے ساتھ چلیں تو یہ آج موڑ سائیکلوں پر جتنے لوگ پولیس بنی پھر رہی ہے، موڑ سائیکلوں روک کر ان سے پوچھیں تو لاہور میں سارے کے سارے لوگ جو بھرتی ہوئے ہیں وہ منڈی بہاؤ الدین سے ہیں یا گجرات سے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے ضلع کو موقع نہیں دیا گیا کہ وہاں پر سنبھالا کوئی اس پولیس سروس میں بھرتی ہو سکتا اور اگر آپ ان کی شکلیں دیکھیں تو ان سے خوف آتا ہے تو انہوں نے عوام کو کیا تحفظ دینا ہے۔

جناب سپیکر! اسی حوالے سے cattle theft ہے اور باقی چوریاں بھی ہیں۔ بات وہی ہے کہ جب تک will نہیں ہوگی، جب تک عوام کی بالادستی نہیں ہوگی، جب عوام کی بات نہیں ہوگی،

جب تک عوام کی حکومت نہیں ہوگی، جب تک حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے عوام کو روزگار نہیں ملے گا تو پڑھ لکھے لوگ بھی نظریہ ضرورت کے تحت ڈاکا مارنے پر مجبور ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کل رانا شاہ اللہ صاحب نے جب مہنگائی کے حوالے سے بات کی تو بڑی اچھی بات کی کہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے، زراعت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے لوگوں میں اضطراب بڑھا اور مہنگائی بڑھی۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے آج صوبہ پنجاب بد امنی اور قتل و غارت کے حوالے سے بُری طرح جل رہا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ یہ کمیں گے کہ یہ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں میں صرف تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں کچھ ٹھوس تجویز بھی دینا چاہتا ہوں کہ کاش! حکومت پنجاب اس پر عمل کرے اور شاید اس سے کوئی بہتری ہو سکے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے صوبے کی پولیس کو اپنے crush opponents کرنے کے لئے ان کی وفاداریاں تبدیل کروانے کے لئے ضمنی ایکشن بینتے کے لئے جو استعمال کرتے ہیں کم از کم اس کو ختم کیا جائے اور پولیس کا جواہر کام عوام کو تحفظ دینا ہے اس کی طرف پولیس کو واپس تعینات کیا جائے اور سینڈنگ آرڈر دیا جائے کہ پولیس اپنے کام کے علاوہ کوئی ایسا کام نہیں کرے گی جس سے عوام کے کام میں مداخلت ہو۔ اس کے علاوہ میں تجویز کرتا ہوں کہ ایک Parliamentary Commission on Law and Order بنایا جائے جس میں حکومتی بخوبی سے اور اپوزیشن بخوبی سے برابری کی سطح پر ممبرز کو رکھیں تاکہ وہ لاءِ اینڈ آرڈر کی monitoring کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں تیسری اور انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایک غیر جانبدار ادارے سے آج تمام سینئر پولیس آفیسرز جنہیں پنجاب بھر میں تعینات کیا گیا ہے ان کے بارے میں انکو ارٹی کرائی جائے کہ ان کے اپنے حوالے سے کتنے جرام میں ملوث ہونے کی رپورٹیں ہیں۔ اگر اس بارے میں ایک رپورٹ مرتب کر لی جائے اور ایک غیر جانبدار ادارے سے اس کی تحقیقات کرائی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے مند پسند لوگوں کو اپنے اضلاع کے خلاف میں شاید اپنے ایکشن بینتے کے لئے آج سے لگانا شروع کر دیا ہو کیونکہ ایکشن اب قریب ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کافی مدد ملے گی اور اس میں عوام کو ریلیف ملے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتری آسکتی ہے۔

جناب سپیکر! چیف منٹر صاحب نے بھی یہاں announce کیا تھا اور آج یہاں پر راجہ صاحب نے بھی کہا کہ جو تھانے جائے گا اس کی ایف آئی آر ضرور کئے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا اقدام تھا اس کو ensure کیا جائے لیکن منتخب کی رپورٹ آج کا ماحول اور حالات آپ کے سامنے ہیں۔ ابھی آپ ایک عام آدمی بن کے تھانے جائیں گے تو آپ کو کوئی entertain نہیں کرے گا جب تک آپ کی سفارش نہیں ہو گی یا جب تک آپ اپنے علاقے کے ایم پی اے یا ایم این اے کو نہیں لے کر جائیں گے یا کسی حکومتی رکن کو نہیں لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کرنا چاہوں گا کہ ایک Monthly Crime Report اس ہاؤس میں آئے تاکہ جو ممبر لینا چاہے وہ لے سکے۔ ہم elected Members کو آئی جی کا محتاج نہ کریں اور حصی بات یہ ہے کہ جیسے آج منتخب کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر پولیس کے حوالے سے سالانہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے تو اس پر بھی یہاں ایوان میں debate ہو گی اور عوام کو پتا چلے گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور چند دن پہلے میرے صحافی بھائیوں میں سے ایک دوست نے لکھا کہ جی؟ Where is Qasim Zia? تو ان دونوں میں پارٹی کے پولیٹیکل کام کے حوالے سے ملتان اور پینڈی میں تھا لیکن یہاں یہ بات کرنے کی نہیں ہے، مجھے خوشی ہوئی کہ انہوں نے یہ پوچھا کہ اپوزیشن کا لیدر کہاں ہے اور وہ کیا کر رہا ہے؟ اور آج مجھے خوشی ہو گی کہ اگر میرا وہ دوست، میرا بھائی یہ پوچھے کہ Where is C.M. Punjab and where is Government of Punjab.

situation ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you. اب 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز ظہر کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بجے کر 14

منٹ پر کر سی صدارت پر منتمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! صوبہ میں امن و امان کی صور تھال دن بدن تشویشاں کی ہوتی جا رہی ہے اور پچھلے کئی سالوں سے کرام مریٹ میں بہت پڑے پیمانے میں اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ لاءِ منٹر صاحب نے فرمایا کہ آبادی کے تناسب سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کے یہ الفاظ ہیں کہ جتنا اضافہ ہونا چاہئے تھا تا نہیں ہو اور مجھے یہ بات سن کر حیرت

ہوئی کہ وہ یہ expect کر رہے تھے کہ آبادی کے تناسب سے کرامم ریٹ میں اتنا ہی اضافہ ہونا چاہئے تھا جتنا نہیں ہوا اور لگتا ہے کہ ان کو اس بات سے ما یو سی ہوئی ہے۔ مجھے ان کی یہ بات بہت عجیب لگی ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت جو دیکھنے والی صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ کرامم ریٹ بڑھتا کیوں ہے، اس کی وجہات کیا ہیں؟ وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے کامیابی کا پولیس کا image ہتر کرنے کے لئے انہوں نے بڑی کاوشنیں اور کوششیں کی ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی کوششوں اور کاوشنوں سے یا فنڈز بڑھانے سے یا پولیس والوں کی تشویں بڑھانے سے ان کا image ہتر نہیں ہو گا بلکہ ان کا image ہتر صرف اور صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب پولیس ڈیپارٹمنٹ خود محنت کے ساتھ، ایمانداری کے ساتھ عوام کی خدمت کریں اور عوام کو protect کریں جس کام کے لئے ان کو رکھا گیا ہے اس کو بخوبی سرانجام دیں تو یقیناً ان کا image ہتر ہو جائے گا اس کے لئے نہ فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔ جماں تک یہ فنڈز کی بات کر رہے ہیں جس طرح پچھلے سال 8-12 روپے سے 20-25 روپے کر دیا گیا۔ آپ یہ بتائیں کہ اس کی وجہ سے کرامم ریٹ کتنا کم ہوا ہے۔ ابھی راجہ صاحب نے خود بتایا ہے کہ کرامم ریٹ بڑھا ہے۔ میں اس کی background میں جانا پڑے گا کہ کرامم ریٹ بڑھتا کیوں ہے اور اس کی وجہات کیا ہیں۔ ہم صرف جرام یا جرام کے ساتھ منسلک لوگوں کا ذکر کرتے ہیں، ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ اس کی وجہات کیا ہیں؟ اس کی 2/3 وجہات ہیں جس میں سب سے پہلی وجہ معاشرے میں مالی لحاظ سے طبقاتی تقسیم ہے۔ امیر، امیر تر ہوتا جا رہا ہے اور غریب، غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ جس طرح سے منگائی کا بوجھ عوام پڑالا گیا ہے اس میں آپ نے معاشرے میں یہ بھی دیکھا ہو گا کہ ایک طرف وہ طبقہ ہے جو کہ بڑے گھروں میں اور بڑی بڑی گاڑیوں میں پھرتے ہیں اور محلوں پر ہی گھروں میں رہتے ہیں اور ان کی زندگی کا life style مختلف ہے بلکہ ان کے گھروں کے سامنے جو ایک کچی آبادی یا بستی ہے جس میں ایک عام آدمی اپنے خاندان میں اپنے بچوں کی کفالت نہیں کر سکتا بلکہ ان کو ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہے۔ جب اتنی بڑی طبقاتی نہش بڑھے گی تو وہ طبقہ جو ایک محروم طبقہ ہے ان کے دلوں میں اس طبقے کے لئے نفرت پیدا ہو گی جو کہ زندگی کی تمام سولتوں کو enjoy کر رہے ہیں۔ یہ فاصلے بھی یقیناً اس لئے بڑھتے ہیں کہ جب غیر قانونی طریقے سے اور غلط ذرائع سے کمائی ہوئی دولت کا استعمال اور فراوانی بڑھ جاتی ہے یقیناً اس وجہ سے بھی یہ فاصلے

بڑھتے ہیں لیکن پچھلے سات سالوں میں ان فاصلوں میں کوئی کمی کرنے کے لئے خاطر خواہ کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ یہ فاصلے بڑھانے کے لئے بہت اہم کردار ادا کیا گیا ہے۔ چاہے وہ پرائیورٹائزیشن کی آڑ میں ہو، چاہے وہ شاک ایکجیخن سکینڈل ہو، چاہے وہ کریسٹ بنک کا سکینڈل ہے یا کوئی بھی سکینڈلز ہوں انہوں نے ان طبقاتی فاصلوں کو بڑھایا ہے کم نہیں کیا۔

جناب سپیکر! تیسری سب سے اہم وجہ جس میں لوگوں میں تشویش پائی جاتی ہے وہ پولیس کارویہ ہے۔ پولیس کارویہ کس لحاظ سے ہے میں اس کو بھی کچھ پوائنٹس میں explain کر دوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ لاہور جو کہ پنجاب کا دل ہے اور دارالخلافہ ہے وہاں پر پورے دن میں ہر دو منٹ کے بعد ایک پرس چھیننے کی یا موبائل چھیننے کی واردات ہوتی ہے لیکن وہ جرڑ نہیں ہے۔ جیسا کہ ابھی آپ نے کہا کہ ہر پولیس سٹیشن پر جرڑیشن کے لئے ایف آئی آر درج کرنے کے لئے الگ کاؤنٹر ہیں۔ مقدمہ درج نہیں کیا جاتا بلکہ discourage کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی جس کی چوری ہو جائے یا اس کا پرس چھیننا جائے یا اس سے موبائل چھیننا جائے یا کوئی واردات ہو جب وہ پولیس کے پاس جاتے ہیں تو پولیس ان کو discourage کرتی ہے اور ان کو یہ کہتی ہے کہ آپ کو بتا نہیں تھا کہ باہر کیسے حالات ہیں اور کوئی آپ کا موبائل چھین سکتا ہے یا آپ کا پرس چھین سکتا ہے۔ آپ اپنے ہاتھوں میں چیزوں کو سراۓ پھر رہے ہیں جناب میں نے خود ذاتی طور پر یہ چیزیں experience کی ہیں اور لوگوں کے تجربوں سے دیکھا ہے کہ تھانوں میں اس طرح سے ان کے ساتھ سلوک روا کھا جاتا ہے جس سے ایک عام آدمی discourage ہو جاتا ہے کیونکہ جب اس کو خود ڈانٹ پڑ جاتی ہے تو اس بیچارے نے پرچہ کیا کٹوانا ہے۔ اس طرح سے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں جب cases رجڑدی نہیں ہوں گے تو ان کی کارکردگی بہتر ہوگی۔

جناب سپیکر! ابھی میں آپ کو مغلپورہ کی ایک مثال دوں کہ وہاں پر ایک دکاندار کی دکان تین دفعہ لوٹی گئی۔ ایک دفعہ بھی اس کے ساتھ یہ ہوا اور دوسرا دفعہ بھی ہوا اور جب تیسری دفعہ وہ پولیس سٹیشن گیا تو انہوں نے وہاں اس کو بٹھالیا اور کہا تم تو یہاں بیٹھو نا، ایک تم ہی ڈاکوؤں کو نظر آئے ہو؟ اور ہر دفعہ تم ساری دکان ڈاکوؤٹ لیتے ہیں یا ان کو کوئی اور بندہ بھی شر میں نظر آتا ہے؟ تو اس کو انوٹی لیگیشن میں شامل کر کے دو دن تک وہاں بٹھالیا گیا۔

جناب سپیکر! جب اس طرح کی صورتحال ہو گی تو کرامہ ریٹ یقیناً اس طریقے سے ختم کرنے کی کوشش ضرور کی جا رہی ہے۔ ڈیلی ڈان کے ایک سینئر جرنلسٹ سے جب موبائل چھینا گیا، میں باشرا لوگوں کی بات کر رہی ہوں یا جن کی آواز ہے اور جن کو سنا جاتا ہے، ان کو پولیس کے high officials/officers نے کہا کہ ہمارے پاس چوری کے برا مدد شدہ موبائلزڈ یکھیں اور جو آپ کو اچھا لگتا ہے وہ آپ لے لیں یا اس کے برابر اگر آپ نقدی لینا چاہتے ہیں تو وہ لے لیں لیکن آپ case رجسٹرنے کروائیں۔

اب یہاں پر تیسرا ہم پوائنٹ یہ ہے کہ case رجسٹرنے میں ہونا چاہئے تاکہ facts & figures کے اندر وہ چیزیں نہ آئیں کہ ایک دن میں چوری کی کتنا وار داتیں ہوئیں یا چھینا جھپٹی کی کتنا وار داتیں ہوئیں تو یقیناً اس سے صورتحال مزید بگڑتی ہے اور خراب ہوتی ہے اور گورنمنٹ کا ریکارڈ بہتر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک سروے کے مطابق اس وقت پورے پنجاب میں پنجاب پولیس کے ہمکار ایک لاکھ 37 ہزار کے قریب موجود ہیں اور اگر پنجاب کی آبادی کا ناسب دیکھا جائے تو 593 لوگوں کے لئے ایک پولیس والا موجود ہے جبکہ لاہور شر میں 24 ہزار پولیس کے ہمکار ہیں اور اس شر کی آبادی 70 لاکھ ہے اور اگر آپ اس کا proportion کا لیں تو 293 لوگوں کے لئے ایک پولیس والا موجود ہے لیکن اس کے باوجود کرامہ ریٹ بڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر کسی تھانے کے ایس ایچ او کو جس کا تھانہ تین لاکھ، چار لاکھ پانچ لاکھ یادس لاکھ روپے ماہانہ کی مالیت کا ہے تو اگر آپ اس کو کہیں گے کہ اس کی تھواہ 10 ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار یا الاؤنسز سمیت 30 ہزار روپے کر دی گئی ہے تو شاید اس کے لئے incentivے وہ اتنی اہمیت نہیں رکھتا ہو گا۔ اس کے لئے تھواہ میں بڑھانا یا ان کے لئے فندوز رکھنے سے زیادہ اہم یہ ہے کہ ان کی ٹریننگ کی جائے، ایماندار لوگوں کو بھرتی کیا جائے، fororition سے جان چھڑائی جائے، اچھے، قابل اور ایماندار لوگوں کو پولیس میں بھرتی کیا جائے۔ سیاسی بنیادوں پر ٹرانسفرز اور پوسٹنگ کا سلسلہ بند کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے ان لوگوں کو کھلی چھٹی کا سامان احساس ہو جاتا ہے اور وہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔ میرٹ پر میں پہلے بات کر چکی ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں آپ کے نوٹس میں اس حوالے سے لانا چاہتی تھی کہ ایک مثال دینا چاہتی ہوں کہ ڈی پی او او کاڑہ کو صرف اس وجہ سے تبدیل کر دیا گیا کہ اس نے ایک

سابق ضلع ناظم او کاڑہ کے خلاف سپریم کورٹ میں شواہد دیئے، پرچہ کاشا اور ان کے خلاف وہاں پر جا کر پوری تفصیلات بھی دیں اور اس گناہ کی سزا بھگتے کے لئے ان کو ماہ سے ٹرانسفر کر کے اوایس ڈی بنادیا گیا۔

جناب سپریکر! ایک ہزار سے زائد پولیس والے حفیظ سنٹر اور Pace کے قریب ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن وہیں پر چودھری و جاہت صاحب کے بیٹے کی گاڑی دن دہائے ان سے چھین لی جاتی ہے۔ اگر لاءِ اینڈ آرڈر کی یہ صورتحال ہے جیسے پہلے ہی کما جا چکا ہے کہ جب ان کی اپنی گاڑیاں اور ان کی اپنی جانیں محفوظ نہیں تو آپ بتائیں کہ اس دور میں جتنا اس اسمبلی کے پارلیمانی سیکرٹریز، اسمبلی کے سینئر شاف، وزیر اور ممبر زکی چوریاں ہوئی ہیں یا ڈاکے ہوئے ہیں اور ہماری اپنی محیریہ محترمہ فائزہ احمد ساختہ بیٹھی ہیں جو کہ ایک شادی کی تقریب میں جا رہی تھیں کہ پی سی ہو ٹل کے سامنے ان کے زیور گن پوائنٹ پر اتر والئے گئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری مثالیں ہیں لیکن بتائیں کہ آج تک اس کا کیا رزلٹ نکلا، کیا کسی کو پکڑا گیا، کیا وہ مال برآمد کیا گیا؟ نہیں بالکل نہیں، ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی پھر پولیس کو جو ایک سپورٹ ہے تو راجہ صاحب نے کچھ دن پہلے ایک پرائیویٹ چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کرپشن اس حد تک ہے کہ اس کو روکنا ہمارے لئے بڑا مشکل ہے۔ دیکھیں چھوٹے پیمانے پر تو ہوتی ہے۔ ایک آفس میں visit ڈال لیتا ہے یا کمیں پر بھی اپنی میٹنگ ڈال لیتا ہے جس سے اس کو cover ہے لیکن چھوٹے پیمانے پر اگر کرپشن کو ہم نہیں پکڑیں گے تو پھر اسی طرح سے وہ بڑھتی جائے گی اور بڑے پیمانے پر ہم اس کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپریکر! ہمارا آپ کے نوٹس میں ایک پوائنٹ ضرور لانا چاہوں گی جس کو راجہ بشارت صاحب نے بھی اسمبلی میں دو تین دفعہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ اس وقت ان کی حلیف جماعت ایم کیوائیم کے پنجاب میں office bearers میں جن کو بھرتی کیا جا رہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کریمیں ہیں اور بہت سارے cases میں مطلوب ہیں، ان کو وہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔ لاکھوں روپے دے کر ان کو دفاتر بھی بنانے رہے ہیں۔ بہت سارے ممبر ان کو وہ تجربہ بھی ہے لیکن یہاں بڑی اہم بات یہ ہے کہ ان کو کنٹرول کیسے کیا جائے گا، کیا راجہ بشارت صاحب being a Law Minister ان کی criminal activities کو کنٹرول کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے۔ اس کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جب ان کے قائد الاطاف حسین سے لندن جا کر وزیر اعظم اور جنرل مشرف

سے ملاقتیں کریں گے تو آئی جی یا ان کے شاف کی کیا جرأت ہے کہ ان کی پارٹی کے لوگوں کے اوپر ان کے علاقے میں ان پر ہاتھ ڈال سکیں یا ان کو کپڑا سکیں یا ان کے خلاف کوئی کارروائی کر سکیں۔

جناب سپیکر! کارروائی کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ یہ جو biased ہے، ایک پولیٹیکل سپورٹ کے لئے، اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے، یقیناً ان کو ایم کیو ایم کی سپورٹ کی ضرورت ہے۔ ابھی آپ نے دیکھا کہ criminal activities، تو ایک طرف چودھری شجاعت صاحب نے پچھلے دونوں وزیر اعظم سمیت ایک کمیٹی میں بیٹھ کر صلح کر لی۔ اب یہ صلح کیسی ہے، کیا criminals کے ساتھ صلح کرنے کا حق آپ کو آئیں اور قانون نے دیا ہے؟ اور کس قانون کے تحت ان جرائم پیش کے ساتھ صلح کی ہے؟ اور صلح کرنے کے بعد یہ طے کیا گیا کہ اس کے بعد ایک دوسرے کے خلاف کوئی بیان بازی نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا ہو گا اور میری انفار میشن کے مطابق بھی یہی ہے کہ راجہ بشارت صاحب نے بڑی ہمت کے ساتھ ایک دن کھڑے ہو کر ان کے لئے کہہ دیا تھا کہ وہ لوگ involved ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور ان کی روپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے گی لیکن اس کے بعد میرے خیال میں وہ یہ نہ کر سکے کیونکہ ان کو منع کر دیا گیا اور انہوں نے اخبارات میں بھی روادیا کہ ان کا بیان اس طرح سے شائع نہ کیا جائے جس طرح سے انہوں نے کہا ہے۔ اب اس طرح کے حالات یہاں پر پیدا ہو چکے ہیں تو اس کے لئے ایک moral courage کی ضرورت ہے۔ اب چاہے وہ کرامم نظر و ہو، چاہے وہ اس ملک کو بچانا ہو، چاہے صوبے کے عوام کے تحفظ کے لئے بات کرنی ہو، اس کے لئے اب سیاستدانوں کو جوان بخیز پر بیٹھے ہیں، اپنے ذاتی مفادات کو بھلا کر اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف رکھ کر جو فائدے اٹھانے تھے وہ چار سال میں اٹھائے، اقتدار کے بہت مزے لوٹ لئے اور اب آخری دونوں میں بھی اگر عوام کے لئے، میں کہتی ہوں کہ اگر یہ ایک دن یادو دن بھی مختصر کر کے اپنے ضمیر کو جھنچھوڑ کر اور اپنے ضمیر کو جگا کر کھڑے ہو کر اگر عوام کے لئے کچھ کریں تو یقین کریں کہ میں سمجھتی ہوں کہ وہ ان کو معاف کر دیں گے لیکن اگر انہوں نے دیر کر دی تو پنجاب کے کیا، پاکستان کے عوام ان کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گے اور ان کا تاریخ میں سیاہ حروف میں نام لکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next ہیں۔ جناب ارشد محمود گلو!

جناب ارشد محمود گبو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! مشورہ کٹیئر، ہٹلر کا ایک وزیر گوبن تھا جس کا ایک بستہ ہی مشور مقولہ تھا کہ جھوٹ کو اتنے تو اتر کے ساتھ بولو اور جھوٹ کو اتنی صفائی کے ساتھ بولو اور جھوٹ کو بار بار بولو کہ وہ حق بن جائے۔

محترم راجہ بشارت صاحب ہمارے بڑے ہی قابل احترام بزرگ اور بڑے بھائی ہیں اور ان سے ہم نے بہت کچھ سیکھا بھی ہے لیکن کمال مہارت سے پچھلے چار سال سے یہ ہٹلر کے اس وزیر کے مقولے پر ہو بھو عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر کے شروع میں یہ فرمایا تھا کہ پنجاب میں لاے اینڈ آرڈر کی اس وقت صورتحال پسلے سے بہتر ہے اور انہوں نے آدمی بات کر کے آدمی اندر ٹھیک لی کہ 2003 میں 283 cases ہوئے پھر 2004 میں 323 cases ہوئے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ murder cases تھے ڈکیتی کے cases کے تھے کس بات کے cases تھے۔ میں ان کو بار بار، رانا صاحب لڑتے ہیں کہ آپ بار بار راجہ صاحب کو اتنا اور پر لے جاتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں انہیں افلاطون کا خطاب بھی میں نے ہی انہیں دیا تھا کہ ماشاء اللہ کمال مہارت ہے ان کو بات کرنے کی۔

جناب سپیکر! آج پنجاب میں جو سب سے زیادہ صورتحال جس پر discussion ہو رہی ہے اور جو اخبارات کی زینت بنی ہوئی ہے وہ لاے اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے۔ یہ پورے پنجاب کی نہیں آپ جس ڈسٹرکٹ کو اٹھا لیں اس کے نمبر آف کیسز کو دیکھ لیں، ڈکیتیوں کو دیکھ لیں، murders کو دیکھ لیں، چوریوں کو دیکھ لیں آپ کو ایک بہت نظر آئے گی۔ اس وقت عوام کی جان و مال کو سب سے زیادہ پنجاب میں خطرہ ہے۔ میں یہ کہوں گا ایسا نہیں ہوتا کہ حکومت جان بوجھ کرایے حالات پیدا کرتی ہے ہر حکومت یہ کوشش کرتی ہے کہ اس کے دور میں لاے اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر ہو اور ظاہر ہے انہوں نے بھی کوشش کی ہے اور یہ کوشش کر بھی رہے ہیں۔ یہ اگر اس کوشش میں کسی اور کو بھی شامل کر لیتے، اپوزیشن کو بھی شامل کر لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ہم بہتر طریقے سے گائیڈ بھی کرتے اور ان کو بناتے بھی اور اس میں بہت بہتری آتی۔ میں سمجھتا ہوں میں نے چند دن پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ میں ایک وکیل بھی ہوں اور میں دیکھتا ہوں اس لئے کرامہ کنٹرول کرنے کے لئے میری چند ایک تجاویز ہیں اور میں راجہ صاحب سے یہ خصوصی درخواست کروں گا کہ اس پر قانون سازی بھی کی جائے۔

جناب سپریکر! آپ ڈکیتی کے لحاظ سے ملاحظہ فرمائیں میں نے ایک دن یہ دیکھا کہ سو کے قریب جتنی ڈکیتیاں ہوئی تھیں میں نے سو کے قریب ایف آئی آر منگو اکر دیکھیں اس میں جو استعمال ہوا تھا وہ تمیں بور کا تھا۔ یہ ایسا weapon ہے جب کوئی criminal باہر نکلتا ہے تو وہ اس کو ادھر بھی لگایتا ہے، وہ اس کو پیچھے بھی لگایتا ہے اور اس کو گاڑی میں بھی رکھ لیتا ہے۔ وہ جب کوئی واردات کرنا چاہتا ہے وہ نکال کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں نے راجہ صاحب سے بھی اس دن بات کی تھی میں نے سین اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں بھی یہ پڑھا ہے کہ وہاں پر چھوٹے weapons پر سخت پابندی ہے اور اس کی سزا بہت زیادہ ہے اگر حکومت اس پر غور کرے اور اس weapons پر پابندی لگا دے اور اس کی سزا بڑھادے اور بڑے weapons کو prohibited کافی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی کے پاس بڑا weapon ہوگا، کسی criminal کے پاس ہوگا، کسی ڈاکو کے پاس ہوگا تو ہر دیکھنے والا آدمی اس کو دیکھ سکتا ہے، اس کو روک سکتا ہے، اس کو پکڑ سکتا ہے تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ اس پر قانون سازی کریں۔ بے شک راجہ صاحب اس پر کمیٹی بنالیں اپنی کمیٹی بنالیں اور اس پر غور و خوض کر لیں یہ بالکل درست بات ہے جو میں نے یہاں کی ہے۔

جناب سپریکر! دوسرا ڈکیتیوں کے بڑھنے کی وجہات جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ میں وکیل ہوں ڈکیتی کے 99 فیصد کیسز کورٹ میں جا کر وہ بڑی ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہات یہ ہیں کہ جو ڈکیٹ ہوتے ہیں، جو چور ہوتے ہیں وہ مدعاوں کے پاس چلے جاتے ہیں اور ان کو threat کرتے ہیں یا کسی اور طریقے سے اپر و پیچ کرتے ہیں اور پھر یہ صورتحال ہوتی ہے کہ وہ کورٹ میں کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ اس آدمی نے یہ ڈکیتی نہیں کی پولیس نے اس کا نام لکھ دیا تھا۔ جب وہی آدمی بری ہوتا ہے اور باہر آتا ہے تو پھر وہ آدمی دوبارہ ڈکیتی کرتا ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ حکومت کو اس معاملے پر بھی توجہ دینی چاہئے، حکومت کو غور و خوض کرنا چاہئے۔ اس وقت سب سے زیادہ مسئلہ ڈکیتی کا ہے۔ پنجاب میں جتنی ڈکیتی ہو رہی ہے، لوٹ مار ہو رہی ہے اس کی وجہات ہی یہ ہے کہ اس کی سزا کا تناسب بہت تھوڑا ہے۔ ملزموں کو کورٹ سے سزا نہیں ہوتیں۔

جناب سپیکر! میری تیسری اس معاملے میں تجویز یہ ہے کہ لا اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بر باد کرنے میں، تباہ کرنے میں سب سے زیادہ پولیس آرڈیننس 2002 کا ہاتھ ہے۔ اس پولیس آرڈر نے تباہ و بر باد کر کے رکھ دیا ہے۔ جزل پرویز مشرف نے دو سال پہلے کہا تھا کہ "دیکھیں ہم نے یہ 2002 کا پولیس آرڈیننس دے دیا ہے اب جرام ختم ہو جائے گا اب کرام ختم ہو جائے گا" لیکن اس 2002 آرڈیننس نے سارے نظام کو بر باد کر کے رکھ دیا ہے۔ اس وقت ضرورت کیا ہے؟ اس وقت ضرورت یہ ہے کہ تھانوں میں نفری نہیں ہے ایس اتفاق او کے پاس ٹرانسپورٹ نہیں ہے، تھانوں میں ایس اتفاق او کے پاس وہ جدید اسلحہ نہیں ہے جو criminals کے پاس ہے۔ اگر ایک جگہ ڈکیتی ہوتی ہے اور وہاں سے فون ہوتا ہے کہ وہاں ڈکیتی ہو گئی ہے تو ایس اتفاق او کے پاس کوئی resource نہیں ہے کوئی transportation نہیں ہے کہ وہ اسی وقت وہاں پہنچ جائے اور جا کر ملزموں کو پکڑ لے یہ صورتحال ہے۔ اب انہوں نے کیا کیا ہے، انہوں نے یہ کیا ہے کہ ایک سپروائزر افسر مقرر کر دیا، ایک ریجنل افسر مقرر کر دیا ایک وہاں پر ڈیوٹی افسر لگادیا۔ افسر کو انہوں نے تھانوں میں بھاگ دیا اور ایس اتفاق او کو نکل پر لگادیا۔ میں ان کو یہ تجویز دیتا ہوں کہ یہ ایس اتفاق او کی تشویہ میں بڑھائیں، ان کے یو ٹیلیٹی بلز دیں، جس طرح فوج لوٹ مار کرتی ہے، سکول بناتی ہے، اپنے ادارے بناتی ہے اپنے یو ٹیلیٹی سٹورز بناتی ہے۔ یہ پولیس کو کیوں نہیں کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے یو ٹیلیٹی سٹورز بنائے، اپنے کچھ ادارے بنائے اور سکول بنائے تاکہ ان کے بچے اپنے سکولوں میں جائیں۔ تعلیم حاصل کریں بے شک ان کی تشویہ نہ بڑھائیں۔

جناب سپیکر! دوسری یہ ہے کہ ان کو نفری دیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اگر ایک تھانے میں پندرہ کا نسٹیبل ہیں تو وہ پندرہ کا نسٹیبل ہی چو بیس گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو بینادی انسانی حقوق کی بھی تو ہیں ہے کہ ایک شخص کو آپ چو بیس گھنٹے الٹا لٹکائے رکھیں اور اس سے کہیں کہ نوکری بھی کرو اور سارا کچھ تم نے کرنا ہے اور دو ہزار روپے ہم نے تمہاری تشویہ بڑھادی ہے۔ میں اس سلسلے میں کہوں گا کہ حکومت کو چاہئے کہ تھانوں میں آفیسرز میں یہ وثوق کے ساتھ اپنے تجربات کی بنابر کھتنا ہوں کہ ڈی پی اوز کی سطح پر یہ ہمارے جتنے ڈی پی اوز ہیں ان میں کرپشن نہ ہونے کے برابر ہے۔ جو علاقے کا یا ضلع کا ڈی پی او ہوتا ہے وہ کرپشن میں حقی الامکان ملوث ہوتے ہیں لیکن بہت کم ہوتے ہیں یہ کرپشن میں براہ راست ملوث نہیں ہوتے نچلی سطح پر کرپشن ہوتی ہے۔ میں کھتنا ہوں کہ یہ موڑوے پولیس کو کیا ہوا مجھے ایک ڈی آئی جی صاحب بتانے

لگے کہ موڑوے پولیس میں جو ہماری پنجاب پولیس ہے ہم نے آفردی کہ پنجاب پولیس میں سے جو موڑوے پولیس میں آنا چاہتے ہیں وہ آ جائیں۔ ڈی آئی جی صاحب فرمانے لگے کہ پنجاب پولیس میں سب سے کنکے پولیس آفیسر موڑوے میں گئے اور وہاں سب سے کامیاب آفیسر بن گئے۔ کیا وجہ ہے کہ آج لوگ احترام کے ساتھ موڑوے پولیس کو، میں خود جارہا تھا موڑوے پولیس نے روکا اور کماکہ آپ کی سپید زیادہ تھی میں نے کماکہ تم نے کماکہ کماں بورڈ لگایا ہوا ہے کہ میری ہمارا پر 70 کلو میٹر سپید ہے اس نے کماکہ جناب آئیں میں آپ کو دکھاتا ہوں اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر وہ بورڈ کھایا میں نے پوچھا کہ وہ میٹر کماں ہے میں نے کماں over speed کی ہے وہ مجھے لے گیا اور میٹر دکھایا میری گاڑی دکھانی over speed کھانی مجھے آخر میں شرمندگی ہوئی اور میں نے اس کے ساتھ معذرت کی کہ میں آپ کے ساتھ معذرت کرتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ جورو یہ کیا۔

جناب سپیکر! وہ کوئی آسمانوں سے اتری ہوئی فورس نہیں ہے وہ اسی پاکستان کی فورس ہے اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں ان کو چاہئے کہ کوئی ایسا کمیش بٹھائیں کہ اس وقت جو سب سے بڑی صورتحال ہے وہ پولیس کے رویے کی ہے کہ تھانوں میں نچلی سطح پر پولیس کا رویہ لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے اس کو نوٹ کرنے کی بات ہے اور اس پر کمیش بٹھانے کی بات ہے کہ اس کو کس طرح درست کیا جائے اور آخر میں میں سمجھتا ہوں کہ crime کا ریٹ بڑھنے کی ایک وجہ بے روزگاری ہے۔ اس وقت ہمارے نوجوان جو بی اے یا ایم اے کرتے ہیں وہ ہاتھوں میں ڈگریاں لے کر نوکری کی بھیک مانگتے پھر رہے ہیں لیکن ان کو دوپیے کی نوکری بھی یہ حکومت دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ جو کا نشیبل ہیں، آپ ان کو اتنا بجٹ دے رہے ہیں آپ جو اس لیوں کی نفری ہے اس کو بڑھائیں وہاں پر پڑھے لکھے نوجوان آنے کے لئے تیار ہیں اگر یہ ان کی مناسب تجوہیں بڑھائیں اگر یہ ان کو اچھا status دیں تو پڑھے لکھے لوگ بھی وہاں پر آنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں راجہ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ ساری صورتحال اگر بالکل آپ کے سامنے نہیں آئے گی تو آپ اس پر کوئی اچھا قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اس کو یہ کھلے دل سے تسلیم کریں کہ کراںز کی پنجاب میں صورتحال ہے وہ بہت کھمبیر صورتحال

ہے۔ ہم نے اس کو کنٹرول کرنا ہے اور ہم سب نے مل کر جس میں اپوزیشن بھی، گورنمنٹ کے ممبران بھی ہیں، ہم سب نے مل کر اس صورتحال کو کنٹرول کرنا ہے۔ لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال کو ہم نے کنٹرول کرنا ہے، اس پر اچھی تجاویز دینی ہیں اور حکومت کو ہم یہ کہیں گے کہ ان تجاویز کی روشنی میں وہ کوئی ایسا لائچہ عمل تیار کرے تاکہ لوگ سکھ کی نیند سو سکیں۔ بہت بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Next speaker is Mohammad Waris

Kallu sahib!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں امن و امان کی صورتحال پر کچھ بول سکوں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو ہم سب لوگوں کا مسئلہ ہے، ہماری عوام کا مسئلہ ہے۔ اس پر میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تقید برائے تقید ہونی چاہئے اور نہ ہی اس سلسلے میں یہ کرنا چاہئے کہ جو حقائق ہیں ان کو بھی ہم چھپائیں اور ہم سب اچھے کی رث لگاتے رہیں۔ اس میں جو حقائق ہیں ان کا سب لوگوں کو پتا ہے۔ ابھی میرے اپوزیشن کے دوست تقید اور سارا کچھ وہ جو فرمائے تھے، ان میں کچھ حقائق بھی تھے اور کچھ تقید برائے تقید تھی لیکن میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارا حکومتی پالیسیوں کا تسلسل ہے جو آج تک جماں ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب میں رانچ کی گئیں اور ایسی کچھ برائیاں ہمارے معاشرے میں سراہیت کر چکی ہیں جن کی وجہ سے یہ جو ہم سطحی اقدامات اٹھاتے ہیں کہ ہم نے پولیس کی نفری بڑھادی، پولیس کی سرویلیات بڑھا دیں، پولیس کا بجٹ بڑھادیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں کچھ نہ کچھ اثر ضرور کرتی ہیں لیکن ساری سوسائٹی کو وہ پوری طرح سنبھال نہیں سکتیں جب تک اس کی root cause کو نہ دیکھا جائے۔ میں پہلے بھی یہاں کہتا رہتا ہوں کہ سب سے بڑی اس سارے امن و امان کی وجہ معاشی بدحالی ہے۔ معاشی بدحالی کی نسبت سب سے بڑی بات جو یہاں ہو چکی ہے وہ financial disparity ہے، ہمارے ہاں ایسے حالات پیدا کئے گئے ہیں کہ غریب، غریب تر ہو گیا ہے اور امیر، امیر تر ہو گیا ہے۔ آج غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے ہیں تو وہ پنجاب ہے کہ 35 overall یا 40 فیصد پاکستان میں لوگ غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے ہیں تو وہ پنجاب جس پر کہ ہر طرف سے تقید اور تیر چلتے ہیں تو اس پنجاب کی جو آئندہ figure ہے وہ 55 فیصد غربت کی لکیر سے نیچے چلا گیا ہے اور 90 فیصد لوگ جو ہیں وہ ایک فیملی پانچ ہزار سے کم روپے کمار ہی ہے اور دوسری طرف اگر آپ دیکھتے ہیں تو ایک ایک فیملی دس دس لاکھ روپیہ ماہوار خرچ کر رہی ہے، ان

کے وسائل بھی ہیں اور وہ خرچ کر رہے ہیں۔ اس صورتحال میں جب لوگوں کے پاس پیاسا نہیں ہو گا، معاشی بدحالی ہو گی، بے روزگاری ہو گی تو آپ چاہے پولیس کے ڈھیر لگایں، چاہے آپ پولیس چوکیاں قائم کر لیں، پولیس کو میں ارب روپے کا بجٹ دے دیں، میں نہ سمجھتا کہ یہ جو لاکھوں کی پولیس ہے وہ بندراہ کروڑ عوام کو کنٹرول کر سکے گی۔ اس سلسلے میں آج کی حکومت کو، اس حکومت کو مورد الزام ٹھہرانا بھی بالکل غلط ہے۔ یہ ہماری پرانی حکومتوں کا تسلسل ہے، ابھی میرے دوست میرٹ کی بات کر رہے تھے تو اسی ملک میں، اسی بیجانب میں، ہر جگہ پر میرٹ کی دھیان اڑائی گئیں۔ ساری ریکروٹمنٹ میرٹ کو نظر انداز کر کے کی گئی۔ انصاف کی دھیان اڑائی گئیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جمال معاشی انصاف نہیں ہو گا وہاں کیا ہو گا۔ یہاں معاشی انصاف ہے اور نہیں ہاں معاشرتی انصاف ہے۔ ایک طرف ایک غریب کونہ تو وہ معاشی سہولیات ملتی ہیں جو ایک امیر کو ملتی ہیں۔ نہ ایک غریب کو معاشرتی انصاف ملتا ہے۔ وہ تھانے میں جاتا ہے تو اس کو دھکے پڑتے ہیں اور وہ اگر کسی کار و بار پر جاتا ہے تو وہاں اس کو دھکے پڑتے ہیں۔ پھر کہا کہ کسی جگہ پر کوآپریٹو سوسائٹی ہیں، ٹیک ایکچھے ہے، کسی جگہ پر کوئی لمبڑا کپنیاں ہیں تو آج تک کسی کو پتا نہیں چلا اور میں ابھی ساہی صاحب کے کمرے میں بیٹھ کر کسی دوست سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تو یہ حال ہو گیا ہے کہ ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کو کسی نے نہیں چھوڑا کہ ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی کار و بار آگیا ہے۔ پیسا تو لٹ رہا تھا وہ تو لٹتا رہے لیکن ابھی ایجو کیشن ڈیپارٹمنٹ میں دھڑادھڑ یونورسٹیاں کھل رہی ہیں اور وہ یونورسٹیاں میں شرطیہ کہتا ہوں کہ ایجو کیشن کو کیپ کر رہی ہیں، وہ جن کو ہم کافر کرتے تھے وہ کہیں دی ماونٹ مورنٹی کالج کھولتے تھے، کہیں ایرسن کالج کھولتے تھے، کہیں گارڈن کالج کھولتے تھے، کہیں مرے کالج ہوتا تھا، آج ہمارا یہ حصہ ہے کہ آج وہ کالج بند ہو رہے ہیں اور وہ کالج یونورسٹیاں بن رہی ہیں اور وہ یونورسٹیاں کیپ کر رہی ہیں۔ آج آپ دیکھیں کہ ایک یونورسٹی چالیس چالیس ہزار روپیہ فیس in advance پانچ ہزار لے رہا ہے۔ مجھے بتائیں، بجٹ بنانے کے ایک آدمی جو پانچ ہزار تنگواہ لے رہا ہے، اس کے دونچے ہیں تو وہ کالج میں کیسے پڑھائے گا؟ آپ کے ہاں 90 فیصد لوگ وہ ہیں کہ جن کی پانچ ہزار سے کم آمدی ہے تو ان کو آپ کیسے کنٹرول کریں گے؟ ابھی میں کہتا ہوں کہ ایجو کیشن کیپ ہو رہی ہے۔ معاشی، معاشرتی ہر قسم کی سہولیات یہ آج کی بات نہیں ہے، میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سسٹم پچھلی دو تین صدیوں سے چلا آ رہا ہے کہ ہماری پوری direction بدل گئی ہے کہ ہم اپنی سیاست جو ہے وہ صرف اور صرف، گورنمنٹ کے وسائل

جس کے ہاتھ میں آ جاتے ہیں تو وہ ان وسائل کو استعمال کر کے اپنی طاقت gain کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ جب آ جائے گا کہ ہم اپنے بل بوتے پر چلیں گے، ہم جمورویت کو رانچ کریں گے، اس وقت جب ہم اپنے اندر سے اپنی انکو نکال دیں گے اور ہم انصاف پر آ جائیں گے تو پھر اس وقت یہ لاءِ اینڈ آرڈر کی صورت حال ٹھیک ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! دوسری چیز جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابھی ہمارا خود بھی چونکہ ہم مذہب سے بہت دور چلے گئے ہیں اور مذہب کی دوری نے ہمارا طرز معاشرت بدل دیا ہے۔ ہم آدمی lust status کا شکار ہو چکا ہے۔ ہمارے اندر قناعت ختم ہو گئی ہے، چونکہ یہ ساری چیزیں ہمیں مذہب میا کرتا تھا، یہ ہمارا اسلام ہمیں میا کرتا تھا اور یہ جو آج کل میدیا کی لیغار ہو گئی ہے، مختلف چینلز چل رہے ہیں اور ان چینلز نے وہ رہی صحیح کسر بھی نکال دی ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ قناعت اور مذہب پر ہم آئیں تو اس وقت یہ ساری چیزیں ہم کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں تھوڑا سا پولیس آرڈر اور Reconstruction Bureau پر بھی بات کرنا چاہوں گا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چاہے اس میں میرے کچھ دوست تقیید ہی ہو چکیں کہ نہ Reconstruction Bureau in spirit enforce صحیح طور پر ہو چکا ہے اور نہ اس کے results آرہے ہیں۔ آئی جی صاحب تشریف رکھتے ہیں، یہ بیشک دیکھ کر Reconstruction Bureau کے جو مقاصد تھے نہ وہ fulfill ہو چکے ہیں اور نہ پولیس آرڈر 2002 کے مقاصد حل ہو سکے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں نظام enforce کرنے ہیں تو ان کو پھر کیوں نہ جس طرح راجہ صاحب کہ رہے تھے کہ کھلے دل سے یہ تسلیم کیا کہ ایس۔ ڈی۔ اوز کا نظام نہیں چل سکتا تو ہم اپنی جگہ پرواپ آگئے۔ پھر کیوں نہ ہم پرانے نظام میں ہی کچھ تبدیلیاں لا کر ایک سسٹم کو لے کر چلیں تاکہ ملک میں یہ ساری چیزیں ہم enforce کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی سپیکر محترمہ عظمی زاہد بخاری صاحب ہے ہیں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب والا بھی راجہ بشارت صاحب نے ملکہ پولیس کے متعلق ایک policy statement دیا اور اس میں انہوں نے ملکہ کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے حوالے سے بہت سے اقدامات بھی گنائے ہیں مجھے خوشی ہوتی کہ اگر راجہ صاحب ساتھ

ساتھ یہ بھی admit کر لیتے کہ ان تمام اقدامات کے باوجود ہم ملکہ پولیس میں بہتری نہیں لا سکے۔ پلے کہا جاتا رہا کہ ملکہ پولیس کو فناں کی بہت کمی ہے، اس کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ اسی پنجاب اسمبلی نے بجٹ میں پنجاب پولیس کو 20 ارب روپے دیئے۔ جناب پھر کہا جاتا تھا کہ پولیس کے پاس powers کم ہیں۔ اب پولیس آرڈیننس جواہیک controversial Ordinance اس کے تحت بے تھاشا اور لامتنازع اختیارات پولیس کو دے دیئے گئے ہیں لیکن معاشرے کی حالت وہی ہے۔ اس موقع پر مجھے ایک محاورہ یاد آ رہا ہے کہ ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ تو ملکہ پولیس کا یہ حال ہے اس کو ہم نے جتنا سدھارنے کی کوشش کی اس کی اتنی deterioration ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں راجح صاحب نے کہا کہ crime rate میں آبادی کے تناسب سے کمی ہوئی ہے جو نکہ اس پر بات کی جا چکی ہے امدادیں بات نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر! اسی پنجاب کے اندر، ہمارے آئی جی صاحب بیٹھے ہیں ان کے بیٹے کے اوپر قاتلانہ حملہ ہوا۔ آئی جی صاحب کو خود قتل کی دھمکیاں ملتی رہتی ہیں اور میں گواہ ہوں کیونکہ میں کچھ ان کی عزیز بھی لگتی ہوں۔ یہ خود پرائیویٹ گارڈر کر کر پھرتے ہیں۔ جماں آئی جی پنجاب کو پرائیویٹ گارڈر کر اپنی حفاظت کرنی پڑے تو اس ملک کی پولیس اور اس کی کارکردگی کا اندازہ آپ بخوبی لگاسکتے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے زیادہ مضکمہ خیز بات یہ ہے کہ بچھلے دنوں گورنر ہاؤس کی دیواریں بلند کر دی گئی ہیں۔ جب حکمران اپنے مخلوق کی دیواریں بلند کرنے لگ جائیں تو پھر میں نہیں سمجھتی کہ لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث کرنے کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ جب حکمرانوں کو اپنے مخلوق کی دیواریں بلند کرنی پڑیں تو یہ خود ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں لاءِ اینڈ آرڈر کی کیا صورت مخالف ہے؟ اصل میں اس ملک کا مسئلہ یہ ہے کہ اس ملک میں لاءِ بھی ایک بندے کا ہے اور آرڈر بھی ایک ہی بندے کا چلتا ہے تو جب لاءُ اور آرڈر ایک ہی بندے کا ہو تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ راجح بشارت صاحب کی بے چارگی اور ان کے ملکہ کی ناکامی لازمی بات ہے کیونکہ ان کے پاس کوئی لاءُ ہے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آرڈر ہے۔ جس کا لاءُ ہے، جس کا آرڈر ہے وہ اپنی مرضی سے اس ملک کو چلا رہا ہے اور اس ایک شخص کی وجہ سے آج ہم اتنے بڑے حالات کا شکار ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ بھی میری معزز بہن یہ بات کہہ رہی ہیں کہ ان دونوں ایک آدمی کا لاء ہے اور ایک ہی آدمی کا آرڈر ہے تو پھر یہ اس بات کو بھی مان لیں کہ جب بے نظیر صاحبہ کی حکومت تھی تو اس وقت آرڈر بھی انھی کا چلتا تھا اور لاء بھی انھی کا تھا لہذا اپنے بھائی کو انھوں نے خود ہی قتل کر دیا۔ یہ پھر اس بات کو بھی تسليم کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! پلیز تشریف رکھیں۔ جی، بی بی آپ continue کریں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اتنے اپنے ماحول میں بات چل رہی تھی کہ محترمہ سکندر گل صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہو گئی ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ You are the Custodian of the House of the House کو روکیں کہ اس طرح کی بات نہ کریں اس طرح ماحول خراب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی پلیز continue کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں چاہتی تھی کہ امن و امان پر بات کرتے ہوئے سنجیدگی سے بات کی جائے لیکن کچھ non-serious خواتین کو اسلامی میں بھیجا ہی اسی لئے گیا ہے۔ انھوں نے کوئی logical بات سننی اور نہ ہی سمجھنی ہوتی ہے۔ ان محترمہ کو تو شاید پتا ہی نہیں ہے کہ ہم کس بات کا رونارور ہے ہیں۔ جناب! وزیر اعظم کے پاس ہوتی ہیں، صدر کے پاس نہیں ہوتیں۔ ہم تو آپ کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کو با اختیار بنانے کی بات کر رہے ہیں۔ ہم یہی تورور ہے ہیں کہ اس ملک میں Executive Powers وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے پاس ہونی چاہیں، ایک بندے کا ڈنڈا نہیں چلانا چاہئے۔ ان محترمہ کو کوئی سیاسی سوچ بوجھ نہیں ہے اس لئے ان سے بحث کرنا ضرور ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! میری سیاسی سوچ بوجھ ان سے کمیں زیادہ بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! War on Terror کے بارے میں خود مشرف صاحب نے اپنی کتاب کے اندر تسلیم کیا ہے کہ مجھے دھمکیاں دی گئیں اور اس کے بعد پاکستان کو اس War on Terror میں involved کیا گیا۔ جناب! اس کا خمیازہ آج ہم یہ بھگلت رہے ہیں کہ اس وقت پاکستان دہشت گردی میں hit list پر ہے۔ پاکستان میں جتنے دھماکے ہوئے، جتنی فرقہ ورانہ دہشت گردی ہوئی وہ تمام ایک فرد واحد کی غلط پالیسیوں اور غلط فیصلوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! کسی ملک میں Law and Order کی صورتحال کو maintain رکھنے کے لئے اس ملک میں Rule of Law کا ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک ٹرینک سُنگل توڑنے پر سزا دی جاسکتی ہے تو جو شخص اس ملک کا آئینہ توڑے اسے کیوں سزا نہیں دی جاتی؟ جناب ڈپٹی سپیکر بنی! اگر آپ لا اینڈ آرڈر پر ہیں تو بہتر ہے۔ جب آپ خود تذکرہ کرتی ہیں تو لازماً پھر بد مزگی پیدا ہو گی۔

Let's talk on main issue today. Keep yourself restricted on Law and Order.

آپ اسی پر ہیں تاکہ ما حول صحیح رہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب! اگر سچی بات کرنے پر ما حول خراب ہوتا ہے تو مجھے کوئی problem نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ کو سمجھانا نہیں پائی۔ میں نے بات یہ شروع کی تھی کہ Rule of law and order maintain ہو گا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ Rule of Law پر بات نہیں کرنی چاہئے تو پھر میں لا اینڈ آرڈر پر بات ہی نہیں کرتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Rule of Law پر ضرور بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب! جس دن اس ملک میں، اس صوبے میں جرائم پیشہ افراد کی سر پر سی بند ہو جائے گی، جس دن اس ملک میں قبضہ مافیا، لینڈ مافیا، شوگر مافیا کی سر پر سی بند ہو جائے گی اس دن سب بکھڑک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اسی ملک میں، صوبہ پنجاب میں private forces موجود ہیں۔

گجرات جماں سے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کا تعلق ہے، لتنا اچھا ہوتا کہ آج وہ بھی تشریف لے آتے تکیونکہ آج پنجاب اور ملک کے ایک بست sensitive issue پر بات ہو رہی ہے۔

جناب والا! [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: I will not allow any personal attack. اور میں اسے کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ آپ صرف لا اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

* بجم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوانٹ آف آرڈر۔ یہ ملفوظ طریقے سے موصوفہ فرماری ہیں کہ جس دن یہ ہو گیا، جس دن وہ ہو گیا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اصل میں کہنا یہ چاہتی ہیں کہ جس دن deal مکمل ہو گئی اس دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے ان (ق) لیگ کے لوگوں پر ترس آتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am on a point of clarification.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس دن بھی بات ہوئی تھی۔ پاکستان پبلیز پارٹی ایک جموروی سیاسی جماعت ہے۔ ہم Charter of Democracy sign کیا ہے اور اس میں ہر چیز واضح ہے اگر اس کے مطابق ہم کوئی بات کرتے ہیں تو اس پر توکسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ ہم نے کہا ہے کہ:

Role of Army, Role of Election Commission and role of the political parties.

یہ سب اس میں ہیں۔ ہم اس سے right or left نہیں ہوں گے۔ ہمارا اس وقت بھی یہی موقف تھا اور اب بھی یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نطلب ہے کہ ابھی بات چیت چل رہی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بات چیت کی بات نہیں کی۔ ہم نے کہا ہے کہ Charter of Democracy کے تحت اگر ہمارے ساتھ کوئی بات چیت کرتا ہے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر Charter of Democracy میں Role of Army ہے تو پھر آپ بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بجا ہے۔ میں اسی لئے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ کیا ابھی بات چیت چل رہی ہے؟ اگر اچھی سمت میں چل رہی ہے تو بہتر ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے تو Charter of Democracy کے متعلق کہا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم Charter of Democracy پر بات کر رہے ہیں اور ہم right or left نہیں جائیں گے۔ بلکہ سیدھے ہماری

طرف آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں point of re-clarification پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ رانا آفتاب صاحب بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ انھوں نے (n) لیگ کو دھوکا دیا ہے اور اس کی مثال آپ کے سامنے ہے آپ دیکھ لیں کہ رانا شاہ، اللہ خان صاحب کو نے میں بیٹھے ہیں اور ان کی آپس میں دوریاں شروع ہو گئی ہیں۔ بالکل بات چیت چل رہی ہے اور ان کی لیدر صاحبہ نے کہا ہے کہ negotiation ہو رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یعنی آپ بھی اس چیز کی تصدیق کر رہے ہیں کہ بات چیت چل رہی ہے؟

وزیر تعلیم: جی، بالکل میں تصدیق کر رہا ہوں بلکہ میں تو اس کو in order کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو نیک شگونی کی بات ہے۔

وزیر تعلیم: جی، ہاں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے کسی کو دھوکا نہیں دیا۔ دھوکا تو انھوں نے دیا ہے کہ جن کے یہ پروردہ تھے۔ یہ میاں نواز شریف کے پروردہ تھے انھوں نے ان کو چیز میں ناسک فورس بنایا تھا لیکن انھوں نے اس کو چھوڑا تھا۔ ہم نے اپنی پارٹی نہیں چھوڑی۔ ہمارا وہی موقف ہے جو پہلے دن تھا اور ہمارا (n) لیگ کے ساتھ جو بھی Charter of Democracy ہے ہم اس کو honour کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ایک angry man کے طور پر سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جمورویت میں کبھی بھی کسی کے ساتھ بات چیت کے دروازے بند نہیں کئے جاتے۔ یہ پولیٹیکل پارٹی ہے اور پولیٹیکل پارٹی کے ساتھ ہی بات کر رہی ہے۔ اگر ان کی یا ہماری سوچ کہیں مل جاتی ہے تو اس میں شرمنے کی کیا بات ہے؟ جیسے آپ نے ابھی ایک آرڈر کے بارے میں clear کر دیا کہ آرڈر میں اس کو clear کرتا ہوں کہ میر آرڈر ہے۔ اسی طرح law کے بارے میں بھی clear کر دیجئے کیونکہ ابھی تک یہ لوگ law کو یہ سمجھتے ہیں جو یہ کرتے تھے کہ یہ لاے وہ لاۓ، سموسمہ لاۓ، hundred percent ten percent، لاۓ law یہ تو اس کو law سمجھتے ہیں۔ اب اگر یہ بات چیت کر رہے ہیں تو ہم تو انکار نہیں کرتے ہم کہتے ہیں کہ

دو سیاسی پارٹیوں، دو پولیٹیکل آدمیوں اور دو پولیٹیکل لیڈروں کے درمیان بات چیت ہوئی چاہئے۔ وہ ناکام بھی ہو جاتی ہے وہ کامیاب بھی ہو جاتی ہے لیکن جو چیز قومی مفہاد میں ہوگی اس پر عملدرآمد کیا جائے گا اس لئے کبھی بھی بات کرتے ہوئے بھاگنا نہیں چاہئے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) : پواہنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ : پواہنٹ آف آرڈر۔

رائنا آفتاب احمد خان : پواہنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور : پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی، لاءِ منستر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور : جناب سپیکر! رائنا آفتاب صاحب نے یہ کہا ہے کہ ہم Charter of Democracy کی بات کر رہے ہیں اور انہوں نے باقاعدہ یہ کہا ہے کہ ہم نے (ن) لیگ کے Charter of Democracy پر دستخط کئے ہیں لیکن تین چار دن پہلے جب (ن) لیگ نے 12۔ اکتوبر کے حوالے سے احتجاج کیا تھا تو اس دن محترمہ بے نظیر بھٹو کے حوالے سے بی بی کی ایک رپورٹ آئی تھی۔ ذرا اس کو پڑھیں اور پھر بتائیں کہ آپ کس کے چارٹر پر دستخط کر رہے ہیں؟ جس میں محترمہ بے نظیر نے نواز شریف صاحب کی حکومت کے خاتمے پر خوشی منائی تھی اور وہ پوری رپورٹ آئی ہے جسے کسی نے بھی contradict نہیں کیا۔

میں دوسری یہ بات کرتا ہوں کہ یہ (ن) کے Charter of Democracy کی بات کرتے ہیں۔ کھل کر بات کریں اور ان کے ساتھ شامل ہوں۔ انہاں اک لارا انہاں نوں لایاے دوسرالار انسانوں لایاے لیکن پتا نہیں آخر لسن کس نال۔

جناب سپیکر! یہاں عجیب سیاست ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ بلوچستان میں ایک ایسا اے ہماری coalition partner ہے تو کسی نہ کسی حوالے سے ہمارا آپس میں رابطہ موجود ہے۔ پہلے پارٹی اور ان لیگ کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ آئیں اور ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ یہ وہی بات ہے A is equal to B, B is equal to C and C is equal to A۔ آخر کار انہوں نے جذر پرویز مشرف کی قیادت کو قبول کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ کار نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہوں گا کہ 19 تاریخ کو میاں نواز شریف اور محترمہ کی ملاقات ہو رہی ہے اور انھوں نے جتنی disinformation پھیلائی ہے یہ ساری اس دن ختم ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس دن ان کے آپ میں فاسد اور بدھیں گے۔ قلعی طور پر ختم نہیں ہوں گے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Let Bibi to Continue.

سید حسن مر تقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو کیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تھوڑی دیر کے بعد۔ بی بی! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تو لاءِ اینڈ آرڈر پر تقریر کر رہی تھی لیکن اگر تقریر deal پر کرنی ہے تو وہ بھی کی جاسکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ (ق) لیگ بالکل حق بجانب ہے اور ان کا تڑپنا مجھے سمجھ میں آ رہا ہے چونکہ انھیں بتا ہے کہ ان کی چھٹی ہونے والی ہے۔ ان بے چاروں کو اپنی پڑگئی ہے۔

آوازیں: ڈیل confirm ہو گئی۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: ان بے چاروں کو اپنی پڑگئی ہے کہ ہماری چھٹی ہونے والی ہے اس لئے وزیروں سے لے کر مشیروں تک سب کا تڑپنا جائز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! اس کامطلب ہے کہ آپ ان کو فارغ کر کے ان کی جگہ آپ لے رہی ہیں؟

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے پوری بات کر لینے دیں۔ میں یہی کہنا چاہ رہی ہوں کہ جس cast بے شرمی اور بد دیانتی سے 2002 میں (ق) لیگ نے ڈیل کی تھی۔ میں بالکل یہ کہنا چاہوں گی کہ پاکستان پیپلز پارٹی اس بے شرمی، بد دیانتی اور کسی بھی طرح کی ایسی کوئی ڈیل نہیں کرے گی جو (ق) لیگ 2002 میں کر چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو کسی نہ کسی طریقے سے آتو رہی ہے ناں؟

محترمہ زاہدہ سرفراز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ پہلے محترمہ اپنی بات ختم کر لیں پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تقریر کر رہی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جس میرے بہن بھائی کو تکلیف ہو رہی ہے وہ پونٹ لکھ لیں اور بعد میں بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنی بی! آج آپ نے بڑی خوش آئند بات کی ہے اور میں اس معاملے میں آپ کو پیشگی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب ہمیں ان مبارک بادوں کی ضرورت ہو گی تو ان شاء اللہ آپ سے ضرور لیں گے لیکن ابھی آپ اپنی مبارکباد reserved رکھیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: پونٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو بات ختم کرنے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بنی بی! تم نے وزیر نہیں بننا۔ بیٹھو اور مجھے بات کرنے دو۔ وزارت خالی نہیں ہے۔ بیٹھ جاؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! لاءِ اینڈ آرڈر پر بات شروع ہوئی تھی اگر بات اسی topic پر رہتی تو بہتر تھا۔ چونکہ راجہ صاحب بڑے efficient ہیں اور ہمیشہ کھڑے ہو کر جواب دیتے ہیں۔ میں ان سے ایک سوال پوچھوں گی اور اگر یہ میرے ایک سوال کا جواب دے دیں گے تو پھر میں اسی وقت کھڑے ہو کر ان کی جرأت مندی کو سلام کروں گی۔ سوال یہ ہے کہ راجہ بشارت صاحب نے on the floor of the House یہ کہا کہ ہمارے پاس ایجنسیوں کے شواہد موجود ہیں کہ ایم کیوایم کے بعض عمدیدار سٹریٹ کرام میں ملوث ہیں اور ہم اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد جس طرح ذاتی مفاد کی خاطر وزیر اعظم ہاؤس میں ان کی صلح کروادی گی۔ بطور لاءِ منستر صاحب یہ فرمائیں کہ کیا آپ کو جو شواہد ملے تھے اور جو شوت آپ کے پاس موجود ہیں اب ان کا کیا ہو گا، کیا ان کو سردخانے میں ڈال دیا جائے گا یا ان کے اوپ کارروائی ہو گی؟ راجہ بشارت صاحب ڈیل پر توبہت اچھل کر بات کر رہے تھے اگر اب بھی مجھے اس بات کا جواب دے دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاءِ منستر صاحب جب wind up کریں گے تو اس وقت جواب دے دیں گے۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! میں ان کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اپنی یادداشت کو ہوڑا سادرست کر لیں تو میں نے یہ کما تھا کہ ہمیں اخباری اطلاعات سے یہ معلوم ہوا ہے اور آج

بھی جب میں بات کر رہا تھا تو میں ضلع وار break up دینا چاہ رہا تھا کہ کس کس ضلع میں کرام کی کیا پوزیشن ہے۔ ہم نے پچھلے چند دنوں سے ایک ریکارڈ ترتیب دیا ہوا تھا لیکن میرے دوستوں نے کما کہ محترم کریں۔ میں تو ساری حقیقت بیان کرنا چاہ رہا تھا کہ فلاں ضلع میں کرام کی یہ صور تھاں ہے اور فلاں میں یہ ہے اور فلاں جگہ میں سٹریٹ کرام میں اضافہ ہوا ہے، فلاں جگہ قتل کے کیسوں میں اضافہ ہوا ہے اور وہ ساری باتیں سامنے آ جاتیں لیکن میں پھر ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے دوسروں کی بات نہ کریں۔ اگر ہمارا آپس میں کوئی اختلاف ہے بھی تو ہم آپس میں اسے دور کر سکتے ہیں۔ آپ نے خود فرمایا کہ چودھری شجاعت صاحب ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ شاید ہم اپنی لڑائی کو نہ بڑھائیں اور اسے ختم کر دیں لیکن آپ ہمیں لڑا کر اپنی روٹی لگانے کی کوشش نہ کریں بلکہ آپ اپنا کام کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ راجہ صاحب نے in one sense میری بات admit کر لی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ راجہ صاحب نے یہ بات مان لی کہ ذاتی مفادات کی خاطر، ہم اپنی کرسی بچانے کی خاطر (ق) لیگ کو ڈھیل دیں گے۔ جو لوگ سٹریٹ کرام میں ملوث ہیں، ہم اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ان لوگوں کو سرزادی نے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں اور آج یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اپنی کرسی کی خاطر پنجاب کو دوبارہ سندھ بنایا جائے گا۔ پنجاب کے اندر ایم کیوایم سے سندھ جیسے حالات create کرائے جائیں گے اور یہ پنجاب حکومت بے حسون اور بے بسوں کی طرح تماشای کیے گی۔ آج راجہ بشارت صاحب یہ تمام باتیں admit کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ راجہ صاحب نے جس بے بسی اور لاچاری کاظمار کر دیا ہے اس کے بعد لوگوں کو یہاں پر کسی کو بھی لاءِ اینڈ آر ڈر سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پر میرٹ کارونارو یا گیا کہ میرٹ کی بladستی ہے تو میں کہنا چاہتی ہوں کہ جہاں آپ سابق چیف سیکرٹری کو پانچ لاکھ پر Disaster Management Cell کا ڈائریکٹر بنائیں گے۔ جہاں آپ فرشوری صاحب کو لاہور والی سٹی کا چار لاکھ روپے پر ڈائریکٹر بنائیں گے تو پھر آپ کے منہ سے میرٹ کی بات اچھی نہیں لگتی۔ پھر پر اسیکیوشن کی بات کی گئی کہ ہم تو انقلاب لائے ہیں۔

جناب والا! ان کا ایک انقلاب یہ بھی ہے کہ بالکل نااہل قسم کے استثنی (ایڈوکیٹ) جز لز، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جز لز اور ایڈوکیٹ جز ل کی تھوڑا ہیں لاکھوں میں مقرر کر دی گئی ہیں۔ ایڈوکیٹ جز ل کی تھوڑا ساڑھے تین لاکھ روپے مقرر کر دی گئی ہے، ایڈیشنل ایڈوکیٹ

جزل کی تھواہ اڑھائی لاکھ روپے کر دی گئی ہے اسٹنٹ ایڈوکیٹ جزل کی ڈیڑھ لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ وہ وکلاء حضرات جو ہیں اور ہم جو practicing Lawyers ہیں، ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح سے prosecution کرتے ہیں اور ان کی کیا حالت ہوتی ہے یہ ہم سب جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف لاہور کے حوالے سے چند باتیں کہہ کر میں اپنی بات کو up wind کروں گی۔ اس وقت لاہور میں ستر لاکھ کی آبادی ہے جس میں 24 ہزار پولیس والے بھی تعینات ہیں جس میں سے اگر نکالی ratio 93 لوگوں پر ایک پولیس والا بنتا ہے جو انٹرنیشنل معیار ہے اس سے بھی یہ کہیں زیادہ ہے۔ انٹرنیشنل معیار کے طور پر 450 لوگوں کے اوپر ایک پولیس آفیسر تعینات ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کا الیہ یہ ہے کہ ہم نے 93 لوگوں کے اوپر ایک پولیس والا تعینات کیا اس کے باوجود ادائیگی آرڈر کی situation آپ کے سامنے ہے۔ ان 24 ہزار میں سے ان کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اطلاع کے مطابق۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظیٰ زاہد بخاری: جناب والا! یہ پارلیمانی norms تو نہیں ہیں کہ بات نہ کرنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی بھی بات نہیں کر رہا۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظیٰ زاہد بخاری: جناب والا! 24 ہزار جو پولیس والے ہیں اس میں سے صرف 8 ہزار پولیس والے آپریشنل ہیں باقی جو ہیں وہ وی آئی پی اور وی وی آئی پیز کے آستانوں پر اور ان دستانوں پر اور ان کے مستانوں پر ڈیوٹیاں دے رہے ہیں اور وہاں پر تعینات ہیں۔ اگر خدا نخواستہ وہ کہیں اپنے کامیاب دوروں پر نکل جاتے ہیں تو وہ جو آٹھ ہزار پولیس والے ہیں ان کی بھی چھٹی ہو جاتی ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اس ملک میں لاءِ اینڈ آرڈر کی صورت حال کیا ہو گی اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اس ملک میں لاءِ ان کے بس میں ہے اور نہ ہی آرڈر ان کے بس میں ہے اس لئے اب یہ میربانی کریں اور اس طرح بہتری کریں کہ یہ بس کر دیں اور ہماری جان بچوڑ دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلے مقرر ملک نواز صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس کے بعد

محمد زاہد سرفراز صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پاپولیشن و یلفیر: شکریہ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ سب سے پہلے میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ جو محترمہ فرزانہ راجہ ہیں وہ سب سے پہلے ٹائم لے جاتی ہیں آتی ہیں اور اپنی بات کر کے چلی جاتی ہیں لیکن پھر وہ بات سننے کے لئے بیٹھتی نہیں ہیں کہ وہاپنی بات کا جواب بھی سن سکیں۔

محترمہ عظیٰ زاہد بخاری: آپ ہمیں سنادیں ہم آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیں گی۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب سپیکر! واقعی یہ بہت اچھا کام ہے آئیں اپنی بات کی اور چلے گئے۔ اس نے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک طرف امیر سے امیر تراور دوسرا طرف غریب سے غریب تر آبادی ہے اور یہ وہ فرق ہے جو ہمارے ملک میں انتشار اور لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے کو خراب کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ جو فرق نبید اکیا گیا "امیروں اور غریبوں میں" یہ کس نبید اکیا تھا۔ یہ ان دو سابق وزراءِ اعظم نبید اکیا تھا جو اس ملک کی دولت لوٹ کر اس ملک سے فرار ہو گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ چار سال کے عرصہ میں بشویں صدر مملکت جزیل پرویز مشرف اور مسلم لیگ کے قائدین کہ کس نے لندن میں سرانے مل بنا یا ہے۔ یہ جب باہر بھی جا کر بیٹھتے ہیں تو وہاں پر بھی یہ سٹیل مل لگاتے ہیں اور امراء میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ عوام کو اوندھے منہ گرا کر بہاں سے بھاگے تھے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے کئی معزز اکین پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب سپیکر! جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم سننے ہیں جب ہم بات کرتے ہیں تو یہ سننے کا حوصلہ کیوں نہیں رکھتے ہیں۔ جب یہ دونوں وزراءِ اعظم۔۔۔

شیخ اعاز احمد: جناب سپیکر! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب سپیکر! یہ دونوں وزراءِ اعظم ہماں سے بھاگ کر گئے تھے تو یہ عوام کو اوندھے منہ فرشوں پر لٹا کر گئے تھے۔ ہماری حکومت اور حکومت پاکستان جس دن سے بر سر اقتدار آئی ہے عوام کو دن رات اوپر اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے اور انشاء اللہ عوام کو اپنے قدموں اور کندھوں پر کھڑا کر کے رہے گی۔ محترمہ فرزانہ راجہ نے کہا کہ راجہ بشارت صاحب نے ایک پرائیویٹ چینل میں کرپشن کی بات کی کہ چھوٹے لیوں پر کرپشن ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ خود کر پشن میں ملوث نہیں ہیں۔ یہ آتی ہیں اپنی تحریک التواے کا رپیش کرتی ہیں اپنی تقریر کرتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ صرف پندرہ منٹ کے لئے آتی ہیں اور تجوہ پورے دن اور پورے سیشن کی لیتی ہیں۔ اجلاس 9 بجے شروع ہوتا ہے اور تین بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس لئے فرزانہ راجہ بھی برہار است کر پشن میں ملوث ہیں۔ عظیمی زاہد بخاری نے کہا کہ اس وقت ملک میں ڈکٹیٹر شپ چل رہی ہے۔ ڈکٹیٹر کے ساتھ ڈیل ہو جائے تو وہ وردی میں بھی قبول ہے اور ڈکٹیٹر بھی قبول ہے پھر وہ بھائی بن جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی پوری تقریر میں لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے پر کوئی suggestions نہیں دیں۔ انہیں صوبے اور اپنے ملک سے کوئی ہمدردی ہے ہی نہیں انہوں نے انتہائی قیمتی وقت جو ہم رمضان کے میانے میں روزے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک اہم مسئلے پر discussion کر رہے ہیں انہوں نے ڈکٹیٹر شپ ڈکٹیٹر شپ کہ کرسار وقت ضائع کر دیا۔ ایک بھی suggestion محکمہ پولیس یا لاءِ اینڈ آرڈر کے متعلق نہیں دی۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کر سی صدارت پر منتمکن ہوئے)

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئرمین! اب میں لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے کی طرف آتی ہوں۔ جب بھی کسی ملک میں جموروی حکومت آتی ہے تو برہار است عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر اقتدار میں آتی ہے۔ چنانچہ جو حکومت اس طرح سے بر سر اقتدار آتی ہے وہ عوام کے اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنے عوام کے اجتماعی مفادات کے لئے لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہر قسم کے موثر اقدامات کرتی ہے۔ مسلم لیگ کی حکومت صوبوں میں اور مرکز میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی سربراہی میں وزیر اعظم پاکستان جناب شوکت عزیز مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر چودھری شجاعت حسین صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ چودھری پروین الی کی حکومت لاءِ اینڈ آرڈر کے مسئلے پر قابو کرنے کے لئے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

رائنا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! اس وقت بڑی سبجیدہ گفتگو ہو رہی ہے پنجاب میں امن عامہ کے متعلق بحث ہو رہی ہے اور ہم serious ہیں what message we are giving to the civil bureaucracy.

ہے؟ آپ صرف اس پر رونگ دے دیں۔

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب چیئر مین! میں یہ عرض کروں گی کہ ---

جناب چیئر مین: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ رانا شاہ اللہ خان صاحب نے تقریر کر لی ہے یا بھی کرنی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب چیئر مین! آپ تشریف لائے اور صوبے میں لاے اینڈ آر ڈر تو شاید بہتر نہ ہو سکا اور نہ ہی موجودہ حکمرانوں سے ہو سکے گا لیکن ہاؤس میں کم از کم آپ کے آنے سے آر ڈر بہتر ہو گیا ہے۔ ابھی جو خاتون نان ستاپ گفتگو فرمائی ہی تھیں۔

جناب چیئر مین: جناب آپ ان پر بات نہ کریں اپنی بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! میں اسی طرف آرہا ہوں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ جناب اپوزیشن کو کوئی دلچسپی نہیں ہے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے کوئی suggestion نہیں دی۔ آپ یہ ملاحظہ فرمائیں۔

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب والا! انہوں نے بات شروع کی تھی اور میں نے یہ عظمی بخاری کو کما تھا تمام اپوزیشن کو نہیں کہا تھا۔ مجھے لاے اینڈ آر ڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئر مین! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حکومتی دلچسپی کا عالم یہ ہے کہ 150 جو office bearers ہیں کم از کم ان کو تو بیٹھنا چاہئے۔ ایک ایڈو وکیٹ صاحب نے ہائی کورٹ میں بھی ایک رٹ پیشی دائر کی ہے کہ وزیر اعلیٰ کے جو وزراء، پارلیمانی سکریٹریزاور پیشیں ہیں ان کی جو ایک فوج ظفر موج اور ان کا لاء اینڈ آر ڈر کی صورتحال سے دلچسپی کا یہ عالم ہے اور دیکھ لیں کہ یہاں پر وہ کتنے موجود ہیں اور کتنے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! دنیا کے کسی خطے میں سیاسی استحکام کے بغیر معاشی استحکام نہیں آیا۔ آپ قوموں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، آپ انقلاب فرانس سے لے کر انقلاب ایران تک آجائیں، گذگور نہ اس وقت تک کسی بھی صوبے اور ملک کے اندر نہیں آ سکتی جب تک اس ملک کے اندر real democracy کو ہم رواج نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین! آج یہاں لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے اور لاءِ اینڈ آرڈر کسی بھی صوبے کا، کسی ملک کا یا کسی بھی شہر کا سب سے اہم ترین مسئلہ ہو اکرتا ہے اور آج میرا یہ دل چادر ہے کہ میں گلیوں سے نکل کر بازاروں سے نکل کر، اس بیوہ کی آہوں سے باہر آکر جس کے خاوند کو دن دہائی کے قتل کر دیا گیا اور اس کی بیٹی کی آبروریزی کرنے والے مجرموں کو سرعام دندنا تاپھرتے دیکھ کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں سے انھ کر تھوڑا سا اور جانا چاہئے اور ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ آج قوم موجودہ حکمرانوں سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ آیا آپ نے گاؤں کے اس ڈکٹیٹ کے اوپر نکیل ڈالنی ہے۔ ہوم سیکرٹری صاحب کو آپ نے یہاں بٹھا کر اور چیف سیکرٹری کو یہاں بٹھا کر، آئی جی پنجاب یا یہ یشیل آئی جی پنجاب کو یہاں بٹھا کر اس بندے کے اوپر نکیل ڈالنی ہے جو نظریہ ضرورت کے تحت معاشی بد عملی اور معاشی عدم استحکام کے تحت ڈکیتی کرتا ہے یا اس ڈکیت کے اوپر آپ نے نکیل ڈالنی ہے جس نے 12۔ اکتوبر 1999 کو ایک منتخب حکومت کو قتل کر کے اس اسمبلی کا قتل کر کے جو جرم کیا ہے اور جو اس نے 14 کروڑ عوام کے حقوق پر ڈالا ڈالا ہے، کیا آپ نے اس حکمران کو نکیل ڈالنی ہے؟

جناب چیئرمین! پاکستان کے اندر اس وقت لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال پاکستان کے گزشتہ 54 سالوں میں کبھی آج تک نہیں ہوئی اور آج جب موجودہ حکومت ڈنڈے کے زور پر ملک کے اندر ڈکیتی کر کے دن دہائی ایک منتخب حکومت کو ختم کر کے اس ملک پر قابض ہوئے ہیں تو اس کے بعد خود جزل مشرف نے اپنی کتاب "ان دی لائن آف فار" میں یہ admit کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ جو (ق) الیگ ہے یہ میں نے بنائی ہے۔

جناب چیئرمین! اس ہال میں گلی ہوئی قائد پاکستان کی تصویر ان [****]

جناب چیئرمین: میں یہ الفاظ کا رواوی سے حذف کرتا ہوں۔

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کا رواوی سے حذف کئے گئے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئر مین! ہم اس ڈکیت کو تو پکڑ لیتے ہیں جو ڈکیتی کرتا ہے لیکن ہم اس ڈکیت کو کب پکڑیں گے جو چینی سکینڈل اور شوگر سکینڈل میں ملوث ہے۔۔۔
جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں اپنے محترم دوست سے یہ گزارش کروں گا کہ (ق) ایگ تو مشرف صاحب نے بنائی تو (ن) ایگ کس نے بنائی تھی؟ اٹھ کے بتا دیں اگر آپ میں اخلاقی جرأت ہے تو یہ بتا دیں وہ جز لضیاء الحق نے بنائی تھی۔ مرحباً۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، راجح صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! شیخ صاحب "ان دی لائے آف فار" کی بات کر رہے تھے تو میں صرف ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاضر و ناظر جان کر صرف ایک chapter پڑھ لیں۔ آپ کو اس میں سے بہت سبق ملے گا کہ جس دن حکومت ختم ہوئی اس دن پر امام منستر ہاؤس میں کیا ہو رہا تھا۔ کیا کسی ملک کے پر امام منستر کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے ملٹری سیکرٹری کے پھول اتروا کے کسی دوسرے کو لگا رہا ہو اور ان کا ملٹری سیکرٹری ان کو کہہ رہا ہو کہ یہ تو پر و موت ہو گیا میں بریگیڈیر سے demote ہو کر کرنل بن گیا ہوں۔ This is the توجہ ایسی حرکتیں کریں گے تو لامحہ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے جو آج آپ دیکھ رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئر مین! بھی میں نے شروعات کی ہیں تو حسب سابق ناجائز حکمرانوں کے اندر مرچیں لگنی شروع ہو گئی ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ کیا ہوم سیکرٹری کے پاس جو اس وقت یہاں پر تشریف فرمائیں یاد یگر سول بیور کریں، کیا پو لیں کے پاس اختیار ہے کہ ان ڈاکوؤں کو ان وائٹ کارلر criminals کو جن کو آپ کی پارلیمنٹ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے عوام کے سامنے بنگا کیا، ان کے بد نماچھرے عوام کے سامنے ایکسپوز کئے، انہوں نے شائع کی کہ وہ لوگ ہیں جو چینی سکینڈل میں ملوث ہیں، یہ وہ لوگ categorically list

ہیں جو سینئٹ سکینڈل میں ملوث ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو رنگ روڑ کے اوپر دن دھاڑے قبضے کر رہے ہیں، یہ لینڈ مافیا ہے، یہ شوگر مافیا ہے۔ کسی کے پاس اتنے اختیارات نہیں ہیں کہ وہ ان پر کوئی قد عن لگا سکے جب موجودہ غیر قانونی حکمرانوں نے اس ملک پر قبضہ کیا تو ایک خوبصورت سلوگن ملک پاکستان کے 14/15 کروڑ عوام کو دیا گیا کہ میں جزل مشرف نے کہا کہ irrespective احتساب کروں گا۔

جناب چیئرمین! وقت نے بتایا کہ 7 سال گزر نے کے بعد under the umbrella of General Musharraf جتنے دیکیت تھے وہ آج بھی وزارتوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور غریب آدمی کو دو وقت کی روٹی دیتا ہے۔ جس صوبے کے اندر امیر، امیر سے امیر ترنہ ہوتا جائے اور غریب، غریب سے غریب تر ہوتا جائے، اس صوبے کے اندر جب معافی عدم استحکام ہو گا، سیاسی عدم استحکام ہو گا تو پھر لاءِ اینڈ آر ڈر کنزروول کرنا پاپ لیں کے بس کی بات نہیں۔ آپ جتنے مرضی ایس پی او ز لگا لیں، آپ جتنے مرضی TPOs گا لیں، آپ SHOs سے اختیار چھین کر SPOs کو دے دیں۔ اس کے بعد ناؤن آفیسر کو دے دیں۔ اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہو سکتے جب تک آپ کی root causes پر نہیں جائیں، اس کی root cause کیا ہے؟

جناب چیئرمین! میں سیاست کا ایک طالب علم ہونے کے ناتے یہاں پر بڑے بڑے بزرگ تشریف فرمائیں، بڑے بڑے یہاں پر ہمنا تشریف فرمائیں جنہوں نے پانچ پانچ اسمبلیاں دیکھی ہوئی ہیں۔ میں یہاں پر انتہائی درد دل کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں کہ صوبے کی لاءِ اینڈ آر ڈر کی صورتحال اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک آپ اس بات پر نہ جائیں کہ جب تک صوبے کے اندر، ملک کے اندر حقیقی جمورویت نہیں ہو گی، گذگور نہیں آئے گی اور جب تک گذگور نہیں آئے گی اس وقت تک آپ کے اور میرے اور دیگر مسائل بشوول لاءِ اینڈ آر ڈر کے مسئلے حل نہیں ہو سکتے۔

جناب چیئرمین! میں یہ جو بات کر رہا تھا کہ قائد کی تصویر موجودہ حکمرانوں سے پوچھ رہی ہے کہ جزل نہیں تو سرحدوں کا محافظہ بنایا گیا تھا، تمہیں ایوان اقتدار کی راہ کس نے دکھائی۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ اندیجا جو ہمارا ہمسایہ ملک ہے 14 تاریخ کی رات کو ہمارے ملک میں آتش بازی ہوتی ہے کہ ہم آزاد ہو گئے ہیں اور 15 تاریخ کو وہ آتش بازی کرتے ہیں کہ وہ آزاد ہو گئے ہیں۔ ان کا اور ہمارا دور آزادی ایک جتنا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم ان سے بہت پیچھے ہیں اور اقوام

عالم کی صرف میں وہ بہت آگے ہیں۔ کرپشن کے اعتبار سے بہت بڑا سوالیہ نشان ہے پاکستان کے اوپر اور ایمنٹسی انٹرنیشنل کی رپورٹ دیکھیں تو اس میں موجودہ حکمرانوں کے لئے باعث شرم وہ رپورٹ ہے جو انہوں نے شائع کی۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ یہاں پر کہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے عوام، پاکستان کے عوام چاہتے کیا ہیں؟ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں دو وقت کی روٹی میسر ہو، وہ چاہتے ہیں کہ ان کو چھت میسر ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ غریب کے تن پر دو کپڑے ہوں لیکن موجودہ حکمرانوں کی بداعماليوں کی وجہ سے ان کی ڈکٹیٹری شپ کی وجہ سے جو ملک کے اندر خود کیتی کر کے حکمران بنے ہوں، جنہوں نے ملک کے اندر خود کیتیں کی ہو وہ ملک کے لاءِ اینڈ آرڈر کو کیا بہتر کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، Next ہیں۔ سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! کو شش کروں گا کہ پانچ منٹ میں اپنی بات ختم کروں۔ صرف تین چار factors ہیں جن پر میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین! جب ہم پولیس کے حوالے سے لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال کو دیکھتے ہیں تو چار factors ہیں جو پولیس ڈپارٹمنٹ پر بھی اور مجموعی طور پر صوبہ کی صورتحال پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ کوئی بھی ملک اپنی اس صورتحال کو بہتر نہیں کر سکتا جب تک اس ملک میں سیاسی استحکام نہ ہو اور دوسرے نمبر پر جب تک اس ملک میں معاشی صورتحال بہتر نہ ہو تو ہم نہیں سمجھتے کہ ان کے بغیر امن عامہ کی صورتحال کو بہتر کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین! یہاں لاءِ منسٹر نے اپنی تقریر میں اس تیرے factor کا حوالہ دیا۔ یعنی اس کے بڑھنے کی ratio بھی لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چوتھا factor اس ڈپارٹمنٹ کا اپنا روایہ ہے جو ساری لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال کو کنٹرول کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت جو سیاسی استحکام کی صورت ہے۔ میں اس میں صرف دو بنیادی اداروں کی بات کرنا چاہوں گا۔ اس میں سب سے پہلے قانون بنانے والا ادارہ پارلیمنٹ ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پارلیمنٹ جس نے اس ملک کے عوام کے لئے قانون بنانے ہیں وہ پارلیمنٹ بے اختیار ہے اور لاءِ اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو تبدیلی آئی ہے وہ آج کسی صوبائی اسمبلی کو

اور نہ ہی پارلیمنٹ کو اختیار ہے۔ بلکہ شیڈول 6 کے تحت وہ اختیار ایک فرد واحد کے پاس چلا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بڑے بڑے فصیلے پارلیمنٹ کو بانی پاس کر کے اس ملک میں کئے جاتے ہیں۔ جب قانون بنانے والے ادارے بے اختیار ہوں تو لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد دوسرا ادارہ عدیلہ ہے۔ PCO کے تحت حلف لینے والی جو عدیلہ ہے۔ وہ اس وقت زنجیروں میں جگڑی ہوتی ہے۔ آپ یہاں figures سے جو مرضی کہیں لیکن لوگوں کا خیال اور تاثیر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اب وکیل کرنے کی بجائے نج کر لیں۔ عدیلہ کے بارے میں عام شری کی یہ رائے ہے۔ عدیلہ کی اب اس حد تک بے تو قیری ہے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں اس کی مثال نہ ملے۔ اس کی ایک مثال سیالکوٹ جیل کے اندر کا واقعہ ہے کہ وہاں اس واقعہ میں پانچ چھ جوں کی شہادت ہوتی ہے۔ ان میں سے صرف ایک نج زندہ بچا۔ ان کا نام یوسف اوجلمہ تھا۔ وہ اس سانحہ کے مدعاً بھی ہیں۔ انھوں نے واضح طور پر ایف آئی آر میں کماکہ جو ڈیشی کے لوگوں کی جو شہادت ہوتی ہے۔ اس کے ذمہ دار ایس ایچ او سے لے کر ڈی آئی جی تک ہیں۔ انھوں نے کماکہ ہمارے ساتھیوں کی قاتل پولیس ہے۔ یوسف صاحب جو گولیوں کی بوچھاڑ میں زندہ نج گئے، انھوں نے اس ڈی آئی جی کو اپنے ساتھیوں کا قاتل گردانا لیکن کہتے افسوس کی بات ہے کہ آج وہی ڈی آئی جی اس صوبے کے ایک ضلع میں ڈی پی او تعینات کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر کسی ملک کی امن عامہ کی صورتحال دیکھنی ہے تو اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہاں کے عام شری سے لے کر اس ملک کے movement میں کتنی آزادی ہے۔ عام لوگوں کی آزادی movement کی آزادی تو چھوڑیں، دوبار تو مجھے اتفاق ہوا ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صاحب اسمبلی میں آتے ہیں تو اس وقت اس شرکی سڑکوں کی جو صورتحال ہوتی ہے یعنی جب اس صوبے کا وزیر اعلیٰ یا اس ملک کا صدر حرکت میں آتا ہے تو ایک بولینس میں اس ملک کے شری ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے دم توڑ دیتے ہیں۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جب اس ملک کے کسی شری کی آزادانہ movement نہیں ہے اور آج لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم صحیح گھر سے نکل کر شام کو سلامتی سے گھر چلے جائیں تو شکرانے کے نفل ادا کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم صحیح سلامت پہنچ گئے۔

جناب چیئرمین! یہاں پولیس کی بات کی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا جو روایہ ہے۔ انہوں نے ساٹھ سالہ تاریخ سے ایک سبق سیکھا ہے۔ ساٹھ سالہ تاریخ کی قوموں کا اپنا گلچر ہوتا ہے۔ انہوں نے س تاریخ سے سبق سیکھا ہے کہ جس کے ہاتھ میں بندوق ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایس ڈی او جو کہ واسا کا ہے۔ اس کا گریڈ بھی وہی ہے اور ایس ایش ایچ او جو کہ تھانے کے اندر بیٹھا ہے اس کا گریڈ بھی وہی ہے لیکن عام آدمی جو واسا کے ایس ڈی او کے پاس جاتا ہے اس کے رویے میں اور تھانے کے ایس ایچ او کے رویے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کا قصور نہیں ہے۔ یہ جو بندوق ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے ساٹھ سالہ تاریخ میں ایک سبق سیکھا ہے کہ جس کے ہاتھ میں بندوق ہے اور بندوق کا جو سب سے منظم ادارہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس کا سربراہ چاہے تو اس بندوق کے زور پر وہ اس ملک کے پر ائم منستر کو یہ غمال بنائے گا۔ یہ ادارہ بھی اسی سے سبق سیکھتا ہے۔ اڑھائی سال پہلے میں دیکھتا ہوں کہ ایس ایچ او کے ہاتھ میں اگر کوئی وزیر چڑھ جائے تو وہ تھانے کے اندر اس کو یہ غمال بناتا ہے۔ یہ لاہور کی تاریخ کا ریکارڈ ہے کہ جس طرح چیف آف آرمی سٹاف وزیر اعظم کو یہ غمال بناتا ہے اسی طرح یہاں لاہور میں ایک وزیر کو لاہور کا ایک ایس ایچ او یہ غمال بناتا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے بہت کچھ تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن جناب یہ فورس ہے، یہ ادارہ نہیں ہے۔ یہ ہوم سیکرٹری کو کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کے اختیارات کی لڑائی ہے۔ ان کے ہاتھ میں ڈمڈا ہے۔ یہاں کوئی منستر جب واپڈا کے ایکسیسن کے پاس جاتا ہے تو اس کا رعب ودب دباو رہتا ہے اور جب یہاں کا کوئی منستر ڈی آئی جی کے کمرے میں جاتا ہے تو اس کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان منستر زاویہ ایم پی ایزا اور عوام کا کوئی قصور نہیں ہے صرف بندوق ان کے ہاتھ میں ہے۔ جب تک اس کلچر کو نہیں بدل جاتا اور اس کلچر میں، آپ اور یہاں کے عوام نہیں بدل سکتے۔ یہ کلچر top سے بدلتے گا۔ اس ملک کا جو چیف آف آرمی سٹاف اگر بندوق کے زور پر ہم کو یہ غمال بنائے گا۔ میں آخر ایس ایچ او کی بندوق کے زور پر اس کے حلقوں میں رہنے والے عوام بھی یہ غمال بننے گے۔ میں آخر میں لاے منستر کو یہی کہنا چاہوں گا کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسا نہ ہے کہ ان کی بندوق کا جو کلچر ہے وہ تبدیل ہو۔ ان کے پاس بندوق غنڈوں اور ڈیکیتوں کے خلاف ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین! جب بھی اس صوبے میں کوئی بڑی واردات ہوتی ہے تو ایک فقرہ رٹا رہا یا آتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجرموں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے۔ ہم نے کبھی مجرموں کو آہنی ہاتھوں سے نمٹتے نہیں دیکھا۔ ہاں ہم نے دیکھا کہ آہنی ہاتھوں کے ساتھ اس ملک کے سیاسی کارکن چاہے ان کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو، اگر ایک آرڈر آجائے کہ دفعہ 144 پر مال روڈ پر کسی کو پر مارنے کی اجازت نہیں ہے تو اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ وہ آہنی ہاتھ حرکت میں بھی آتا ہے اور حکومت کی رٹ بھی دکھائی دیتی ہے لیکن اس ملک کے ڈاکوؤں، لیڑوں، چوروں اور رہزوں کے خلاف کوئی آہنی ہاتھ حرکت میں آتا ہے اور نہ ہمیں حکومت کی کہیں کوئی رٹ دکھائی دیتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: شکریہ۔ محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

محترمہ طاہرہ منیر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئر مین! لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال پہلے کبھی اتنی خراب نہ تھی جتنا کہ اب ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے بھی فرمادیا ہے کہ سڑیٹ کراٹر کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ٹاؤن شپ کے ہتھوڑا گروپ کی بات کروں، گلبرگ کی ڈکیتی کا ذکر کیا جائے یا جیولز شاپس کا تسلسل سے لوٹے جانے کا ذکر ہو۔

جناب چیئر مین! لاءِ اینڈ آرڈر کی صورتحال آئے روز مایوسی کی طرف مائل ہو رہی ہے۔ دن دہائے قتل، ڈاکوں پر ڈاکے، زیور، موبائل فون، موٹر سائیکل اور کاریں پستول کی نوک پر چھین لینا روزانہ کا معمول ہے۔ لوگ گھر، بازار، دکان اور باہر محفوظ نہیں ہیں۔ اب تو بچے اور بچیوں کے انعام کے واقعات بھی بڑھ رہے ہیں۔ ماذل ٹاؤن کیوں بلکہ کی ایک اکیس سالہ بچی جو رکشا میں سوار جا رہی تھی۔ اس کو روک کر کار والوں نے انعام کر لیا اور پیندرہ لاکھ تاوان کا مطالبه کر دیا۔ ایں ڈی اے کے آفیسر کا چار سالہ بچہ انعام کر لیا گیا اور پانچ لاکھ تاوان کے بدے اس کو واپس لیا گیا۔

جناب چیئر مین! سمن آباد میں ڈاکٹر سر جن عمر فاروق قریشی کو دن دہائے لوگوں کی موجودگی میں گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا۔ پنجاب پولیس عوام کے لئے خوف اور دہشت کی علامت بن چکی ہے۔ عوام کی طرف سے یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ پولیس جرائم پیشہ افراد کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور جرائم کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اب حکومت نے پولیس کو جدید ترین اسلحہ اور انتظامی قیمتی گاڑیاں بھی دی ہیں ساتھ تھوڑے ہوں میں بے پناہ اضافہ بھی کر دیا ہے، ان کی نفری بھی بڑھادی گئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھاکہ جرائم کم ہوتے لیکن جرائم پہلے سے بڑھ چکے ہیں۔ پولیس کی گشتوں ٹیموں کے

سامنے مجرم لوگوں کو قتل کر کے بھاگ جاتے ہیں اور پولیس کوئی ایکشن نہیں لیتی۔ پورے شر میں تھانے موجود ہیں اور تھانے میں لوگ اگر دینداری سے کام لے رہے ہوں، اپنا کام کر رہے ہوں تو پھر یہ وارداتیں کیسے ہو رہی ہیں؟ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی چاہئے کہ وہ محفوظ پنجاب کا نعرہ لگانے کی بجائے عوام کا دل نہ بسلائیں بلکہ عملی اقدامات کریں۔ عملی اقدامات کا میں کچھ نام لیتی ہوں کہ ڈکیتی اور چوری جیسی سگین وارداں میں ملوث لوگوں کو عبرتناک سزا نہیں دی جانی چاہیں اور ان کو اسلامی سزا نہیں دی جانی چاہیں۔ اگر چوری اور ڈکیتی کرنے والوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے تو وہ دوبارہ جرأت کر رہی نہیں سکیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! چیف جسٹس آف پاکستان چودھری افتخار صاحب نے بھی کہا ہے کہ پولیس والے بد دیانت ہیں، یہ باتیں زیادہ اور کام کچھ نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب چیئرمین! کرپشن نے اس ملک کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے اور کرپشن صرف نیچے سے کنٹروں نہیں ہو گی بلکہ اس کو نیچے سے لے کر اوپر تک کنٹروں کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی کرپشن نے پولیس کے نظام کا بھی بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ بے روزگاروں کو روزگار میا کیا جائے، پڑھ لکھے بے روزگار ڈگریاں لئے جوتے چٹھاتے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی کام نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین! میں میدیا کے روں کا بھی ذکر کروں گی کہ میدیا کو بالکل کھلا چھوڑ دیا گیا ہے اور جو تصویر کشی کی جاتی ہے، جوڑا مے دکھائے جاتے ہیں، پچاس فیصد لوگ اس صوبہ میں غربت کی لکیر کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن میدیا کے ذریعے ان کو جو پر تعیش گھر دکھائے جاتے ہیں، بڑی بڑی کاریں اور بنگلے دکھائے جاتے ہیں تو جو لوگ ایسی چیزوں کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کے اندر depression پیدا ہوتا ہے۔ اس depression کی وجہ سے وہ یہ کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی روں ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں اسلامی قوانین پر عملدرآمد کرنا بھی سکھایا جائے۔ اسلامی تعلیمات کو صرف پڑھ دینے کے لئے نہ رکھا جائے بلکہ اس پر عمل کیا جائے۔ اگر اس پر صحیح طریقے سے عمل کروایا جائے گا تو بت سے جرام کا سد باب خود بخود ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔ جی، ملک احمد خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! As a matter of fact, it is a very serious issue on Law and Order. پر بات ہوتی ہے تو کو شش کرتے ہیں کہ tempo build consensus ہو اور ہاؤس کا ایک رہ ہے جس میں کچھ ایسی تجویز آجائیں جو ارباب اختیار تک جن میں راجہ بشارت صاحب شامل ہیں یا جن لوگوں کو انہوں نے آگے direct کرنا ہے ان کی موجودگی یہاں پر ہوتی ہے۔ میرے نزدیک لاءِ اینڈ آرڈر میں government facts and figures کی ڈیلویلی ہے اور as a manner which opposition does میں یہاں پر ہوتی ہے۔ member of the Parliament میں نے تو اس چیز پر حلف دیا ہوا ہے کہ میں اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط کا پابند رہوں گا۔ جب میں اس اسمبلی کے رکن ہونے کی چیز سے اپنارول کر لیتا ہوں تو مجھے کسی executive power کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس کے اوپر چیک رکھنے کی ایک چیز ہے جو کہ پارلیمنٹ کا function ہے۔ اس میں جو چوتھا حصہ میرے پاس آتا ہے کہ میں executive کے ذریعے آپ تک پہنچاؤں اور ساتھ ان لوگوں تک یہ بات پہنچاؤں جو کہ ارباب اختیار ہیں۔ اس وقت جو پولیس ہے It is governed by Police Order 2001 یہ کوئی ہوا کی بات نہیں ہے، یہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ جو پولیس آرڈر 1864 سے ہمارے ساتھ چلا آ رہا تھا اس کو ہم نے تبدیل کیا، میسر 2001 کے اندر اس کی جو exercise کی گئی وہ آرڈر کو promulgate کیا، آرڈیننس کے ذریعے ہم نے اس کو نافذ کیا اور آئین کے اندر ہم نے اس کو Schedule six کے اندر protection کی دے دی۔ Now what I want to say is that اس کے اندر کچھ lacunas موجود ہیں تو Administrative Restructured Reforms کے اندر ان کو دور کیا جاسکتا ہے یہ کوئی بڑے اچھے کی بات نہیں ہے۔ میری آپ کی وساطت سے Rاجہ صاحب سے بڑی humble request ہو گی مثال کے طور پر I point out Section 14 of Police Order 2001 کے متعلق ہے، اس کے اندر تین تفتیشوں کی گنجائش رکھی گئی اس میں تعلق نہیں رکھتی۔ اگر

تحانے میں پرچہ درج کرایا گیا اور اس تھانے میں کسی وجہ سے اس پولیس آفیسر نے معدرت کا اظہار کر دیا یا متعلقہ ضلع کے اندر وہاں کے متعلقہ ڈیپلی او، ایس پی انوٹی گیشن اور ایس پی آپریشن نے ایک بورڈ بنایا اور ساتھ کوئی سینٹر افسر جو لاہور سے تشریف لے گئے، پر مشتمل ایک بورڈ بنایا اور انہوں نے انوٹی گیشن ٹرانسفر کر دی تو اس کو بھی تفتیش ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ultra vires to the law ہے اس کے اوپر آپ kindly نوٹ فرما لیں کہ اس کے متعلق راجہ صاحب کے پاس اختیار موجود ہے، آپ کی وساطت سے میں راجہ صاحب کو clarify کرنا چاہتا ہوں اگر اس پر یہ ہمارے ساتھ debate کرنا چاہیں، یہ پولیس کی ہمارے ساتھ کمیٹی بنادیں، ہوم سیکرٹری کا ambit بھی موجود ہے اس کے اندر واضح طور پر ہوم سیکرٹری کے اختیارات ہیں۔ اگر آج میں پولیس آرڈر کے تحت بات کرنا چاہوں اور میں یہ کہوں کہ ہم نے پولیس کو indigenous body بنا دیا ہے، ہوم سیکرٹری کے کوئی اختیارات نہیں رہے گے تو میں سمجھوں گا کہ یہ غلط بات ہے۔ اصولی طور پر ہوم سیکرٹری کے ذریعے ہی صوبائی چیف ایگزیکٹو پولیس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر اپنی writ enjoy کرتے ہیں اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز کی allocation ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ میری درخواست یہ ہے کہ 11 Superior Judicial Courts کیا جائے اور 14 یونیورسٹی کیا جائے اور kindly 11 judgements کی اس پر reflection کیا جائے۔ آپکی ہیں کہ کیا اگر دو نقشیں ہوں گی تو تیسرا تفتیش سے متعلق Superior Court کرتی ہے کہ اس کو undo کر دو، ختم کر دو تو kindly اس کے متعلق اس پر اپنے ایگزیکٹو کنٹرول کو ثابت کیجئے۔ پولیس والے ہم سے کوئی علیحدہ نہیں ہیں، دور نہیں ہیں یا بھاگے ہوئے نہیں ہیں، میں کہتا ہوں کہ جو lacunas ہیں ان کو ختم ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ lawlessness کی بات ہوئی، سڑیت کرائیں کی بات ہوئی fact it is an admitted reflection ہے۔ جتنا کرام سوسائٹی میں ہو گا پولیس کے پاس رجسٹر ہو گا۔ جرم پولیس والا بھی کرتا ہے یا نہیں کرتا اس پر توعیہ بدھ شروع ہو جائے گی۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ affective focus develop کے لئے جو موجودہ گورنمنٹ نے لئے، آپ ایک control measures کر لیں اور خود اس پر ایک discussion کر لیں۔ میں نے خود بھی پوری کوشش کی، میں نے کیس جو پولیس کی ریفارمز کے متعلق اپنی تجاویز دیتے ہیں، میں احمد علی اولکھ سے لے کر اظہر حسن ندیم تک آکر رکا، میں نے دیکھا کہ بات کماں سے کماں تک جاتی ہے۔

ہم نے various foreign writers کی ریسرچ کو بھی پڑھا، ہم چاہتے تھے کہ پولیس کے نظام میں کوئی بہتری آئے تو جو Adminstrative Restructured Reforms کے لئے گورنمنٹ نے پالیسی اختیار کی میرے نزدیک اس سے بہتر لائجِ عمل دینا اس وقت موقع کی مناسبت سے اس سے زیادہ نہ دیا جا سکتا تھا، نہ کیا جا سکتا تھا، ہاں میں اس چیز پر اتفاق کرتا ہوں کہ اس میں کمی اور گنجائش ہے۔ جیسے آج لاءِ منستر نے کماکہ This is the fact of grave gravity کہ کوئی الائمنس پارٹی آپ کے ساتھ بیٹھی ہواں سے زیادہ اور جموروی گلچر کارویہ کیا ہو گا کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ لوگ سٹریٹ کر انہر کے اندر لوگ شامل ہیں تو یہ حقیقت ہے کہ وہ ہوں گے۔ اگر میں آج کی بھی سینیٹ راجہ بشارت صاحب کی اٹھا کر دیکھوں تو میں نے اخبار میں آج بھی پڑھا کہ حقائق کے منافی توبات نہیں کر سکتے۔ سٹریٹ کرام میں تو وہ شامل تھے، میرے اپنے ساتھ یہ واقعات ہوئے ہیں، میرے اپنے حلقوں کے اندر یہ واقعات موجود ہیں۔ So that is a different debate.

I کہ اگر ایسا ہے تو اس کو ختم ہونا چاہئے اور ہم ایسی کوئی بات کرتے بھی نہیں۔ اب ہم نے اس کے اوپر صرف دیکھنا یہ ہے کہ پولیس کے ساتھ لاءِ اینڈ آرڈر میں آپ کا That is judicial response to the work of the concluding part جوiran کن گلریز ہیں کہ 173 کے تحت جو آپ رپورٹ مرتب کر کے عدالتوں میں دیتے ہیں ان میں سے 89 percent accept کرتی ہے۔ پولیس کی تفتیش کے ساتھ عدالتیہ کا اتفاق ہوتا ہے یعنی سیشن عدالتوں کے لیوں پر 89 percent اتفاق ہوتا ہے۔ اس ریکارڈ کو کمیں پر چلنے کر لیں، کمیں پر بیٹھ کر بات کر لیں کہ جتنے بھی آج تک چالان مرتب ہوئے کسی جرم کے متعلقہ بھی 79-10-07 apart from جو ہمارے پاس حدود آرڈر میں ہے اس کو نکال کر 89 judicial accept ہے کہ پولیس کی اس تفتیش کے ساتھ agree کر چکی ہے۔ اب مسئلہ یہ رہا کہ پہلک پر اس کو جو impact ہے کہ پولیس کی accept کر چکی ہے۔ اب جس طرح میں ہے ایک چھوٹی مثال دی کیونکہ میں آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ میں دو چار چھوٹی چھوٹی باتیں آپ کے سامنے پوانٹ آؤٹ کر کے اپنامدعا بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! پولیس کارویہ جو عوام کے ساتھ ہے۔ ابھی میرے دوستوں نے کماکہ منسٹروں کو یہ غمال۔۔۔ ٹھیک ہے political edge ہوتی ہے One has to politicize اس کو اپنی بات کرتے ہوئے اپنے مقاصد کو جس طرح his agenda میں

انسان آتا ہے اپنی بات کرنی چاہئے لیکن لاے اینڈ آرڈر صرف facts and figures ہے۔ Law and order is not just the detail which the Law Minister will give and you will agree to it ہمارا اس چیز کا تعلق نہیں ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آج آپ کے پاس کون سا ایسا طریق کار موجود ہے مساوئے اس چیز کے کہ آپ ان تمام چیزوں کے ساتھ اتفاق کرتے جائیں جو موجودہ نظام کے اندر خامیاں ہیں اس کو دور کرنے کے لئے میں نے اور آپ نے اپنی تجویز سامنے رکھنی ہیں۔ پولیس آرڈر 2001 میں اس وقت 21 سیکشن ایسے ہیں جنہوں نے آپ کی investigation و نگ کوalyze کر دیا They are unable to do any thing آپ ایڈیشنل آئی جی کے دفتر چلے جاؤ۔ اس سے پوچھو کہ آپ کے SP Investigation نے جو تحقیق کی ہے۔ He says Have you read it? Have you read it? He says. آپ کے روٹین کے اندر میں نے اس کو دستخط کر کے آگے بھیج دیا۔ یہ violation of the rules ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ جو رولز بنائے اور رولز دیئے گئے ان کے تحت تمام افسران کو پابند کیا جائے اور جوان کے اندر سقم موجود ہے ان کو دور کیا جائے تو شاید کچھ لاے اینڈ آرڈر میں بہتری ہو۔ واردات تو آج آپ کے ملک میں ہو گی، واردات تو آپ کے ملک میں موجود ہے اور بڑھتے ہوئے trend کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ یہ رکنے والی بھی نہیں ہے اس کے لئے آپ کو من جیٹھ القوم پوری قوم کو سوچ کر آگے آنا ہو گا۔ آپ نے کرامم روکنا ہے تو سوسائٹی کے اندر جو آپ کے ریفارمز ہیں صرف لاے اینڈ آرڈر کی بات کر کے بات نہیں ہو گی۔ صرف پولیس کو مورود الزام ٹھسرا کر آپ کی بات نہیں ملے گی۔ یہاں پر ایک ڈکیتی ہوتی ہے موڑ سائکل سوار آپ سے پرس چھین کر لکھتا ہے تو پیچھے follow up میں کوئی جاتا ہے تو وہ ڈکیت آج اتنا مضبوط ہو چکا ہے کہ وہ اپنی موڑ سائکل روکتا ہے فائر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تیری جرات کیسے ہوئی کہ تو پیچھے آیا اور اس بندے کا موقع پر قتل کر دیتا ہے۔ ہمیں ان چیزوں سے اختلاف نہیں۔ ground realities اگر ہم چھپائیں گے تو لوگ ہمیں جھوٹا اور منافق کہیں گے۔ آپ سے میری صرف بات یہ ہے کہ آپ صرف اتنا دیکھ لیں کہ جو قانون موجود ہے اس کے اوپر خدارا ان کو عمل پیرا کروائیں اور ایک کمیٹی قائم کر دیں جن میں دو اعلیٰ افسران شامل ہوں۔ ڈی آئی جی انوٹی گیشنا آج تک operative نہیں ہوا۔ ابھی تک ڈی آئی جی انوٹی گیشنا بورڈ کے پاس تحقیق نہیں۔ ابھی تک ایڈیشنل آئی جی انوٹی گیشنا نے ایک تحقیق نیچے نہیں بھیجی مائی باپ۔ پٹ

اٹھیں، خداواسطے کوئی اختیار جسڑا وہناں دے کول موجوداے ایساہ اسمبلی دے وچ ارج رو لنگ پاں
کرو کہ جسڑا اختیار اے اوس تے عمل کراو۔ Thank You very much

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیسر میں: جی، فرمائیں! آپ نے کیا بات کرنی ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ) : شکریہ۔ جناب چیسر میں! میں نے پولیس پر ہی بات
کرنی ہے اور ملک صاحب کی تقریر کا جواب۔۔۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد احمد خان ہاؤس سے باہر چلے گئے)

آوازیں: ملک صاحب، ملک صاحب!

جناب چیسر میں: عباسی صاحب! وہ چلے گئے ہیں آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا آفتاب صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیسر میں: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیسر میں! ابھی ملک صاحب نے جو اپنی تقریر کی تمہید کی تھی اس
میں۔۔۔

جناب چیسر میں: کسی کو روکنے کا چیسر میں کو حق نہیں ہے۔ آتا ہے آئے، بیٹھتا ہے بیٹھے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیسر میں! نہیں نہیں۔ میں روک نہیں رہا۔ انہوں نے بڑی
تمہید باندھی کہ میں نے یہاں یہ حلف اٹھایا ہے، میں نے یہاں یہ حلف اٹھایا ہے۔۔۔

جناب چیسر میں: آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب چیسر میں! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔
یہاں پر ابھی ملک احمد خان نے پولیس آرڈر 2002 کی بات کی تو میرے ارکان اسمبلی جو ادھر
موجود ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہم اس پر بے سود بحث کر رہے ہیں۔ کیونکہ پولیس آرڈر 2002
شیڈول VI میں ہے کہ جس چیز کو آپ repeatedly amend کر سکتے اس پر بحث کی
 ضرورت نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ ایک صوبائی معاملہ ہے مگر ہماری بے بی یہ ہے کہ جو صوبائی معاملات
 ہیں، لوکل گورنمنٹ کے devolution plan پر ہم بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! دوسری یہاں پر پولیس کی بڑی بات ہوئی ہے۔ یہ پولیس آرڈر 2002 جو ہے

یہ اچھی ہو سکتی ہے مگر میں نے اس میں جو gathered ہے اس میں یہ ہوا ہے کہ صرف کوئی چند پولیس افسر تھے جنہوں نے ایک DMG گروپ سے اختیارات لینے کی کوشش کی جو کہ کالا صاحب تھے، انگریزوں کی آخری نشانی تھے۔ سی ایس پی ہو جاتے تھے اس کے بعد سگار پیٹے تھے، بلیک کافی پیٹے تھے اور گرمیوں میں تھری پیس سوٹ پس کر بیٹھتے تھے کہ امیر لگیں۔ اس کے بعد انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس تو اختیارات، طاقت تو ہمارے پاس ہے، ہمارے پاس کیوں نہیں ہے۔ انہوں نے اس کو ان کے افضل شگری صاحب، سڈل صاحب، National Reconstruction Bureau بنایا۔ وہ وہاں پر چلے گئے انہوں نے اس پولیس آرڈر سے کچھ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ ایس پی بیش بہا ہو گئے ہیں اور ہمارے ضلع میں تقریباً آٹھارہ میں ایس پی ہیں۔ پتا نہیں چلتا کہ کدھر پھر رہے ہیں۔ تقریباً 45 ڈی ایس پیز پھر رہے ہیں۔ کیا ان کی تعداد زیادہ کرنے سے عوام کو کوئی انصاف ملا ہے؟

جناب چیئرمین! میں صرف آپ کو تھوڑی سی فلگر جو میں نے collect کی ہیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ اگست کے مینے میں 34243 روپرٹیں ہیں صرف ایک ماہ میں پنجاب کے اندر، اس میں 4771 against persons, 7473 against property, miscellaneous 7468, local and special laws 14636

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! قتل کے cases 465 ہیں صرف اگست میں، 167 attempted murders 675, hurt/kidnapping 755

پنجاب میں صرف ایک ماہ میں ہوئے۔ کیا آپ نے 5۔ ارب روپے سے ان۔۔۔

Law Minister Sahib I think it is unfair when a person is speaking on the floor of the House, others are not supposed to talk in such a volume to be disturbed.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! جو وہ نوٹ کر رہے تھے ان سے لے رہا ہوں۔ میں نے windup کرنا ہے، میں نے آپ کو جواب دینا ہے۔ آپ فرمائیں تو صحیح۔ آپ جو فرمائیں گے میں جواب دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!

وفا کیسی کہاں کا عشقن جب سرپھوڑنا ٹھسرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں

آپ نے میری بات تو سئی ہی نہیں۔ میں تو آپ کو اختیارات دلانے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہہ رہا تھا کہ یہ کیا وجوہات ہیں، یہ کیا وجہ ہے کہ آپ کے ملک میں Adjudication of Justice نہیں ہے۔ پولیس کو آپ ہر وقت بری الذمہ کرتے ہیں مگر جناب! جب یہ کسی کریمنزل کو پکڑ لیتے ہیں تو جو عدالت میں چلے جاتا ہے وہ چوتھے دن آ جاتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں کریمنزل کے لئے سب سے بڑی جو نرسی ہے وہ جیل کا محکمہ ہے۔ میں آپ کو یہ سچ بتاتا ہوں کہ کبھی بھی آپ نے کریمنزل کا نیٹ ورک توڑنا ہو تو آپ کہتے ہیں کہ ان کی توڑ دیں اور اس وقت جیل میں سزاۓ موت کے قیدی means of communication ہوتے ہیں اور ان کا ڈائریکٹ رابطہ ہوتا ہے۔ میں on the floor of the House فون آتے ہیں کہ جناب! اساں بڑے تنگ آں سانوں فلاں بڑا تنگ کردا ہے۔ Is this a good governance?

جناب سپیکر! جب Apex Court میں آپ اپنے رائٹ پر پریم کورٹ میں نہیں جائیں گے آپ کو اپنے من پسند جو فحیصلے کروانے ہوں گے تو آپ کی جو ذیشی کا یہی حال ہو گا۔ اب یہاں پولیس آرڈر 2000 میں دیکھیں کہ اس میں lack of enforcement of Police Order 2002

وزیر مواصلات و تعمیرات: پولیس آرڈر

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! جواب تو راجد صاحب، یہ دیں گے لیکن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے ابھی کہا کہ کریمنزل کے ہمارے ساتھ رابطہ ہوتے ہیں۔ یہ جیل میں ان سے رابطہ نہ رکھا کریں یہ ان کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ اسی طرح اس میں discontinuity ہونی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں بالکل ان سے اتفاق کرتا ہوں۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئر مین: جی، رانا صاحب! جلدی مکمل کریں کیونکہ نماز بھی پڑھنی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! اسیں وی پڑھ دے آں تیں کلے تے نئیں پنج نام پڑھ دے۔ یہ بات کر رہے تھے یہی تھا ناجناب we are not serious اب میر اخیال ہے کہ آپ بھی اور وزراء بھی بحالت مجبوری بیٹھے ہیں۔ جیسے "وہ ایک جلسے میں گیا تھا اور آخر میں ایک آدمی رہ گیا ہے۔ اونے کیا جناب! میں تے مائیک لے کے جاتا ہے۔"

جناب چیئر مین: رانا صاحب! اگلے سیشن کے پہلے دن کے لئے اس بحث کو رکھ لیا جائے؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں پولیس آرڈر 2002 پر بات کر رہا تھا کہ اگر spirit in دیکھا جائے تو it was a good attempt مگر آپ اس کا ارتکل 32، یکھیں کہ policing plan آج تک پولیس والوں نے ڈسٹرکٹ میں کبھی بنایا ہی نہیں۔ Next جاتا ہے relationship of District Police with Zila Nazim پتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظم کا کتنا اختیار ہوتا ہے؟ اس کو صرف اتنا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تھانے میں چلا جائے۔ اس سے قبل پولیس پر صرف ایک چیک ڈسٹرکٹ میسٹریٹ کا ہوتا تھا اور اب آپ کی پولیس مادر پر آزاد ہے۔ یہ کسی کے کنٹرول میں نہیں ہے جیسے سمیع اللہ نے کہا ہے کہ ایک طاقت ہے اور طاقت کے بل بوتے پر، میں نے پہلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بات کی تھی کہ میں پولیس کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ کیوندے جی کیوں؟ میں نے کہا کہ ان کا اتنا چھا اخلاق ہے کہ میں travel تو ایک بیس والے نے اس سے کرایہ نہیں لیا۔ یہ اتنا چھا آدمی ہے۔ پھر ایک ہو ٹل پر بیٹھا تھا تو ہو ٹل والے نے روٹی کے پیسے نہیں لئے کہ جی ان کا اخلاق بتا چھا ہے۔ کیونکہ جب آپ ان پولیس والوں کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے، ان کو facility آپ ضرور دیں۔

جناب چیئر مین! انوٹی گیشن کے بارے میں ملک احمد خان نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ کیا انوٹی گیشن سسٹم بہتر ہو گیا ہے، کیا آپ نے سائنسیک بنیادوں پر کوئی ریسرچ کی ہے؟ آپ نے ایک پہلک سیفٹی کمیشن بنایا تھا تو یہ اس ہاؤس میں بیٹھے ممبر ان مجھے بتا دیں کہ پہلک سیفٹی کمیشن بننے کے بعد کیا improvement آگئی ہے؟

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ صرف لا اینڈ آرڈر صورتحال اس وقت improve ہو سکتی ہے جب آپ پہلے نمبر پر growth of population کرو کیس گے۔ آپ کی آبادی جتنی

تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے تو آپ کو بتاہی نہیں کہ کیا ہورہا ہے؟ محترمہ نسیم لودھی وزیر بہود آبادی بیٹھی ہیں تو مجھے بتاہے کہ انہوں نے کچھ نہ کچھ آبادی روکنے کے لئے اقدامات تو کئے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! دوسری چیز economic disparity آتی ہے۔ راجہ صاحب نے تو

یہ کہہ دیا ہے کہ جی آبادی بڑھ رہی ہے۔ یہ کوئی inflation کی بات نہیں ہے اگر Rule of Law ہو گا، Adjudication of Justice لوگوں کو ملے گا۔ اگر آپ تھانے میں جاتے ہیں، یہاں پر لوگ برائشور چارہ ہے ہیں کہ جناب ہماری ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ اب ہوتا کیا ہے کہ ٹیکنی فون پر آپ کی ایف آئی آر درج ہو جاتی ہے۔ ایس اتفاق اوس ہزار روپے لیتا ہے اور چار بے گناہ لکھ دیتا ہے۔ اس کی فائل اس کے بعد دوسرے قیمتی کو دے دیتے ہیں اور قیمتی بے گناہ کو گنہ گار کرنے کے پیسے لیتا ہے۔ اس طرح ان کا ایک سلسہ چل جاتا ہے۔ میرے خیال میں آپ ایف آئی آر دیس تو اس پر There must be a proper preliminary investigation کیا یہ جو چیزیں لکھائی جائیں ہیں، یہ تو نہیں کہ میں لکھ کے دے دوں یا کوئی صح لکھ دے یا راجہ بشارت صاحب لکھ دیں کہ جی یہ 109 میں involved ہے تو آپ مجھے پکڑ کے لے جائیں۔

جناب چیئرمین! دوسری اہم چیز job right man on the right job یہ ہے کہ میں نے پہلے دن بھی جب راجہ صاحب اس وقت موجود تھے کہ آپ جب اہل اور اچھے آفسرز کو post کریں گے you will have good results جو RIAZ ہو رہا ہے اسی کو یک شینشن دے دی جاتی ہے اور اب پاکستان میں RIAZ ہی کوئی نہیں ہو رہا۔ کبھی آپ نے یہ سناتھا کہ RIAZ پیش کر آپ دوبارہ ڈسی اول گا دیں، کبھی آپ نے سناتھا کہ ایک ایس پی RIAZ ہو گیا ہے اور یونیفارم میں اس کو دوبارہ لگائیں۔ اس کو آپ Consultant رکھ لیں مگر... appointment of corrupt... اور پھر... don't put them on...

وزیر مواصلات و تعمیرات: پونٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ بتیں تو یہ بعض اوقات point out کرتے ہیں وہ ٹھیک کرتے ہیں لیکن خود عمل نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ

اب قاسم ضیاء کی جگہ پر ان کو ہونا چاہئے تھا تو یہ کوئی بہتر بات کرتے
اور فضول سی باتیں کر کے وہیں سے بھاگ گئے ہیں۔ یہاں سے right man on the right job
job ہونے کے لئے ان کو وہاں پر ہونا چاہئے تھا۔
جناب چیزِ مین: جی، رانا صاحب! شروع رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیزِ مین! یہ میرے بڑے بھائی ہیں اور میں ان سے کوئی ایسی تلاخ بات
نہیں کرنا چاہتا۔ وہ صدر پنجاب تھے۔

He is the Leader of the Opposition. There is democracy in the Party. He has been elected by the members

لوگوں نے انہیں بہتر سمجھا اور انہیں لیڈر آف اپوزیشن بنالیا۔

جناب چیزِ مین! اس سے سول بیور و کریمی میں ایک بڑا غلط message جاتا ہے کہ آپ
ری ایک پلائنس آف ریٹارڈ آفیسر زکر تے ہیں۔ نیچے سے آنے والے آفیسر زکر کے لئے کوئی جگہ نہیں
رہتی لہذا اس کو ختم کرنا چاہئے۔ آج یہاں پر موڑ سائیکل کی بات ہوئی تو میری راجہ صاحب
سے درخواست ہے کہ آج راجہ صاحب ایک ایکسر سائز کریں اور ایڈیشنل آئی جی اظہر صاحب بھی
یہاں بیٹھے ہیں تو ایک آرڈر کریں کہ آج پولیس میں جتنے سب ان سکٹر یا ہیڈ کا نسٹیبل لاہور میں پھر
رہے ہیں، ان کی موڑ سائیکلیں پکڑ لیں کیونکہ وہ سب لوگوں کی چوری کی ہیں اور سپرد داری پر لے کر
پھر رہے ہیں اور میں نے اسی ہاؤس میں گاڑیوں کے نمبر دیئے تھے جو ایس پی صاحبان کے پاس
چوری کی گاڑیاں تھیں اور ان پر نمبر لگا کر وہ پھر رہے تھے کیونکہ ان کے اوپر نیلی بقی ہوتی ہے اور آج
کل ایک نیارواج بھی آگیا ہے کہ ایک ASI اپنی مہران گاڑی کے آگے ایسے وردی لٹکایتا ہے کہ
جیسے وہ چیف آف آرمی سٹاف جا رہا ہے اور اس کو کوئی چیک نہیں کر سکتا کیونکہ جتنا بھی کرامم بڑھتا
ہے اب آپ مجھے بتائیں that is always under the patronage of the Police
کہ تین چیزیں ہیں brothel house, sale of liquor and gambling یہ پولیس کی
مرضی کے بغیر ہو سکتی ہے، مجھے کوئی ممبر یہ بتادے۔ کیا یہ اس وقت ہو نہیں رہی، ملک میں شراب
عام نہیں بکر رہی ہے، کیا یہاں پر brothel houses نہیں چل رہے ہیں؟ کیا یہاں پر کرکٹ کا
جواء نہیں ہو رہا ہے۔ یہ کن کی patronage کی وجہ سے ہو رہا ہے، یہ پرچی ما فیا کماں سے آ رہا ہے؟
جناب چیزِ مین! ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے اچھے steps کرنے ہیں، یہاں

پڑو لگ پوسٹ کرنی ہے تو پڑو لگ پوسٹ والوں کو یہ بھی کہیں کہ وہ سڑک سے اتر بھی جائیں کیونکہ وہ صرف سڑک کے اوپر پھر رہے ہیں اور ان سے ایک یہ ضرور ہوا ہے کہ وہ پھرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی کھو کھاں جائے تو اس سے چائے بھی مفت پیتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے صرف یہ کہا ہے کہ

کہ آپ ہماری suggestions کے society. We give suggestions

1. The postings of the officers should be purely on merit and promotions that should not be on political grounds

بھی بھی اور ریکرومنٹ بھی۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ یہاں پر ری ایمپلائمنٹ کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں پر لوگ بے روزگار بیٹھے ہیں۔ دوسرے جتنی دیر آپ ملک میں economic parity نہیں لائیں گے تو یہی ہوتا رہے گا۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آپ نے جمعہ بازار لگائے ہیں اور مجھے اس دن موقع نہیں ملا۔ آپ اگر اس کی eatable commodities essential consumer price indicator دیکھ لیں، اگر دیکھ لیں increase in arrears ہیں کہ آپ کچھ بھی نہیں کر سکے ہیں اور میرے خیال میں

You will have to review this Police Order 2002 and have some check on them. There was a Home Secretary who was the Principal Accounting Officer

وہ کرتے تھے مگر اب یہ اتنے ہو گئے ہیں تو ان کو چیک ہی کوئی نہیں کرتا۔

You must have a proper plan for the Checks and balances, rule of Law, dignity

اس میں ہو اور گل گور نہیں کے لئے

You should not compromise on principles and justice should be across the board. Thank you very much.

جناب چیئرمین: راجہ محمد شفقت خان عباسی! آپ دو منٹ میں wind up کر لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو و کیٹ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ یہاں

پر بعض لوگوں نے 25/20 منٹ بات کی تو آپ نے انہیں interrupt نہیں کیا تو میں دو منٹ بات کیوں کروں؟

(ایوان میں آوازیں کہ راجح صاحب! جلدی مکاؤ یا لکھی ہوئی لاءِ منسٹر صاحب نوں دے دیو)

جناب چیئرمین! میں بالکل محضربات کروں گا۔ رانا آفیل صاحب اور ملک احمد صاحب نے جو باتیں کی ہیں انہی کو endorse کرتے ہوئے ہم پولیس آرڈر کا کوئی قومہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ 6 شیڈوں کی وجہ سے پنجاب اسمبلی یا کوئی بھی صوبائی اسمبلی اس میں ترمیم نہیں کر سکتی لیکن اگر اس میں کوئی اچھی بات ہے تو اس پر یہ عملدرآمد یقینی بنائیں اس لئے کہ پولیس کے خلاف بہت شکایات ہیں ناجائز مقدمے، ناجائز گرفتاریاں، غیر قانونی raid اور misconduct کے حوالے سے ان پر الزامات ہر جگہ لگتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے ان کو درست کر لیں گے آپ تشریف رکھیں۔

راجح محمد شفقت خان عباسی (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! چودھری ظییر بہت تکلیف میں ہیں یہ تکلیف میں اچھل بیٹھ کر رہے ہیں۔۔۔ پبلک سیفٹی کمیشن کے حوالے سے پولیس آرڈر میں جو میکانزم دیا گیا پولیس کمیٹی اخراجی کے حوالے سے، Criminal Justice Committee کے حوالے سے ان پر قطعاً عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے اس لئے میری پہلی گزارش یہ ہے کہ وہ جو میکانزم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی تشدد کرے گا تو اس کی سزا ایک سال رکھی ہے تو اس پر عملدرآمد کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اگر سب سے زیادہ ریمارکس کسی ڈیپارٹمنٹ کے خلاف ہوتے ہیں تو وہ پولیس ہے۔ Ombudsman کے حوالے سے انہوں نے facts & figures بتائے کہ سب سے زیادہ شکایات پولیس کے خلاف آتی ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں اگر سب سے زیادہ تحریک استحقاق یا تحریک اتوائے کار آتی ہیں تو وہ بھی ہماری اعلیٰ شان پولیس کے خلاف آتی ہیں اس لئے ضروری بات یہ ہے کہ انہیں پنجاب پولیس کو احترام آدمیت سکھانا چاہئے جب تک پولیس کو احترام آدمیت نہیں آئے گا۔

'P' for Police, 'O' for Obedient, 'L' for Loyalty'1'

for Intelligent, 'C' for Civilizes 'E' for Efficiency

یہ تمام چیزیں ہماری پنجاب پولیس میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ بات نہیں کرتا میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کی تھی راجہ بشارت صاحب سے بھی گزارش کی تھی اور آئی جی صاحب سے بھی بات کی تھی۔ یہ چار لائنزیں جو ایک Resolution پاس ہوا جو ڈسٹرکٹ اسمبلی راولپنڈی کے دونا ظمین نے پاس کیا۔ ناظمین نے ڈی پی او کو ٹھی سیا کے خلاف Resolution پاس کیا جس پر ضلعی اسمبلی ڈی پی او کو بلا یا جس میں جبار سقی، جاویدستی، نصرت سراج جو ضلع کو نسل کے ممبر ہیں انہوں نے ضلعی اسمبلی کے پہنچ آف آرڈر پر کہا کہ ہم دہشت گردی کے مقدمات کی ذمہ کرتے ہیں۔ ضلع راولپنڈی کے ناظمین، نائب ناظمین اور منتخب ممبر ان کے ساتھ جو سلوک پولیس کی طرف سے ہو رہا ہے وہ قابل ذمہ

ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈ ووکیٹ): تمام ناظمین نے ایک مشترکہ تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈی ایس پی رzac جنوبی نے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ یہ دے دیں آپ جو کہیں گے وہ راجہ صاحب کروادیں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس پر ختم کرتا ہوں۔ ضلع کو نسل میں ڈی ایس پی کو ٹھی سیا نے اپنے ٹاؤن ٹاؤن کے ذریعے اپنی سلطنت بنائی ہوئی ہے وہاں جھوٹی ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے انکو ائری پر شریف شریوں اور منتخب ممبر ان کو بے عزت کیا جاتا ہے امدادی ایس پی کو تبدیل کیا جائے۔ یہ ضلع کو نسل کی Resolution پر کل ناظم جبار سقی کو وہاں بلا گیا نہیں کہا گیا کہ آپ اپنی یہ Resolution واپس لیں ورنہ ہم آپ کے خلاف جھوٹے مقدمے درج کریں گے۔ 302 کے کیس میں ایک ناظم کو کل بھی ملوث کیا تھا ایک دوسرے ناظم جاویدستی جس کو تگ کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ تعالیٰ سئی صاحب کو راجہ صاحب تگ نہیں ہونے دیں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈ ووکیٹ): جناب چیئرمین! میں آپ کے حوالے سے اس لئے کہ وہاں کا جو ڈی آئی جی ہے وہ اس ڈی ایس پی کے آگے بے بس ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا میں نے پہلے

بھی اسمبلی میں معاملہ اٹھایا تھا وہ ایک بہت بڑا واقعہ ہوا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: اس چیئر کی طرف سے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان بندوں کو کچھ نہیں کما جائے گا۔ چیئر کی طرف سے وعدہ ہو گیا آپ تشریف رکھیں ہم ایکشن لیں گے۔ شفقت عباسی صاحب! آپ بات سنیں پھر بھی اجلas آنہ ہے اگر ان کے خلاف کچھ ہو گا تو اس کو انشاء اللہ تعالیٰ ہاؤس میں رکھ دیں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو و کیٹ) (جناب چیئر میں امیری بہت ہی مودبانہ گزارش ہے) میں نے اس ڈی ایس پی کی شکل تک نہیں دیکھی اس کے خلاف یونین کو نسل سے لے کر تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل اگر وہ اچھا ہے تو راجہ بشارت صاحب اس کو اپنے پاس بلا لیں آئی جی صاحب اس کو اپنے پاس بلا لیں۔

جناب چیئر میں: شفقت عباسی صاحب! آپ تشریف رکھیں یہ چیئر کا وعدہ ہے۔ بی بی! آپ صرف ایک منٹ کے لئے بات کر لیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو و کیٹ): جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ میرے اپنے گھر میں چوری ہوئی میرے اپنے گھر میں چالیس لاکھ سے زیادہ چوری کر کے چور چلے گئے یہ ایف آئی آر نمبر 621 شادمان تھانے کی ہے۔ میں آئی جی صاحب کے نوٹس میں بھی لایا آج اڑھائی مینے ہو گئے اس ڈکیٹی کا کوئی سراغ نہ مل سکا تو میں کیا مانوں کہ کسی اور عام شری کو کوئی تحفظ مل سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہی بات ہے کہ پولیس کا۔۔۔

جناب چیئر میں: چوری برآمد ہو گی انشاء اللہ آپ تشریف رکھیں۔ جی، بی بی عابدہ! آپ نے جو حکم دیتا ہے وہ سنادیں ہاؤس میں آپ کا حکم چلتا ہے۔ بی بی جلدی کریں۔

محترمہ عابدہ جاوید: شکریہ۔ جناب چیئر میں! میں ہمیشہ کی طرح آج بھی یہی بات کرنا چاہتی ہوں کہ جرام کم کیوں نہیں ہوتے یا ختم کیوں نہیں ہوتے۔ اس کی ذمہ داری کس پر ہے اختیارات کس کے پاس ہیں اور کس پر اثر و سوخت ناجائز لا جاتا ہے؟ میں معاشروں کی بات کرتے ہوئے پوری دنیا کی بھی بات کرتی ہوں۔ امن و امان، انصاف، ظلم زیادتی ان سب کا ایک دوسرے سے لنک ہے اگر ہم انصاف چاہتے ہیں تو امن و امان آئے گا امن و امان چاہتے ہیں تو ہماری معیشت مختتم ہو گی یہ اصل بات ہے۔ ہمیں مشکلات کیوں ہیں؟ اس لئے کہ نا انصافی ہوتی ہے، ہم آنکھیں بند کرتے ہیں تو

ظلم ہوتا ہے، ہم آنکھیں بند کرتے ہیں تو نا انصافی ہوتی ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کو اس طرح pressurize کرتے ہیں جو پولیس والے سچے دل سے کام کرنا چاہتے ہیں ان پر اثر و سون خذالا جاتا ہے کہ ایسا نہ کیا جائے یہ سب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ آپ اپنے فرانسیسی منصبی اگر دینداری سے نہایتیں اور آپ کسی کی بات نہ سنیں، آپ کسی کے لئے کھڑے نہ ہوں آپ اللہ سے ڈریں آپ کارب آپ کو دیکھ رہا ہے وہ سمیع البصیر ہے، وہ علیم ہے اگر آپ عوام کو انصاف میسر نہیں کریں گے اور انصاف فراہم نہیں کریں گے تو معاشرے میں بد امنی بھی ہو گی، نا انصافی بھی بڑھے گی، جرام بھی ہوں گے اور پھر ہوتے ہوتے وہ ہو گا جیسے ٹاؤن شپ میں جو گیٹ لگے ہوئے ہیں وہ نا انصافی کے بل بوتے پر لگے ہوئے ہیں اس کی سر پرستی کون کرتا ہے؟ اگر 9 بندے جھوٹ پر ایک سائیڈ پر ہو جائیں اور سچا بندہ اگر ایک ہی ہے تو آپ بتائیں کہ انصاف کا تقاضا کیا ہے؟ کیا جھوٹ سچا ہو جائے گا، کیا جھوٹ کے بل بوتے پر آپ انصاف کریں گے؟ سچائی سچائی ہے، حق حق ہے، حق حق ہے، اچھائی اچھائی ہے اسی لئے حاکم وقت کو اس کارب حکم دیتا ہے کہ جب آپ کو اقتدار لے تو اچھائی پھلا کیں اور برائی کو روکیں تاکہ امن و امان قائم ہو اور وہاں پر لوگ سکون سے رہ سکیں۔ قائد اعظم نے کس لئے پاکستان حاصل کر کے ہمیں دیا وہ جستجو کیا تھیں، struggle کیا تھی وہ قربانیاں کیا تھیں؟ اس کے background پر جو پاکستان کا حصول تھا وہ کیا تھا؟ تاکہ یہ ملک حاصل ہو اور لوگ وہاں امن کے ساتھ رہ سکیں، سکون کے ساتھ رہ سکیں ان کے ساتھ وہ نا انصافیاں نہ ہوں جو انصافیاں ہندوستان میں ہو رہی تھیں۔۔۔

جناب چیئرمین بنی بنی! thank you جی، راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کے توسط سے سارے بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے لاے اینڈ آرڈر پر تجاویز دیں۔ ان کا شکریہ اور جنہوں نے نہیں دیں ان کا بھی شکریہ
شیخ اعاز احمد: جیرے چلے گئے نے؟

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: اتنا داشکریہ کہ چلو اور وقت تے گزار گئے نا۔ بات کر کے چلے گئے اب میں ان کا کیا جواب دوں۔ یہاں میرے بھائی قاسم ضیاء صاحب بات کر کے گئے murder cases کی کہ ایک ضلع میں سالانہ ایک ہزار ہوتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں اور چیخ کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ بیٹھیں میں ان کو

تمام دوں گا لیکن خدار! on the floor of the House! figures murders ہو رہے ہیں قطعی طور پر، یہ نہ بات کر کے چلے جانا کہ ضلع میں سالانہ ایک ہزار کم جھتا ہوں کہ تھوڑا سا اعتتاب کرنا چاہئے۔ صرف آج کی بات ہے کبھی بھی یہ نہیں ہوا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو سچی بات کی پھر کما کہ ہم پولیس کو ایکشن میں استعمال کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو سچی بات کی جائے تو پھر ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ ابھی حال ہی میں لاہور میں ہمارا خصوصی ایکشن ہوا اسمبلی کا جلاس شروع تھا ایکشن میں ان کو یعنی اپوزیشن کو متفقہ امیدوار کو شکست ہوئی۔ آپ اسمبلی کاریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں اور یہ حلقاً کہہ دیں کہ کسی شخص نے اسمبلی میں آکر مکملہ اعتراض پر یہ کما ہو کہ حکومت نے دھاندی کی ہے۔ انہوں نے حقائق کو تسلیم کیا، نتائج کو تسلیم کیا اور پھر کہتے ہیں کہ دھاندی ہوئی۔ (نصرہ ہائے تحسین)

ریکارڈ شاہد ہے کہ کسی شخص نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہا ہو میں حلقاً کہتا ہوں اس لئے نہیں کما کہ آپ نے حقائق کو اور نتائج کو تسلیم کیا اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا میں یہ غلط بات کہہ رہا ہوں؟
شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! یہ جو راجہ صاحب نے بات فرمائی ہے کہ کسی ایک شخص نے بھی نہیں کہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں کہا۔

شیخ اعجاز احمد: پی پی۔ 197 کے جو ایکشن ہوئے ہیں اس میں انہوں نے کچھ نہیں کما میں ان کی بات negate کرتا ہوں۔ اس حد تک تو یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے بہاں پر نہیں کہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس لئے نہیں کہا کہ یہ حقیقت تھی اس لئے نہیں کہا کہ یہ حقیقت تھی۔

جناب چیئرمین: شیخ اعجاز صاحب! وہ بات ہاؤس کی کر رہے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! اس ایکشن میں ہمارے وہاں پر جو امیدوار رانا تمجل صاحب تھے اور

دیگر ہمارے جو وہاں پر campaign چلاتے تھے انہوں نے پر لیں کافر نہیں کیں، انہوں نے کہا کہ 10 پولنگ سٹیشنز جعلی بنائے گئے۔۔۔

جناب چیئرمین: بات سنیں۔ کیا آپ نے ہاؤس میں point out کیا؟ وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں کیا۔ نہیں کیا۔ باہر جو مرضی چیخ و پکار کرتے رہیں۔ میں دوسرا بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر میرٹ کے حوالے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی۔ (قطعہ کلامیاں)

شیخ اعجاز احمد: ہم نے ہاؤس میں اس لئے بات نہیں کی کہ وہاں پر دھاندی کی گئی۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! ان کا یہی روایہ ہے کہ جب کوئی بات ان کے حق میں ہو جاتی ہے تو وہ درست ہوتی ہے۔ اگر ان کے خلاف ہو تو عدیلہ بھی آنے گار، انتظامیہ بھی آنے گار اور حکومت بھی آنے گار، میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا خود انہیں اپنے اندر احساس کرنا چاہئے۔ آگے ایک اور بات کروں گا تو آپ کو اور تکلیف ہو گی لیکن جو بھرتی کی بات کی گئی تو میں نے on the floor of the House کما تھا کہ بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے۔ کسی ایمپی اے کو کوئی کوٹا نہیں ملا تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کو جس رنگ میں مرضی لیں۔ محترمہ فرزانہ راجہ بات کر کے چلی گئیں کہ ڈی پی او اداکاڑہ کو انہوں نے ٹرانسفر کر دیا۔ ہم نے نہیں ٹرانسفر کیا۔ حقائق پتا نہیں ہوتے، اخبار کی خبر پر بات کرتی ہیں، بھی "ڈان" کے حوالے سے اور کبھی کسی اخبار کے حوالے سے بات کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! ڈی پی او کو فیڈرل گورنمنٹ نے پنجاب سے withdraw کیا ہے اس میں حکومت پنجاب کا کیا تصور ہے؟ فیڈرل گورنمنٹ نے relieve کیا، ہم نے اس کو relief کر دیا تو حقائق کو خراب کر کے اس طرح اسمبلی میں پیش کرنا مناسب نہیں۔

جناب چیئرمین! ارشد گو صاحب نے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ نوکریاں حکومت کسی کو نہیں دے رہی۔ میرے بھائی یہ موجودہ حکومت ہی ہے کہ جس نے نوکریوں پر سے پابندی اٹھائی

ہے۔ اس سے پہلے جتنی حکومتیں رہیں، آٹھ سال سے اس صوبے کا بیرہہ غرق کر دیا تمام ملکہ جات کا جن میں کہیں بھی کوئی بھرتی نہیں تھی۔ اسی موجودہ حکومت نے آکر نوکریوں پر سے پابندی اٹھائی ہے لیکن حقائق سے ہٹ کر بات کر کے پھر وہ بھی چلے گئے۔ انہوں نے چھوٹے weapon پر پابندی کے حوالے سے ایک اچھی بات کی، ہوم سیکرٹری صاحب موجود ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر غور کریں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ایسا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے conviction کے حوالے سے بات کی کہ conviction rate کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں، اچھی تجویز تھی، اس پر بھی انشاء اللہ تعالیٰ بات کریں گے۔

جناب چیئرمین! سمیع اللہ صاحب نے رٹ آف دی گورنمنٹ کی بات کی کہ رٹ آف دی گورنمنٹ جلوس نکالنے والوں پر تو implement ہو جاتی ہے لیکن چوروں اور ڈاکوؤں پر نہیں ہوتی تو یہ ان کا اعتراف تھا کہ اگر کوئی پارلیمنٹری بن ہو، کوئی سیاسی کارکن ہو، کوئی سیاسی لیڈر ہو، جو قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا، رٹ آف دی گورنمنٹ prevail کرے گی جس کو انہوں نے مانا ہے۔ اگر چوروں اور ڈاکوؤں سے پوچھیں گے تو وہ بھی اس بات کو تعلیم کریں گے کہ رٹ آف دی گورنمنٹ prevail کرتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایک بہتر بات کی۔

جناب چیئرمین! احمد خان صاحب نے سیکشن 14 کی investigation کی بات کی۔ دیگر دوستوں نے بھی investigation کے حوالے سے بات کی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں پہلے ہی چیف منسٹر صاحب ایک کمیٹی قائم کر چکے ہیں اور جس کمیٹی کو تین میںے کا نام دیا گیا ہے کہ ہمارا جوانوں کی لیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو فعال بنانے کے لئے تجاویز مرتب کی جائیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ رانا آفتاب صاحب سے بھی، ارشد گلو صاحب سے بھی، ملک احمد خان صاحب سے بھی جتنے دوستوں نے بھی investigation کے حوالے سے بات کی ہے ان سے input لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو شکری کریں گے کہ اس کو بہتر کرنے کے لئے ان کی تجاویز کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! آخری بات جو میں کرنا چاہتا تھا کہ یہاں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ معاشی عدم استحکام، معاشی عدم استحکام، ہماری بہن نے بات کی۔۔۔

سید احسان اللہ وقار: جناب چیئر مین! میں معزز وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ سٹریٹ کر انگریز کے بارے میں بھی حکومت کو بتائیں کہ یہ جو بڑھتے ہوئے سٹریٹ کر انگریز میں ان کو روکنے کے لئے انھوں نے کیا لائچ عمل اختیار کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! میں جو پہلے بات کر رہا تھا کہ معاشی استحکام کے حوالے سے یہ بات ہوئی کہ معاشی عدم استحکام ہے اور میری بہن نے بڑے پیور الفاظ میں یہ کہا تھا کہ ہم root cause ہوندیں کہ معاشی عدم استحکام کی وجہات کیا ہیں؟ یہ کوئی ہماری حکومت کا تو نہیں ہے۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ سابقہ حکومتوں نے کیا اقدامات کئے؟ انھوں نے باہر بیٹھی قیادت کی بات کی تھی۔ میں کسی پر تقدیم نہیں کرنا چاہتا۔ as a layman میں آپ سے بھی گزارش کروں گا اور اپنے ادھر بیٹھے ہوئے بھائیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ as a layman بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بھی یہ سوچیں کہ جو ہماری قیادت باہر بیٹھی ہوئی ہے، آج لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے ماہانہ ان کا خرچ ہے، کیا اس قیادت نے اپنی انکم کے گوشوارے جو دیئے ہیں ان کے اخراجات اور ان کی جو آمدن ہے وہ correspond کرتی ہے؟ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاضر ناظر جان کر پوچھیں کہ وہ correspond کرتی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ): جناب چیئر مین! میں عرض کروں گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میری پوری بات سن لیں، پھر آپ جواب دے لیں۔

جناب چیئر مین: بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میری بات سن لیں۔ آپ کی قیادت کے پاس تو بہت کچھ ہے۔ اس کی ایک علیحدہ سٹوری ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: عباسی صاحب! میں نے کسی کو poainit آف آرڈر allowed نہیں کیا جو بتا نہیں تھا۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا یہ میرے سارے بھائی نااہل قرار دیئے جائیں گے۔ میں آج آپ کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

یہ ناہل قرار دیئے جائیں گے۔ ان کو بھی اب لندن میں اجلاسوں کے لئے بلا یا جارہا ہے اور پارٹیوں کے اجلاس لندن میں منعقد کئے جا رہے ہیں۔ آپ کو اپنی Income Tax Returns میں لکھنا پڑے گا کہ آپ کے فارن ٹریپس کہاں کہاں تھے، کتنے تھے اور کب کب گئے تھے؟ آمدن اور خرچ کو دینا پڑے گا۔ اگر انکم ٹیکس بجوری کرتے ہیں تو وہ دینی پڑے گی، نہیں تو وہ آپ سب کو ناہل کروانے کے درپر ہیں اس لئے عدم استحکام معیشت میں اسی طرح آیا ہے کہ لوگوں کا پیسالوٹ کر، ہم باہر بیٹھ جائیں اور پھر غریبوں کی بات کریں۔ میری دونوں بہنوں وہاں سے جا چکی ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ان کے گھروں کے باہر جو کچی آبادیوں میں غریب رہتے ہیں، کیا وہ افطاری روزان کو بھیجتی ہیں؟ غریب کی بات کرنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن غریب کے ساتھ عملی طور پر ہاتھ اس کی طرف بڑھانا اور اس کے ساتھ ایک بہتر روایہ اختیار کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اگر آپ کی حکومتیں غریبوں کا خیال رکھتیں تو دس سال لوگوں پر پابندی نہ ہوتی، جن کی آج دو ہزار روپیہ تنخواہ ہم بڑھا رہے ہیں ان کی دو ہزار روپیہ تنخواہ بڑھانے کا فیصلہ آپ کر چکے ہوتے لیکن بات کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بار بار یہ کما گیا کہ راجہ بشارت نے یہ کہا، یہ تسلیم کر لیا، ہم نے تسلیم صرف یہ کیا ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس سے مزید بہتر کر سکیں۔ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ ہم بہتری کا جو گول ہے اس کو achieved کریں گے اور جو ہمارے چیف منسٹر کا vision ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے حصول میں کامیاب ہوں گے۔ بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اجلاس ختم کرنے سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ راجہ صاحب آپ اور وزیر تعلیم بیٹھے ہیں، انیں ہزار ملکہ تعلیم کی بھرتیاں ایک سال سے pending چلی آ رہی ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! وہ فیز پروگرام کے تحت کر رہے ہیں۔ تعمیل ہو گی۔

جناب چیئرمین: اس کے ساتھ ہی اب میں یہ آرڈر پڑھوں گا کہ:

اجلاس کے اختتام کا اعلان میں

No.PAP-Legis-1(110)/2006/868. Dated 16th October, 2006. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab hereby prorogue the Assembly w.e.f. October 16, 2006 on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore, the
12th October, 2006

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
GOVERNOR OF THE PUNJAB”